بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

جلد 68

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شمارہ 19

شرح چندہ
سالانہ 700 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

3 رمضان 1440 ہجری قمری ● 9 ہجرت 1398 ہجری شمسی ● 9 مئی 2019ء

ارشاد باری تعالیٰ

اَفَغَیۡرَ دِیۡنِ اللّٰہِ یَبۡغُوۡنَ
وَلَہٗۤ اَسۡلَمَ مَنۡ
فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ
طَوۡعًا وَّ کَرۡہًا وَّاِلَیۡہِ یُرۡجَعُوۡنَ○
(آل عمران: 84)

ترجمہ: کیا اللہ کے دین کے سوا وہ کچھ پسند کریں گے جب کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے طوعاً و کرہاً اس کا فرمانبردار ہو چکا ہے اور وہ اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

اخبار احمدیہ

الحمدللہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 3 مئی 2019 کو مسجد بیت الفتوح، مورڈن (لندن، برطانیہ) سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

آپ لوگ سچے دل سے توبہ کرو، تہجد میں اٹھو، دعا کرو، دل کو درست کرو، کمزوریوں کو چھوڑ دو اور خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق اپنے قول وفعل بناؤ
یقین رکھو کہ جو اس نصیحت کو وِرد بنائے گا اور عملی طور سے دعا کرے اور عملی طور پر التجا خدا کے سامنے لائے
اللہ تعالیٰ اس پر فضل کرے گا اور اس کے دل میں تبدیلی ہوگی، خدا سے ناامید مت ہو

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

جماعت کیلئے نصیحت

میں بار بار کہہ چکا ہوں کہ جس قدر کوئی قرب حاصل کرتا ہے اسی قدر مؤاخذہ کے قابل ہے۔ اہل بیت زیادہ قابل مؤاخذہ تھے۔ وہ لوگ جو دور ہیں وہ قابل مؤاخذہ نہیں لیکن تم ہو۔ اگر تم میں ان پر کوئی ایمانی زیادتی نہیں تو تم میں اور ان میں کیا فرق ہوا۔ تم ہزاروں کے زیر نظر ہو۔ وہ لوگ گورنمنٹ کے جاسوسوں کی طرح تمہاری حرکات وسکنات کو دیکھ رہے ہیں۔ وہ سچے ہیں۔ جب مسیح کے ساتھی صحابہؓ کے ہمدوش ہونے لگے ہیں تو کیا آپ ویسے ہیں؟ جب آپ ویسے نہیں تو آپ قابل گرفت ہیں۔ گو یہ ابتدائی حالت ہے لیکن موت کا کیا اعتبار ہے۔ موت ایک ایسا ناگزیر امر ہے جو ہر ایک کو پیش آتا ہے۔ جب یہ حالت ہے تو پھر آپ کیوں غافل ہیں۔ جب کوئی شخص مجھ سے تعلق نہیں رکھتا تو یہ امر دوسرا ہے لیکن جب آپ میرے پاس آئے، میرا دعویٰ قبول کیا اور مجھے مسیح مانا تو گویا مِنۡ وَجۡہٍ آپ نے صحابہ کرامؓ کے ہمدوش ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ تو کیا صحابہؓ نے کبھی صدق ووفا پر قدم مارنے سے دریغ کیا۔ ان میں کوئی کسل تھا۔ کیا وہ دل آزار تھے؟ کیا ان کو اپنے جذبات پر قابو نہ تھا؟ وہ منکسر المزاج نہ تھے؟ ان میں پرلے درجہ کا انکسار تھا۔ سو دعا کرو کہ خدا تم کو بھی ویسی ہی توفیق عطا کرے کیونکہ تذلل اور انکساری کی زندگی کوئی اختیار نہیں کر سکتا جب تک کہ اللہ تعالیٰ اس کی مدد نہ کرے۔ اپنے آپ کو ٹٹولو اور اگر بچہ کی طرح اپنے آپ کو کمزور پاؤ تو گھبراؤ نہیں اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ کی دعا صحابہ کی طرح جاری رکھو۔ راتوں کو اٹھو اور دعا کرو کہ خدا تم کو اپنی راہ دکھلائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے بھی تدریجاً تربیت پائی۔ وہ پہلے کیا تھے۔ وہ ایک کسان کی تخم ریزی کی طرح تھے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آبپاشی کی۔ آپ نے ان کیلئے دعائیں کیں۔ بیج صحیح تھا اور زمین عمدہ۔ تو اس آبپاشی سے پھل عمدہ نکلا۔ جس طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام چلتے اسی طرح وہ چلتے۔ وہ دن کا یا رات کا انتظار نہ کرتے تھے۔ تو آپ لوگ سچے دل سے توبہ کرو، تہجد میں اٹھو، دعا کرو، دل کو درست کرو، کمزوریوں کو چھوڑ دو اور خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق اپنے قول وفعل بناؤ۔ یقین رکھو کہ جو اس نصیحت کو ورد بنائے گا اور عملی طور سے دعا کرے اور عملی طور پر التجا خدا کے سامنے لائے۔ اللہ تعالیٰ اس پر فضل کرے گا اور اس کے دل میں تبدیلی ہوگی۔ خدا سے ناامید مت ہو۔ ع

با کریماں کارہا دشوار نیست

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم کو کیا کوئی ولی بننا ہے؟ افسوس انہوں نے کچھ قدر نہ کی۔ بے شک انسان نے ولی بننا ہے۔ اگر وہ صراط مستقیم پر چلے گا تو خدا بھی اس کی طرف چلے گا۔ اور پھر ایک جگہ پر اس کی ملاقات ہو گی۔ اسکی اس طرف سے حرکت خواہ آہستہ ہوگی لیکن اس کے مقابل خدا تعالیٰ کی حرکت بہت جلد ہوگی، چنانچہ یہ آیت اسی طرف اشارہ کرتی ہے۔ وَ الَّذِیۡنَ جَاہَدُوۡا فِیۡنَا لَنَہۡدِیَنَّہُمۡ سُبُلَنَا الخ (العنکبوت: 70) سو جو جو باتیں میں نے آج وصیت کی ہیں ان کو یاد رکھو کہ انہی پر مدار نجات ہے۔ تمہارے معاملات خدا اور خلق کے ساتھ ایسے ہونے چاہئیں جن میں رضاء الٰہی مطلق ہی ہو۔ پس اس سے تم نے وَاٰخَرِیۡنَ مِنۡہُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِہِمۡ الخ (الجمعۃ: 4) کے مصداق بننا ہے۔

اسرائیلی اور اسماعیلی سلسلوں میں مسیح کی بعثت

ہاں جیسے کہ آگے بیان ہو چکا ہے خدا کی حکمت بالغہ نے یہی پسند کیا کہ اسرائیلی اور اسماعیلی دو سلسلے دنیا میں قائم کرے۔ پہلا سلسلہ حضرت موسیٰؑ سے شروع ہو کر حضرت مسیح تک ختم ہوا اور یہ چودہ سو برس تک رہا۔ اسی طرح حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر آج چودہ سو برس پر ایک مسیح کے آنے کا اشارہ ہے۔ عدد چودہ کو خاص نسبت ایک یہ بھی ہے کہ انسان چودہ برس پر بلوغ پا لیتا ہے۔ حضرت موسیٰ کو خبر ملی تھی کہ مسیح اس وقت آوے گا جب یہودیوں میں بہت فرقے ہوں گے۔ ان کے عقائد میں سخت اختلاف ہو گا۔ بعض کو فرشتوں کے وجود سے انکار۔ بعض کو قیامت وحشر اجساد سے انکار۔ غرض جب طرح طرح کی عملی بداعتقادی پھیل جاوے گی تب بطور حَکَم کے مسیح ان میں آوے گا۔ اسی طرح ہمارے ہادی کامل صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اطلاع دی کہ جب تم میں بھی یہودیوں کی طرح کثرت سے فرقے ہو جاویں گے، ان کی طرح مختلف قسم کی بداعتقادیاں اور بدعملیاں شروع ہوں گی، علماء یہود کی طرح بعض بعض کے مکفّر ہوں گے۔ اس وقت اس امت مرحومہ کا مسیح بھی بطور حَکَم کے آوے گا جو قرآن سے ہر امر کا فیصلہ کرے گا۔ وہ مسیح کی طرح قوم کے ہاتھ سے ستایا جاوے گا اور کافر قرار دیا جائے گا۔ اگر ان لوگوں نے کم سمجھی سے اس شخص کو دجال اور کافر کہا تو ضرور تھا کہ ایسا ہوتا کیونکہ حدیث میں آ چکا تھا کہ آنے والا مسیح کافر اور دجال ٹھہرایا جاوے گا لیکن جو عقیدہ آپ کو سکھلایا جاتا ہے وہ بالکل صاف اور اَجلیٰ ہے اور محتاج دلائل بھی نہیں۔ برہان قاطع اپنے ساتھ رکھتا ہے۔

وفات مسیح

پہلا جھگڑا وفات مسیح کا ہی ہے۔ کھلی کھلی آیات اس کی حمایت میں ہیں۔ یٰعِیۡسٰۤی اِنِّیۡ مُتَوَفِّیۡکَ وَ رَافِعُکَ اِلَیَّ (اٰل عمران: 56) پھر فَلَمَّا تَوَفَّیۡتَنِیۡ کُنۡتَ اَنۡتَ الرَّقِیۡبَ عَلَیۡہِمۡ (المائدۃ: 118) یہ عذر بالکل جھوٹا ہے کہ توفّی کے معنی کچھ اور ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ اور خود ہادی کامل صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے معنی اماتت کے کر دیئے ہیں۔ یہ لوگ بھی جہاں کہیں لفظ توفّی استعمال کرتے ہیں تو معنی اماتت اور قبض روح کے مراد لیتے ہیں۔ قرآن نے بھی ہر ایک جگہ اس لفظ کے یہی معنے بیان کئے ہیں سو اس کا ہاتھ تو کہیں نہ پڑا۔ اور جب مسیح ناصری کی وفات ثابت ہے تو آنے والا ضرور ہے کہ امت میں سے کوئی ہو۔ جیسے کہ اِمَامُکُمۡ مِنۡکُمۡ (الحدیث) اس کی تصریح کرتا ہے۔ وہ لوگ جو نیچری ہیں۔ ان کی خوش قسمتی ہے کہ وہ اس ابتلاء سے بچ گئے کیونکہ وفاتِ مسیح کے تو وہ قائل ہی ہیں۔ اور مسیح موعود کا ذکر اس قدر تواتر رکھتا ہے کہ جس تواتر سے انکار محال ہے۔ علاوہ ازیں اشارات قرآنی بھی آنے والے کے شاہد ہیں تو عقلمند اس امر سے انکار نہیں کر سکتا کہ مسیح آوے گا۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 38 تا 40، مطبوعہ 2018 قادیان)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

یہ بات ہمیشہ ذہن نشین رکھیں کہ جماعت احمدیہ مسلمہ کی بنیاد اس اصول پر پڑی ہے کہ امتِ واحدہ کا قیام عمل میں آئے

اللہ تعالیٰ کے نزدیک مکرم وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے، پس ذاتوں پر ناز اور گھمنڈ نہ کرو کہ یہ نیکی کیلئے روک کا باعث ہو جاتا ہے، ہاں ضروری یہ ہے کہ نیکی اور تقویٰ میں ترقی کرو، خدا تعالیٰ کے فضل اور برکات اسی راہ سے آتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کردیا کہ میرے نزدیک ذات کوئی سَند نہیں حقیقی مکرمت اور عظمت کا باعث فقط تقویٰ ہے

اگر ہمارے نظریے ملکوں، قبیلوں اور برّاعظموں سے بالا ہوں گے تبھی ہم ایک متحد قوم بن سکتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں متحد جماعت کے قیام کے نظارے دکھا رہا ہے، ہم ایک جماعت ہو کر ترقی کر رہے ہیں

جلسہ سالانہ غانا منعقدہ 4 تا 6 جنوری 2019 کے موقع پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خصوصی پیغام

جماعت احمدیہ گھانا کا 87واں جلسہ سالانہ مورخہ 4 تا 6 جنوری 2019ء باغ احمد میں منعقد ہوا جس میں ملک بھر سے 38,079 احمدی احباب وخواتین کے علاوہ سیاسی، سماجی اور مذہبی رہنماؤں نے شرکت کی۔ **پہلا دن مورخہ 4 جنوری 2019ء بروز جمعۃ المبارک:** جلسہ کے پروگراموں کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد ’’ازدواجی تعلقات میں خلوص اور محبت کی اہمیت‘‘ کے عنوان پر درس ہوا۔ افتتاحی اجلاس: تلاوت قرآن کریم مکرم حافظ عثمان Yeboah صاحب متعلم جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل گھانا نے کی۔ اس کے بعد مدرسۃ الحفظ گھانا کے طلباء نے ’’خلافت کے امیں ہم ہیں‘‘ ترانہ پیش کیا۔ بعدہ مکرم امیر صاحب نے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا جلسہ سالانہ گھانا کیلئے محبت بھرا پیغام پڑھ کر سنایا۔ بعدازاں مکرم امیر صاحب نے افتتاحی دعا کروائی۔ اسکے بعد وولٹازون کے ممبران نے مقامی زبان میں ترانہ پیش کیا۔ جلسہ کی پہلی تقریر مکرم عبدالصمد عیسیٰ صاحب نیشنل سیکرٹری صنعت وتجارت نے کی۔ اس اجلاس کے معاً بعد جلسہ گاہ میں نماز جمعہ ادا کی گئی۔ شبینہ اجلاس: نماز مغرب وعشاء کے بعد شبینہ اجلاس میں مکرم مولوی بلال احمد قمر صاحب زونل مبلغ گریٹر اکرہ نے ’’حضرت اماں جان عورتوں کیلئے نمونہ‘‘ کے موضوع پر درس دیا۔ **5 جنوری 2019ء بروز ہفتہ:** نماز تہجد اور نماز فجر کے بعد ’’تلاوت قرآن کریم کی برکات‘‘ کے عنوان پر درس ہوا۔ دوسرے اجلاس میں گھانا کے نائب صدر مملکت جناب محامودو باؤمیا صاحب تشریف لائے۔ مکرم امیر صاحب نے لوائے احمدیت اور جناب نائب صدر مملکت نے گھانا کا جھنڈا لہرایا۔ نائب صدر مملکت گھانا کے علاوہ بڑی تعداد میں اہم حکومتی، مذہبی، سماجی اور رفاہی تنظیموں سے تعلق رکھنے والی شخصیات شامل ہوئیں۔ تلاوت قرآن کریم مکرم عمر فاروق صاحب نے کی۔ بعدہ مکرم سعید فضل اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کا قصیدہ پیش کیا۔ اسکے بعد چند ممبران نے لوکل زبان میں حمدیہ نغمات پڑھے۔ اسکے بعد امیر صاحب نے استقبالیہ تقریر کی۔ بعدازاں الحاج عثمان نوح شربتو صاحب نیشنل چیف امام نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اسکے بعد معزز مہمانوں نے اپنے تاثرات بیان کیے۔ بعدازاں جامعۃ المبشرین کے طلباء نے حمدیہ ترانے پیش کیے۔ بعدہ نائب صدر مملکت گھانا جناب محامودو باؤمیا نے تقریر کی۔ اسکے ساتھ ہی جلسہ کے اس سیشن کا اختتام ہوا۔ تیسرا اجلاس شام 5 بجے مکرم الحاج وہاب عیسیٰ صاحب نائب امیر دوم وافسر جلسہ سالانہ کی صدارت میں ہوا۔ مکرم فوفانا عبدالولی صاحب طالبعلم مدرسۃ الحفظ گھانا نے تلاوت کی۔ مکرم طاہر رمضان صاحب طالبعلم جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل گھانا نے اردو منظوم کلام ترنم سے پڑھا۔ اسکے بعد مکرم مولوی شاہد محمود صاحب زونل مبلغ بیدوم اور مکرم مولوی عبدالحکیم صاحب نے تقریر کی۔ صدارتی خطاب کے بعد اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ **6 جنوری 2019ء بروز اتوار:** اختتامی اجلاس: تلاوت قرآن کریم مکرم اسماعیل سلطان احمد صاحب طالبعلم مدرسۃ الحفظ گھانا نے کی۔ جسکے بعد مکرم ولید احمد صاحب طالبعلم جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل گھانا نے ایک نظم پیش کی۔ اس کے بعد مکرم ڈاکٹر کلیم ابراہیم صاحب نے تقریر کی۔ بعدہ ایک ترانہ پیش کیا گیا۔ جسکے بعد مکرم امیر صاحب نے کالجز اور یونیورسٹیز میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبا و طالبات کو اسناد دیں۔ تقسیم اسناد کے بعد مختلف ممالک کے امرائے کرام اور احباب نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ اسکے بعد مکرم امیر صاحب گھانا نے اختتامی تقریر کی۔ تقریر کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کروائی اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ کیلئے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا خصوصی پیغام ارسال فرمایا تھا جو قارئین بدر کیلئے اخبار الفضل انٹرنیشنل مورخہ 15 مارچ 2019 کے شکریہ کے ساتھ پیش ہے۔ (ادارہ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ آپ اپنا 87واں جلسہ سالانہ 4 تا 6 جنوری 2019ء کو منعقد کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے آپ کے جلسہ کو کامیاب و بابرکت فرمائے، شاملین جلسہ اس منفرد مذہبی اجتماع سے بے انتہا روحانی فوائد حاصل کرنے والے ہوں اور احباب جماعت مسلسل نیکیوں اور تقویٰ میں ترقی کرتے چلے جائیں۔

اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ گھانا دن بدن ترقی کر رہی ہے اور کئی لحاظ سے منظم ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو نیکی اور فدائیت میں بڑھائے۔

یہ بات ہمیشہ ذہن نشین رکھیں کہ جماعت احمدیہ مسلمہ کی بنیاد اس اصول پر پڑی ہے کہ امتِ واحدہ کا قیام عمل میں آئے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے یہ واضح فرمایا ہے کہ اسلامی تعلیمات کے مطابق تمام انسان چاہے وہ کسی بھی ملک، علاقہ یا قبیلہ سے تعلق رکھتے ہوں سب اللہ کی مخلوق ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی سورۃ الحجرات آیت 14 میں فرمایا ہے کہ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ۔ ’’اے لوگو! یقیناً ہم نے تمہیں نر اور مادہ سے پیدا کیا اور تمہیں قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کیا تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بلا شبہ اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ یقیناً اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) ہمیشہ باخبر ہے۔‘‘

مختلف لوگ اور قبائل اس لیے پیدا کیے گئے تا کہ ہم ایک دوسرے کو پہچان سکیں اور ان لوگوں کو پرکھ سکیں جو سچا تقویٰ یعنی پاکیزگی حاصل کرنے والے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کے نزدیک مکرّم وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ پس ذاتوں پر ناز اور گھمنڈ نہ کرو کہ یہ نیکی کے لیے روک کا باعث ہو جاتا ہے۔ ہاں ضروری یہ ہے کہ نیکی اور تقویٰ میں ترقی کرو۔ خدا تعالیٰ کے فضل اور برکات اِسی راہ سے آتے ہیں۔

(الحکم، جلد 8، شمارہ 39، مورخہ 24 ستمبر 1904ء، صفحہ 4)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بھی فرمایا ہے: ’’مکرّم و معظّم کوئی دنیاوی اصولوں سے نہیں ہوسکتا۔ خدا کے نزدیک بڑا وہ ہے جو متقی ہے اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ۔ یہ جو مختلف ذاتیں ہیں یہ کوئی وجہِ شرافت نہیں۔ خدا تعالیٰ نے محض عُرف کے لیے یہ ذاتیں بنائیں اور آجکل تو صرف بعد چار پُشتوں کے حقیقی پتہ لگانا ہی مشکل ہے۔ متقی کی شان نہیں کہ ذاتوں کے جھگڑے میں پڑے۔ جب اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا کہ میرے نزدیک ذات کوئی سَند نہیں حقیقی مکرمت اور عظمت کا باعث فقط تقویٰ ہے۔

(رپورٹ جلسہ سالانہ 1987ء، صفحہ 50)

اگر ہمارے نظریے ملکوں، قبیلوں اور برّاعظموں سے بالا ہوں گے تبھی ہم ایک متحد قوم بن سکتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیں متحد جماعت کے قیام کے ایسے نظارے دکھا رہا ہے۔ ہم ایک جماعت ہو کر ترقی کر رہے ہیں۔ اور اس کے نظارے مختلف ممالک میں دیکھ رہے ہیں بلکہ گھانا میں بھی جامعہ احمدیہ میں مختلف ممالک اور قوموں سے تعلق رکھنے والے طلباء ایک جگہ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اسی طرح آپ کے جلسہ میں شاملین جلسہ بھی گھانا کے مختلف قبائل اور ریجنز کی نمائندگی کر رہے ہیں اور اس موقع پر اکٹھے ہوئے ہیں۔

ہماری ذمہ داری ہے کہ حقیقی اسلام کا پیغام جو امن، بھائی چارہ اور ہم آہنگی ہے، وہ زمین کے کناروں تک پہنچائیں، پوری دنیا کو اسلام کی خوبصورت تعلیمات سے روشن کریں اور پھر تمام انسانوں کو آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جھنڈے تلے اکٹھا کریں۔ یہ ہماری اصل ذمہ داری ہے جس کے لیے آپ سب تقویٰ کی راہوں پر چلیں اور اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو یہ کرنے کی توفیق دے۔ اللہ آپ سب پر اپنا فضل فرمائے۔

......☆......☆......☆......

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’احباب جماعت تقویٰ اور روحانیت میں ترقی کریں اور یہی جماعت کے قیام کا مقصد ہے‘‘

(پیغام حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ سکینڈے نیویا 2018)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین ننگل باغبانہ، قادیان

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اپنے نیک نمونے کے ذریعہ لوگوں کے دلوں کو اسلام احمدیت کیلئے جیتنے کی کوشش کریں

(پیغام حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ سکینڈے نیویا 2018)

طالبِ دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی وافراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

خطبہ جمعہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سوتا بھی ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں، روزہ بھی رکھتا ہوں اور کبھی نہیں بھی رکھتا اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں اے عثمان! تو اللہ سے ڈر، تجھ پر تیری بیوی کا حق ہے، تیرے مہمان کا حق ہے اور خود تیرے نفس کا بھی تجھ پر حق ہے پس کبھی روزہ بھی رکھو اور کبھی نہ رکھو، نماز بھی پڑھو اور سویا بھی کرو

ابوبکرؓ اگر بے نفس تھا تو اس نے ایسے لالچی کو کیوں مانا اور اگر وہ واقعی میں بے نفس تھا تو پھر تسلیم کرنا پڑے گا کہ اس کا آقا بھی بے نفس تھا، یہ ایک بہت بڑی دلیل ہے جس کو ردّ کرنا آسان نہیں

رعب اور دبدبہ تین چیزوں سے ہی ہوتا ہے یا تو ایمان سے ہوتا ہے یا علم سے ہوتا ہے یا روپے سے ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے تینوں چیزیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں بھی پیدا کر دیں

حضرت عثمان بن مظعونؓ کہتے ہیں کہ یہ وہ وقت تھا جب میرے دل میں ایمان نے اپنی جگہ پکی کر لی اور مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہوگئی

(مسلمان) ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہیں اور اس دیوار کے پیچھے یہ آنا نہیں چاہتے جو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں اس دروازے کو بند کرنے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے سے قائم فرمائی ہے، اس لیے یہ فتنے بڑھتے چلے جا رہے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں بھی محفوظ رکھے کہ ہم احمدی اس ڈھال کے پیچھے رہیں جو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہمیں مہیا فرمائی ہے اور اس دیوار کے پیچھے رہیں

اخلاص و وفا کے پیکر بدری صحابیٔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان بن مظعونؓ کی سیرتِ مبارکہ کا دلنشین تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 19 راپریل 2019ء بمطابق 19 رشہادت 1398 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

آج جن بدری صحابی کا میں ذکر کروں گا ان کا نام ہے حضرت عثمان بن مظعونؓ۔ ان کی کنیت ابوسائب تھی۔ حضرت عثمانؓ کی والدہ کا نام سُخَیلہ بنت عَنْبَس تھا۔ حضرت عثمانؓ اور آپؓ کے بھائی حضرت قُدامہؓ حلیے میں باہم مشابہت رکھتے تھے۔ آپؓ کا تعلق قریش مکہ کے خاندان بَنُو جُمَح سے تھا۔

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 305-306 ''عثمان بن مظعون'' دارالکتب العلمیۃ بیروت 1990ء)

حضرت عثمان بن مظعونؓ کے قبولِ اسلام کا واقعہ اس طرح ملتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں اپنے گھر کے صحن میں تشریف فرما تھے۔ وہاں سے عثمان بن مظعونؓ کا گزر ہوا۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر مسکرائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کیا تم بیٹھو گے نہیں؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں۔ چنانچہ وہ آپؐ کے سامنے آ کے بیٹھ گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان سے بات کر رہے تھے کہ اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نگاہیں اوپر کو اٹھائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لمحے کے لیے آسمان کی طرف دیکھا۔ پھر آہستہ آہستہ اپنی نگاہیں نیچی کرنے لگے یہاں تک کہ آپؐ نے زمین پر اپنے دائیں طرف دیکھنا شروع کر دیا اور اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے عثمان سے منہ پھیر کر دوسری طرف متوجہ ہو گئے اور اپنا سر جھکا لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دوران میں اپنے سر کو یوں ہلاتے رہے گویا کسی بات کو سمجھ رہے ہیں۔ عثمان بن مظعونؓ پاس بیٹھے ہوئے تھے، یہ سب دیکھ رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کام سے فارغ ہوئے یا جو بھی اس وقت صورت حال تھی اس سے فارغ ہوئے اور جو کچھ آپؐ سے کہا جا رہا تھا، جو بظاہر لگ رہا تھا کہ کچھ کہا جا رہا ہے، حضرت عثمانؓ کو تو نہیں پتا تھا لیکن بہر حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جا رہا تھا وہ آپؐ نے سمجھ لیا تو پھر آپؐ کی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھیں جیسے پہلی مرتبہ ہوا تھا۔ آپؐ کی نگاہیں کسی چیز کا پیچھا کرتی رہیں یہاں تک کہ وہ چیز آسمان میں غائب ہو گئی۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کی طرح عثمان بن مظعونؓ کی طرف متوجہ ہوئے تو عثمانؓ کہنے لگے کہ میں کس مقصد کی خاطر آپؐ کے پاس آؤں اور بیٹھوں؟ حضرت عثمانؓ نے کہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا کہ آج آپؐ نے جو کچھ کیا ہے اس سے پہلے میں نے آپؐ کو ایسا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تم نے مجھے کیا کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ عثمان بن مظعونؓ کہنے لگے کہ میں نے دیکھا کہ آپؐ کی نظریں آسمان کی طرف اٹھ گئیں۔ پھر آپؐ نے دائیں جانب اپنی نظریں جما دیں۔ آپؐ مجھے چھوڑ کر اس طرف متوجہ ہو گئے۔ آپؐ نے اپنا سر ہلانا شروع کر دیا گویا جو کچھ آپؐ سے کہا جا رہا ہے اسے آپؐ سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا کیا واقعی تم نے ایسا محسوس کیا ہے؟ عثمان بن مظعونؓ کہنے لگے۔ جی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابھی ابھی میرے پاس اللہ کا قاصد آیا تھا، پیغام لے کے آیا تھا جب تم میرے پاس ہی بیٹھے ہوئے تھے۔ عثمان بن مظعونؓ نے کہا کہ اللہ کا قاصد؟ سوال کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ عثمانؓ نے پوچھا پھر اس نے کیا کہا؟ آپؐ نے فرمایا اس نے کہا یہ تھا کہ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ۔ یعنی یقیناً اللہ عدل کا اور احسان کا اور اقربا پر کی جانے والی عطا کی طرح عطا کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں اور بغاوت سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تا کہ تم عبرت حاصل کرو۔ عثمان بن مظعونؓ کہتے ہیں کہ یہ وہ وقت تھا جب میرے دل میں ایمان نے اپنی جگہ پکّی کر لی اور مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہوگئی۔

(مسند احمد بن حنبل، جلد 1، صفحہ 807، مسند عبداللہ بن عباس، حدیث نمبر 2921، عالم الکتب بیروت 1998ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلانِ نبوّت کے بعد ابتدائی دَور کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایک قریب زمانہ میں یعنی اس زمانے کے ابتدا میں طلحہؓ اور زبیرؓ اور عمرؓ اور حمزہؓ اور عثمان بن مظعونؓ اس قسم کے ساتھی آپؐ کو مل گئے جن میں سے ہر شخص آپؐ کا فدائی تھا۔ ہر شخص آپؐ کے پسینے کی جگہ اپنا خون بہانے کے لیے تیار تھا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ تیرہ سال تک مصائب بھی آئے، مشکلات بھی آئیں، تکالیف بھی آپؐ کو برداشت کرنی پڑیں مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطمینان تھا کہ ان مکہ والوں میں سے عقل والے، سمجھ والے، رتبے والے، تقویٰ والے، طہارت والے مجھے مان چکے ہیں اور اب مسلمان ایک طاقت سمجھے جاتے ہیں۔ جب کوئی شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کہتا کہ نعوذ باللہ وہ پاگل ہیں تو اس کے دوسرے ساتھی ہی اسے کہتے کہ اگر وہ پاگل ہے تو فلاں شخص جو بڑا سمجھدار اور عقل مند ہے اسے کیوں مانتا ہے۔ یہ ایک ایسا جواب تھا

جس کے جواب میں کوئی شخص بولنے کی طاقت نہیں رکھتا تھا۔

یورپین مصنف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف اپنے تمام زورِ بیان صرف کر دیتے ہیں، بہت خلاف بولتے ہیں اور بسا اوقات آپؐ پر گند اچھالنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ اب بھی یہی کچھ ہوتا ہے۔ مگر جہاں ابوبکرؓ کا نام آتا ہے وہ کہتے ہیں کہ ابوبکرؓ بڑا بے نفس تھا۔ اس پر بعض دوسرے یورپین مصنف لکھتے ہیں کہ جس شخص کو ابوبکرؓ نے مان لیا وہ جھوٹا کس طرح ہو گیا؟ اگر تم ابوبکرؓ کی تعریف کر رہے ہو تو جس کو ابوبکرؓ نے مانا وہ بھی یقیناً قابلِ تعریف ہے۔ اگر وہ بے نفس تھا، ابوبکرؓ اگر بے نفس تھا تو اس نے ایسے لالچی کو کیوں مانا اور اگر وہ واقعی میں بے نفس تھا تو پھر تسلیم کرنا پڑے گا کہ اس کا آقا بھی بے نفس تھا۔ یہ ایک بہت بڑی دلیل ہے جس کو ردّ کرنا آسان نہیں۔

حضرت مصلح موعودؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں بھی پھر اس کو اس سے جوڑا ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق بھی ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ آپؑ کو جاہل کہتے ہیں مگر خدا تعالیٰ نے اس اعتراض کو ردّ کرنے کے لیے ایسے سامان کر دیے کہ حضرت خلیفہ اولؓ شروع میں ہی آپؑ پر ایمان لے آئے۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی بھی دعویٰ سے پہلے آپؑ کی تعریف کرنے والے تھے۔ پھر جب آپؑ نے دنیا میں اپنی ماموریت کا اعلان کیا تو اس کے بعد تعلیم یافتہ لوگوں کی ایک جماعت اللہ تعالیٰ نے ایسی کھڑی کر دی جو فوراً آپ پر ایمان لے آئی۔ یہ تعلیم یافتہ لوگ علماء میں سے بھی تھے، امراء میں سے بھی تھے، انگریزی دان طبقے میں سے بھی تھے۔ تو آپؓ اس کا تجزیہ کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ رعب اور دبدبہ تین چیزوں سے ہی ہوتا ہے یا تو ایمان سے ہوتا ہے یا علم سے ہوتا ہے یا روپے سے ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تینوں چیزیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں بھی پیدا کر دیں۔ (ماخوذ از تفسیر کبیر، جلد 9، صفحہ 139-140)

اور آپؑ کو بھی ایسے ساتھی شروع میں مہیا کر دیے جن کی دوسری دنیا تعریف کرتی تھی بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی حکمت کا لوہا آج تک مانا جاتا ہے۔ غیر احمدی حکماء بھی آپؓ کے نسخے استعمال کرتے ہیں اور اس بارے میں لکھتے ہیں تو بہر حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے والے ایسے لوگ اس وقت عطا ہوئے جو ہر طبقے کے لوگ تھے اور بڑے بڑے خاندانوں کے لوگ تھے۔

ایک اور جگہ کفار مکہ کی حسرتوں اور حسد کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ بیان فرماتے ہیں کہ ’’اللہ تعالیٰ نے ایسے ایسے سامان پیدا کیے کہ کفار کے دل ہر وقت جل کر خاکستر ہوتے رہتے تھے اور انہیں کچھ سمجھ نہیں آتا تھا کہ اس آگ کو بجھانے کا ہم کیا انتظام کریں۔ کوئی بڑا خاندان ایسا نہیں تھا جس کے افراد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں نہ آ چکے ہوں۔ حضرت زبیرؓ ایک بڑے خاندان میں سے تھے۔ حضرت طلحہؓ ایک بڑے خاندان میں سے تھے۔ حضرت عمرؓ ایک بڑے خاندان میں سے تھے۔ حضرت عثمانؓ ایک بڑے خاندان میں سے تھے۔ حضرت عثمان بن مظعونؓ ایک بڑے خاندان میں سے تھے۔ اسی طرح حضرت عمروؓ بن العاص اور خالدؓ بن ولید‘‘ (جو بعد میں مسلمان ہوئے) ’’مکہ کے چوٹی کے خاندانوں میں سے تھے۔ عاص مخالف تھے مگر‘‘ (یعنی عمرو کے والد) ’’عمروؓ مسلمان ہو گئے۔ ولید مخالف تھے مگر خالدؓ مسلمان ہو گئے۔‘‘ آپؓ لکھتے ہیں کہ ’’غرض ہزاروں لوگ ایسے تھے جو اسلام کے شدید دشمن تھے مگر ان کی اولادوں نے اپنے آپ کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں ڈال دیا اور میدانِ جنگ میں اپنے باپوں اور رشتہ داروں کے خلاف تلواریں چلائیں۔‘‘ (تفسیر کبیر، جلد 9، صفحہ 588)

حضرت عثمان بن مظعونؓ کی ہجرتِ حبشہ اور وہاں سے مکہ واپسی کا بھی ذکر آتا ہے جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے کہ حضرت عثمان بن مظعونؓ ابتدائی اسلام قبول کرنے والوں میں شامل تھے۔ ابن اسحاق کے نزدیک آپؓ نے تیرہ آدمیوں کے بعد اسلام قبول کیا۔ آپؓ نے اور آپ کے بیٹے سائب نے مسلمانوں کی ایک جماعت کے ساتھ حبشہ کی طرف پہلی ہجرت بھی کی تھی۔ حبشہ قیام کے دوران ہی جب انہیں خبر ملی کہ قریش ایمان لے آئے ہیں۔ تب آپؓ واپس مکہ آ گئے تھے۔ ابن اسحاق بیان کرتے ہیں کہ جب مہاجرینِ حبشہ کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اہل مکہ کے سجدہ کرنے کی خبر پہنچی تو یہ لوگ وہاں سے چل پڑے۔ اس کی تفصیل میں پہلے پچھلے خطبات میں بیان کر چکا ہوں اور ان کے ساتھ اور لوگ بھی تھے کہ سجدہ کی وجہ کیا ہوئی تھی؟ ان کا یہ خیال تھا کہ سب کفار نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کر لی ہے۔ جب یہ مکہ کے قریب پہنچے اور اصل واقعے کا پتا لگا تو اس وقت انہیں واپس حبشہ جانا مشکل لگ رہا تھا۔ بعض دوسری روایات کے مطابق بعض لوگ وہیں سے واپس حبشہ چلے بھی گئے تھے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اور جو مکے میں بھی بغیر کسی کی پناہ میں آنے کے داخل ہونے سے ڈر رہے تھے وہ چلے گئے تھے۔ بہر حال جو وہاں آ گئے تھے یہ کچھ دیر وہیں رکے رہے یہاں تک کہ ان میں سے ہر ایک اہلِ مکہ میں سے کسی نہ کسی کی امان میں داخل ہوا۔ انہوں نے کسی نہ کسی کی امان لے لی یا راستے میں کچھ دیر رکے رہے جب تک امان نہ مل گئی۔ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولید بن مغیرہ کی امان میں آئے۔ ابن اسحاق بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عثمانؓ نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے اصحابؓ کو تکالیف پہنچ رہی ہیں، لوگ ان کو مار رہے ہیں، ان پر ظلم کر رہے ہیں اور وہ ولید بن مغیرہ کی امان میں رات دن سکون سے گزار رہے ہیں۔ ولید وہاں کفارِ مکہ کے رئیسوں کا ایک رئیس تھا جو غیر مسلم تھا اس کی امان میں آ گئے تھے۔ تو عثمانؓ کہنے لگے کہ خدا کی قسم! میری صبح شام ایک مشرک کی امان میں امن کے ساتھ گزر رہی ہے جبکہ میرے دوستوں اور گھر والوں کو اللہ کی راہ میں تکالیف اور اذیتیں پہنچ رہی ہیں۔ یقیناً مجھ میں کوئی خرابی ہے۔ انہوں نے اپنے آپ سے یہ کہا۔ پس آپؓ ولید بن مغیرہ کے پاس گئے اور کہا کہ اے ابوعبد شمس! (یہ ولید بن مغیرہ کا لقب تھا) تمہارا ذمہ پورا ہو گیا۔ میں تمہاری امان میں تھا۔ اب میں چاہتا ہوں اس امان سے نکل کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤں کیونکہ میرے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ میں اسوہ ہے۔ ولید نے کہا کہ اے میرے بھتیجے! ولید ان کے والد کے بڑے قریبی دوست تھے۔ انہوں نے کہا اے میرے بھتیجے! شاید تمہیں میرے اس امان کی وجہ سے کوئی تکلیف پہنچی ہو یا بے عزتی ہوئی ہے؟ تو آپؓ کہنے لگے کہ نہیں لیکن میں اللہ کی امان سے راضی ہوں۔ تمہاری امان سے نکلتا ہوں اور اللہ کی امان پہ راضی ہوں اور میں اس کے علاوہ کسی اَور کی پناہ کا طلب گار نہیں ہوں۔ ولید نے کہا کہ خانہ کعبہ کے پاس چلو اور وہیں میری امان علی الاعلان واپس کر دو جیسا کہ میں نے تمہیں علی الاعلان پناہ دی تھی۔ حضرت عثمانؓ نے کہا چلیں۔ پھر وہ دونوں خانہ کعبہ کے پاس گئے۔ ولید نے کہا یہ عثمانؓ ہے جو مجھے میری امان واپس کرنے آیا ہے، لوگوں کے سامنے یہ اعلان کیا۔ عثمانؓ نے کہا یہ سچ کہہ رہا ہے۔ یقیناً میں نے اسے یعنی اس امان دینے والے ولید کو وعدے کا سچا اور امان کے لحاظ سے معزّز پایا ہے مگر اب میں اللہ کے سوا کسی اور کی امان میں نہیں رہنا چاہتا۔ اس لیے میں نے ولید کی امان کو اسے واپس کر دیا ہے۔ اسکے بعد حضرت عثمانؓ لوٹ گئے۔

(اسد الغابہ، جلد 3، صفحہ 589-590 ’’عثمان بن مظعون‘‘ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

اس ہجرتِ حبشہ کا ذکر پہلے بھی مختلف صحابہ کے ذکر میں ہوتا رہا ہے۔ مختصر بیان کر دیتا ہوں۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے بھی اس کو تاریخ کے مختلف حوالوں سے لکھا ہے کہ جب مسلمانوں کی تکالیف انتہا کو پہنچ گئیں اور قریش اپنی ایذا رسانی میں ترقی کرتے گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں سے فرمایا کہ وہ حبشہ کی طرف ہجرت کر جائیں اور فرمایا کہ حبشہ کا بادشاہ عادل اور انصاف پسند ہے۔ اسکی حکومت میں کسی پر ظلم نہیں ہوتا۔ حبشہ کا ملک جو ایتھوپیا یا ابی سینیا کہلاتا ہے برِّ اعظم افریقہ کے شمال مشرق میں واقع ہے اور جائے وقوع کے لحاظ سے جنوبی عرب کے بالکل بالمقابل ہے اور درمیان میں بحیرہ احمر کے سِوا کوئی اور ملک حائل نہیں۔ اس زمانہ میں حبشہ میں ایک مضبوط عیسائی حکومت قائم تھی اور وہاں کا بادشاہ نجاشی کہلاتا تھا بلکہ اب تک بھی وہاں کا حکمران اسی نام سے پکارا جاتا ہے۔ (جب انہوں نے یہ لکھا تھا) حبشہ کے ساتھ عرب کے تجارتی تعلقات تھے۔ اس وقت کے نجاشی کا ذاتی نام اصحمہ تھا جو ایک عادل، بڑا انصاف کرنے والا، بیدار مغز اور مضبوط بادشاہ تھا۔ بہر حال جب مسلمانوں کی تکالیف انتہا کو پہنچ گئیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا کہ جن جن سے ممکن ہو حبشہ کی طرف ہجرت کر جائیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے پر ماہ رجب پانچ نبوی میں نبوت کے دعوے کے پانچ سال کے بعد گیارہ مرد اور چار عورتوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ ان میں سے زیادہ معروف کے نام یہ ہیں۔ حضرت عثمان بن عفّانؓ اور ان کی زوجہ رقیہؓ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، عبدالرحمٰن بن عوفؓ، زبیر ابن العوامؓ، ابوحذیفہؓ بن عتبہ، عثمان بن مظعونؓ، مصعب بن عمیرؓ اور ابوسَلمہؓ بن عبدالاسد اور انکی زوجہ امِ سلمہؓ۔ اب یہ لکھتے ہیں کہ یہ ایک عجیب بات ہے کہ ان ابتدائی مہاجرین میں زیادہ تعداد ان لوگوں کی تھی جو قریش کے طاقت ور قبائل سے تعلق رکھتے تھے اور کمزور لوگ کم نظر آتے ہیں جن سے دو باتوں کا پتا چلتا ہے کہ اوّل یہ کہ طاقتور قبائل سے تعلق رکھنے والے لوگ بھی قریش کے مظالم سے محفوظ نہیں تھے۔ دوسرے یہ کہ کمزور لوگ مثلاً غلام وغیرہ اس وقت ایسی کمزوری اور بے بسی کی حالت میں تھے کہ ہجرت کی بھی طاقت نہیں رکھتے تھے۔

(ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ، مصنفہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے، صفحہ 146، 147)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے انداز میں اس واقعہ کو اس طرح بیان فرمایا ہے۔ آپؓ حضرت عثمان بن مظعونؓ کی مکہ میں پناہ اور پھر لبید بن ربیعہ والے واقعے کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ یہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ آپ نے ولید کی امان واپس کر دی تھی۔ اب لکھتے ہیں کہ جب مکہ والوں کا ظلم انتہا کو پہنچ گیا تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے ساتھیوں کو بلوایا اور فرمایا۔ مغرب کی طرف سمندر پار ایک زمین ہے جہاں خدا کی عبادت کی وجہ سے ظلم نہیں کیا جاتا۔ مذہب کی تبدیلی کی وجہ سے لوگوں کو قتل نہیں کیا جاتا۔ وہاں ایک منصف بادشاہ ہے۔ تم لوگ ہجرت کر کے وہاں چلے جاؤ شاید تمہارے لیے آسانی کی راہ پیدا ہو جائے۔ کچھ مسلمان مرد اور عورتیں اور بچے آپؐ کے اس ارشاد پر ایبے سینیا کی طرف چلے گئے۔ ان لوگوں کا مکے سے نکلنا کوئی معمولی بات نہیں تھی۔ یہاں یہ بڑا جذباتی پہلو ہے کہ اپنے ملک کو چھوڑنا۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں تھی۔ مکے کے لوگ اپنے آپ کو خانہ کعبہ کا متولّی سمجھتے تھے اور مکہ سے باہر چلے جانا ان کے لیے ایک ناقابلِ برداشت صدمہ تھا۔ وہی شخص یہ بات کہہ سکتا تھا جس کے لیے دنیا میں کوئی اور ٹھکانہ باقی نہ رہے کہ مکہ سے نکل جاؤں۔ پس ان لوگوں کا نکلنا ایک نہایت ہی دردناک واقعہ تھا اور پھر نکلنا بھی ان لوگوں کو چوری چوری پڑا۔ چھپ کے نکلنا پڑا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اگر مکہ والوں کو معلوم ہو گیا تو وہ ہمیں نکلنے نہیں دیں گے اور اس وجہ سے وہ اپنے عزیزوں اور پیاروں کی آخری ملاقات سے بھی محروم جا رہے تھے۔ ان کو یہ بھی موقع نہیں ملا کہ وہ عزیزوں اور پیاروں سے ملاقات کر کے جائیں، چھپ کے نکلے تھے۔ ان کے دلوں کی جو حالت تھی سو تھی۔ ان کے دیکھنے والے بھی ان کی تکلیف سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے۔ وہ غیر جن کو پتا لگا کہ اس طرح ہجرت کر رہے ہیں وہ بھی ان کی اس حالت سے متاثر ہو رہے تھے۔ چنانچہ جس وقت یہ قافلہ نکل رہا تھا حضرت عمرؓ جو اس وقت تک کافر اور اسلام کے شدید دشمن تھے اور مسلمانوں کو تکلیف دینے والوں میں سے چوٹی کے آدمی تھے اتفاقاً اس قافلے کے بعض افراد کو مل گئے۔ ان میں ایک صحابیہ ام عبداللہؓ نامی بھی تھیں۔ بندھے ہوئے سامان اور تیار سواریوں کو جب آپؓ نے، حضرت عمرؓ نے دیکھا تو آپؓ سمجھ گئے کہ یہ لوگ مکہ چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ آپؓ نے کہا ام عبداللہؓ! یہ تو ہجرت کے سامان نظر آ رہے ہیں۔ ام عبداللہؓ کہتی ہیں میں نے جواب میں کہا ہاں خدا کی قسم! ہم کسی اور ملک میں چلے جائیں گے کیونکہ تم نے ہم کو بہت دکھ دیے ہیں اور ہم پر بہت ظلم کیے ہیں۔ ہم اس وقت تک اپنے ملک میں نہیں لوٹیں گے جب تک خدا تعالیٰ ہمارے لیے کوئی آسانی اور آرام کی صورت نہ پیدا کر دے۔ ام عبداللہؓ بیان کرتی ہیں کہ عمرؓ نے جواب میں

کہا کہ اچھا۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ اور کہتی ہیں کہ میں نے ان کی آواز میں رقت محسوس کی حالانکہ اس وقت مسلمانوں کے مخالف تھے لیکن یہ ہجرت دیکھ کر بڑے جذباتی ہو گئے۔ خدا تمہارے ساتھ ہو کہا تو اس آواز میں ایک رِقّت تھی جو اس سے پہلے میں نے کبھی محسوس نہیں کی تھی۔ پھر وہ یعنی حضرت عمرؓ جلدی سے منہ پھیر کے وہاں سے چلے گئے اور میں نے محسوس کیا کہ اس واقعہ سے ان کی طبیعت نہایت ہی غمگین ہو گئی ہے۔

بہر حال جب ان لوگوں کے ہجرت کرنے کی مکہ والوں کو خبر ہوئی تو انہوں نے ان کا تعاقب کیا اور سمندر تک ان کے پیچھے گئے مگر یہ قافلہ ان لوگوں کے سمندر تک پہنچنے سے پہلے ہی حبشہ کی طرف روانہ ہو چکا تھا۔ مکہ والوں کو یہ معلوم ہوا تو انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ ایک وفد بادشاہ حبشہ کے پاس بھیجا جائے جو اسے مسلمانوں کے خلاف بھڑکائے اور اسے تحریک کرے کہ وہ مسلمانوں کو مکہ والوں کے سپرد کر دے۔ بہر حال یہ وفد حبشہ گیا اور بادشاہ سے ملا۔ امرائے دربار کو بھی ان لوگوں نے خوب اکسایا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے بادشاہ حبش کے دل کو مضبوط کر دیا تھا اور اس نے باوجود ان لوگوں کے اصرار کے اور باوجود درباریوں کے اصرار کے، درباری جو تھے وہ مکہ والوں کی باتوں میں آ گئے تھے انہوں نے بھی بادشاہ کو بڑا کہا کہ ان کو مکہ والوں کے، کافروں کے سپرد کر دو۔ اس نے مسلمانوں کو کفار کے سپرد کرنے سے انکار کر دیا۔ جب یہ وفد ناکام واپس آیا تب مکہ والوں نے ان مسلمانوں کو بلانے کے لیے ایک اور تدبیر سوچی اور وہ یہ کہ حبشہ جانے والے بعض قافلوں میں یہ خبر مشہور کر دی کہ مکہ کے سب لوگ مسلمان ہو گئے ہیں۔ جب یہ خبر حبشہ پہنچی تو اکثر مسلمان خوشی سے مکہ کی طرف واپس لوٹے مگر مکہ پہنچ کر ان کو معلوم ہوا کہ یہ خبر محض شرارتاً مشہور کی گئی ہے اور اس میں کوئی حقیقت نہیں ہے۔ اس پر کچھ لوگ تو واپس حبشہ چلے گئے جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے اور کچھ مکہ میں ٹھہر گئے۔ ان ٹھہرنے والوں میں سے حضرت مصلح موعودؓ لکھتے ہیں کہ عثمان بن مظعونؓ بھی تھے جو مکہ کے ایک بہت بڑے رئیس کے بیٹے تھے۔ اس دفعہ ان کے باپ کے ایک دوست ولید بن مغیرہ نے ان کو پناہ دی اور وہ امن سے مکہ میں رہنے لگے مگر اس عرصے میں انہوں نے دیکھا کہ بعض دوسرے مسلمانوں کو دکھ دیے جاتے ہیں اور انہیں سخت سے سخت تکلیفیں پہنچائی جاتی ہیں۔ چونکہ وہ غیرت مند نوجوان تھے۔ ولید کے پاس گئے اور اسے کہہ دیا کہ میں آپ کی پناہ کو واپس کرتا ہوں کیونکہ مجھ سے یہ نہیں دیکھا جاتا کہ دوسرے مسلمان دکھ اٹھائیں اور میں آرام سے رہوں۔ چنانچہ ولید نے اعلان کر دیا کہ عثمانؓ اب میری پناہ میں نہیں۔

اس کے بعد ایک دن لبید، عرب کا ایک مشہور شاعر تھا مکہ کے رؤساء میں بیٹھا اپنے شعر سنا رہا تھا کہ اس نے ایک مصرع پڑھا۔ وَكُلُّ نَعِيْمٍ لَا مَحَالَةَ زَائِلُ

جسکے یہ معنی ہیں کہ ہر نعمت آخر مٹ جانے والی ہے۔ عثمان بن مظعونؓ نے کہا کہ یہ غلط ہے جنت کی نعمتیں ہمیشہ قائم رہیں گی۔ لبید ایک بہت بڑا آدمی تھا۔ یہ جواب سن کر جوش میں آ گیا اور اس نے کہا کہ اے قریش کے لوگو! تمہارے مہمان کو تو پہلے اس طرح ذلیل نہیں کیا جاتا تھا اب یہ نیا رواج کب سے شروع ہوا ہے؟ اس پر ایک شخص نے کہا یہ ایک بیوقوف آدمی ہے اس کی بات کی پروا نہیں کریں۔ حضرت عثمانؓ نے اپنی بات پر اصرار کیا اور کہا کہ بیوقوفی کی کیا بات ہے جو بات میں نے کہی ہے وہ سچ ہے۔ اس پر ایک شخص نے اٹھ کر زور سے آپ کے منہ پر گھونسا مارا، مکا مارا جس سے آپؓ کی ایک آنکھ نکل گئی یا سوج گئی۔ ولید اس وقت اس مجلس میں بیٹھا ہوا تھا جس نے آپؓ کو پناہ دی تھی۔ ان کے والد کا دوست، عثمانؓ کے باپ کے ساتھ اس کی بڑی گہری دوستی تھی۔ عثمانؓ کے والد فوت ہو گئے تھے تو اپنے مردہ دوست کے بیٹے کی یہ حالت اس سے دیکھی نہ گئی مگر مکہ کے رواج کے مطابق جب عثمانؓ اس کی پناہ میں نہیں تھے تو وہ ان کی حمایت بھی نہیں کر سکتا تھا اس لیے اور تو کچھ نہ کر سکا نہایت ہی دکھ کے ساتھ عثمانؓ ہی کو مخاطب کر کے بولا کہ اے میرے بھائی کے بیٹے! خدا کی قسم تیری یہ آنکھ اس صدمہ سے بچ سکتی تھی جبکہ تو ایک زبردست حفاظت میں تھا (یعنی میری پناہ ولید کی پناہ میں تھا) لیکن تو نے خود ہی اپنی پناہ کو چھوڑ دیا اور یہ دن دیکھا۔ عثمانؓ نے جواب دیا کہ جو کچھ میرے ساتھ ہوا ہے میں خود اس کا خواہش مند تھا۔ تم میری پھوٹی ہوئی آنکھ پر ماتم کر رہے ہو حالانکہ میری تندرست آنکھ اس بات کے لیے تڑپ رہی ہے کہ جو میری بہن کے ساتھ ہوا ہے وہی میرے ساتھ کیوں نہیں ہوتا۔ لکھتے ہیں کہ انہوں نے کہا، عثمانؓ نے ولید کو یہ جواب دیا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ میرے لیے بس ہے۔ بہت کافی ہے۔ اگر وہ تکلیفیں اٹھا رہے ہیں تو میں کیوں نہ اٹھاؤں۔ میرے لیے خدا کی حمایت کافی ہے۔

(ماخوذ از دیباچہ تفسیر القرآن، انوار العلوم، جلد 20 صفحہ 202 تا 205)

عثمان بن مظعونؓ اور لبید بن ربیعہ کا یہ جو واقعہ ہے جو عرب کا مشہور شاعر تھا اس کا اس طرح بھی تاریخوں میں ذکر ملتا ہے وہ بھی بتا دیتا ہوں۔ یہ عرب کا مشہور شاعر تھا۔ قریش کی مجلس میں بیٹھا تھا جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے۔ حضرت عثمانؓ بھی اس کے پاس بیٹھ گئے۔ لبید نے پہلے اس کا یہ ایک مصرع پڑھا کہ

أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَّا خَلَا اللهَ بَاطِلُ

خبردار! اللہ کے سوا سب کچھ باطل ہے۔ اس پر حضرت عثمانؓ کہنے لگے کہ تُو نے سچ کہا ہے۔ پھر لبید نے کہا

وَكُلُّ نَعِيْمٍ لَا مَحَالَةَ زَائِلُ

کہ بیشک ہر نعمت زوال پذیر ہے۔ حضرت عثمانؓ نے کہا تو نے جھوٹ کہا۔ لوگوں نے آپ کی طرف دیکھا اور لبید سے کہا کہ دوبارہ پڑھو جس پر لبید نے دوبارہ پڑھا۔ حضرت عثمانؓ نے اسی طرح ایک دفعہ تصدیق اور ایک دفعہ جھٹلا دیا کہ جنت کی نعمتوں کو زوال نہیں ہے۔ لبید یہ جو شاعر تھے کہنے لگے کہ اے گروہ قریش! تمہاری محفلیں ایسی تو نہ تھیں۔ ان میں سے ایک احمق کھڑا ہوا اور اس نے حضرت عثمانؓ کی آنکھ پر تھپڑ مار دیا یا مکا مار دیا جس سے آپ کی آنکھ نیلی ہو گئی یا سوج گئی۔ آپؓ کے گرد موجود لوگوں نے کہا عثمانؓ! خدا کی قسم! تم ایک مضبوط پناہ میں تھے

اور تمہاری آنکھ اس طرح کی تکلیف سے محفوظ تھی جو تمہیں ابھی پہنچی ہے۔ اس پر عثمانؓ نے کہا کہ اللہ کی امان زیادہ محفوظ ہے اور زیادہ معزز ہے اور میری دوسری آنکھ بھی اسی طرح کی مصیبت کی آرزومند ہے جو اس آنکھ کو پہنچی ہے۔ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے ساتھ ایمان لانے والوں کی پیروی لازم ہے۔ ولید نے کہا کہ میری امان میں تمہیں کیا نقصان تھا؟ اس پر حضرت عثمانؓ نے کہا کہ مجھے اللہ کی امان کے سوا کسی امان کی حاجت نہیں۔

(اسد الغابہ، جلد 3، صفحہ 590، عثمان بن مظعون، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

یہ تھی ان لوگوں کے ایمان کی کیفیت اور یہ تھا ایک درد اپنے ساتھیوں کیلئے بھی کہ اگر وہ تکلیف میں ہیں تو ہم کیوں (بچے) رہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو تعلق تھا وہ تو تھا ہی محبت کا کہ وہ تکلیف میں ہیں تو میں کیوں بچوں۔ صحابہؓ کے نمونے دیکھ کے بھی ان کو بڑی تکلیف پہنچتی تھی۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ عثمان بن مظعونؓ کا اس طرح جواب دینا اس لیے تھا کہ انہوں نے قرآن کریم سنا ہوا تھا، اسلامی تعلیم سنی ہوئی تھی، قرآن کریم پڑھا ہوا تھا اور اب ان کے نزدیک شعروں کی کچھ حقیقت ہی نہیں تھی بلکہ خود بعد میں لبید بھی مسلمان ہو گیا تو آپؓ لکھتے ہیں کہ خود لبید نے مسلمان ہونے پر یہی طریق اختیار کیا تھا۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے ایک دفعہ اپنے ایک گورنر کو کہلا بھیجا کہ مجھے بعض مشہور شعراء کا تازہ کلام بھیجو۔ جب لبید جو اس وقت مسلمان ہو گئے تھے ان سے خواہش کا اظہار کیا گیا تو انہوں نے قرآن کریم کی چند آیات لکھ کر بھیج دیں۔

حضرت عثمانؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور آپ کا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق اور پیار تھا اس کا اظہار اس ایک واقعہ سے ہوتا ہے۔ روایت میں آتا ہے کہ ان کے فوت ہونے پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بوسہ دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے اس وقت آنسو جاری تھے۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صاحبزادہ ابراہیم فوت ہوا تو آپؐ نے اس وقت بھی اس کی نعش پر فرمایا۔ اَلْحِقْ بِسَلَفِنَا الصَّالِحِ عُثْمَانَ ابْنِ مَظْعُوْنٍ ﷺ یعنی ہمارے صالح عزیز عثمان بن مظعونؓ کی صحبت میں جا۔

(ماخوذ از فضائل القرآن نمبر 4، انوار العلوم جلد 12 صفحہ 456)

حضرت عثمان بن مظعونؓ کی مدینہ ہجرت کا واقعہ اس طرح ملتا ہے کہ حضرت عثمان بن مظعونؓ اور حضرت قُدامہ بن مظعونؓ اور حضرت عبداللہ بن مظعونؓ اور حضرت سائب بن عثمانؓ نے ہجرت مدینہ کے وقت حضرت عبداللہ بن سَلَمہ عجلانیؓ کے گھر قیام کیا تھا۔ ایک دوسرے قول کے مطابق یہ سب لوگ حضرت حِزام بن وَدِیعہؓ کے ہاں قیام پذیر تھے۔ محمد بن عمرو اقدی بیان کرتے ہیں کہ آل مظعون ان لوگوں میں سے تھے جن کے مرد اور عورتیں سب کے سب جمع ہو کر ہجرت کیلئے روانہ ہوئے تھے اور ان میں سے کوئی مکّہ میں باقی نہیں رہا۔ حضرت اُمّ علاء بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مہاجرین مدینہ میں آئے تو انصار کی خواہش تھی کہ ان کے گھروں میں رکیں۔ اس پر ان کیلئے قرعہ ڈالا گیا تو حضرت عثمان بن مظعونؓ ہمارے حصے میں آئے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعونؓ اور حضرت ابوہیثم بن تیِّہان کے درمیان مؤاخات کا رشتہ قائم فرمایا۔ (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 302-303 ''عثمان بن مظعون'' ومن بنی جمح بن عمرو، دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

حضرت عثمانؓ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور غزوۂ بدر میں بھی شامل ہوئے۔ آپؓ تمام لوگوں سے زیادہ جوش کے ساتھ عبادات بجالاتے تھے۔ دن کو روزہ رکھتے تھے اور رات کو عبادت کیا کرتے تھے۔ خواہشات سے بچ کر رہتے تھے اور عورتوں سے دور رہنے کی کوشش کرتے۔ آپؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دنیا ترک کرنے اور خود کو خصی کر دینے کی اجازت مانگی مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع فرمایا۔ یہ تاریخ کی کتاب اُسد الغابہ میں لکھا ہے۔

(اسد الغابہ، جلد 3، صفحہ 590 ''عثمان بن مظعون'' دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

پھر یہ روایت ہے کہ ایک دن حضرت عثمان بن مظعونؓ کی اہلیہ ازواج مطہرات کے پاس آئیں۔ ازواج مطہرات نے انہیں پراگندہ حالت میں، میلے کپڑے، بال بکھرے ہوئے دیکھ کر فرمایا کہ تم نے ایسی حالت کیوں بنا رکھی ہے؟ اپنے آپ کو سنوار کر رکھا کرو۔ تمہارے شوہر سے زیادہ دولت مند تو قریش میں کوئی نہیں ہے۔ یہ نہیں ہے کہ تم afford نہیں کر سکتی۔ تمہارا شوہر بڑا امیر آدمی ہے۔ اپنی حالت تو ٹھیک رکھو۔ تو آپؓ کی، حضرت عثمانؓ کی بیوی ازواج مطہرات کو کہنے لگیں جو ساری اکٹھی بیٹھی ہوئی تھیں کہ ہمارے لیے ان میں سے کچھ نہیں ہے یعنی جو کچھ آپ کہتی ہیں کہ ان عثمان کے پاس دولت یا وہ کچھ نہیں۔ کیوں؟ کیونکہ وہ اس کے جذبات ہمارے لیے کچھ نہیں ہیں۔ وہ رات کو بھی عبادت کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں لگے رہتے ہیں۔ ہماری طرف توجہ نہیں دیتے۔ دن کو روزے رکھتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ازواج نے آپؐ کو بتایا۔ عثمانؓ کی بیوی کی یہ بات سن کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمانؓ سے ملے اور فرمایا کیا تمہارے لیے میری ذات میں اسوہ نہیں ہے؟ وہ عرض کرنے لگے کہ میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں۔ کیا بات ہو گئی؟ حضرت عثمانؓ نے کہا کہ میں تو کوشش کرتا ہوں کہ بالکل آپؐ کے مطابق چلوں۔ تو اس پر آپؐ نے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم دن بھر روزے رکھتے ہو اور رات بھر عبادت کرتے ہو۔ انہوں نے عرض کی جی ہاں میں ایسا ہی کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا مت کرو۔ تمہاری آنکھوں کا تم پر حق ہے۔ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے اور تمہارے اہل کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہارے بیوی بچوں کا تم پر حق ہے۔ پس نماز پڑھو اور سوو بھی۔ سونا بھی ضروری ہے۔ نفل پڑھو، راتوں کو جاگو لیکن سونا بھی ضروری ہے۔ روزہ رکھو اور چھوڑو بھی۔ اگر نفلی روزے رکھنے ہیں تو بیشک رکھو لیکن کچھ دن ناغے بھی ہونے چاہئیں۔ یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمانؓ سے

فرمائی تو کچھ عرصہ کے بعد ان کی بیوی ازواجِ مطہرات کے پاس دوبارہ آئیں تو انہوں نے خوشبو لگائی ہوئی تھی گویا کہ وہ دلہن ہوں۔ انہوں نے کہا کیا بات ہے آج بڑی سجی بنی ہو۔ اس پر وہ کہنے لگیں کہ ہمیں بھی وہ چیز حاصل ہو گئی ہے جو لوگوں کو میسر ہے یعنی کہ اب خاوند توجہ دیتا ہے۔

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 302 ''عثمان بن مظعون'' دارالکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

حضرت عائشہؓ سے اس بارے میں روایت ہے۔ آپؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعونؓ کو بلایا اور فرمایا کیا تُو میرے طریقے کو ناپسند کرتا ہے؟ وہ بولے یا رسول اللہ! نہیں میں آپؐ ہی کے طریقے کو تلاش کرتا ہوں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سوتا بھی ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں۔ روزہ بھی رکھتا ہوں اور کبھی نہیں بھی رکھتا۔ اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں۔ اے عثمان! تو اللہ سے ڈر تجھ پر تیری بیوی کا حق ہے۔ تیرے مہمان کا حق ہے اور خود تیرے نفس کا بھی تجھ پر حق ہے۔ پس کبھی کبھی روزہ بھی رکھو اور کبھی نہ رکھو۔ نماز بھی پڑھو اور سویا بھی کرو۔

(سنن ابی داؤد۔ کِتَابُ التَّطَوُّعِ بَاب: مَا یُؤْمَرُ بِهِ مِنَ الْقَصْدِ فِي الصَّلَاةِ، حدیث 1369)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے بخاری کے حوالے سے بیان فرمایا ہے کہ ''سعد بن ابی وقاصؓ روایت کرتے ہیں کہ عثمان بن مظعونؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عورتوں سے بالکل ہی علیحدہ ہو جانے کی اجازت چاہی مگر آپؐ نے اس کی اجازت نہیں دی اور اگر آپؐ اجازت دے دیتے تو ہم لوگ تیار تھے کہ اپنے آپ کو گویا بالکل خصّی ہی کر لیتے۔'' (سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم.اے، صفحہ 418) ان جذبات کو بالکل ختم کرنے کے لیے اپنی پوری کوشش کرتے۔

بخاری کی جو حدیث ہے اس کا ترجمہ بتا دیتا ہوں۔ وہ اس طرح ہے حضرت سعد بن اَبی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان بن مظعونؓ نے تبتّل کی اجازت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے طلب کی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے انکار کر دیا تھا۔ اور صحیح بخاری کی کتاب النکاح کی یہ حدیث ہے اور پھر یہاں یہ بھی اسی طرح لکھا ہے، جو بیان ہو چکا ہے کہ اگر آپؐ اس کی اجازت دے دیتے تو ہم سب شاید تارک الدنیا ہو جاتے۔ (صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب ما یکرہ من التبتل والخصاء، حدیث 5073)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ پھر مزید لکھتے ہیں کہ ''عثمان بن مظعونؓ تھے جو بنو جُمَح میں سے تھے۔ نہایت صوفی مزاج آدمی تھے۔ انہوں نے زمانہ جاہلیت میں ہی شراب ترک کر رکھی تھی۔'' اسلام لانے سے پہلے بھی کبھی شراب نہیں پیتے تھے، ''اور اسلام میں بھی تارک دنیا ہونا چاہتے تھے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرماتے ہوئے کہ اسلام میں رہبانیت جائز نہیں ہے۔ اس کی اجازت نہیں دی۔''

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم.اے، صفحہ 124)

اسلام کہتا ہے کہ اس دنیا میں رہو۔ اس دنیا کی جو نعمتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں پیدا کی ہیں ان سے فائدہ اٹھاؤ لیکن اللہ تعالیٰ کو نہ بھولو۔ وہ ہمیشہ تمہارے سامنے رہنا چاہیے۔

حضرت قُدَامہ بن مظعونؓ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطّابؓ نے حضرت عثمان بن مظعونؓ کو پایا۔ وہ اپنی سواری کے اوپر تھے اور حضرت عثمانؓ اپنی سواری کے اوپر تھے۔ اَثَایَہ نامی گھاٹی پر ان دونوں کی ملاقات ہوئی۔ اَثَایَہ، ذُوالْحُلَیْفَہ کے بعد جُحْفَہ کے راستے میں مدینہ سے ستتر (77) میل کے فاصلے پر ہے۔ یہ اسکی لوکیشن (Location) بتائی گئی ہے بہرحال حضرت عمرؓ کی اونٹنی نے حضرت عثمانؓ کی اونٹنی کو بھینچ دیا، ذرا دبایا۔ زیادہ قریب ہو گئے تو اونٹنی نے دبا دیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری قافلے کے کافی آگے تھی۔ حضرت عثمان بن مظعونؓ نے کہا یا غَلْقَ الْفِتْنَةِ! آپ نے مجھے تکلیف دی ہے۔ جب سواریاں رکیں تو حضرت عمر بن خطابؓ قریب آئے اور کہا اے ابوسائب! یعنی عثمان بن مظعونؓ کو کہا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے وہ کون سا نام تھا جس کے ساتھ تم نے مجھے پکارا تھا۔ یہ کہہ کر پکارا تھا 'غَلْقَ الْفِتْنَةِ' تو انہوں نے کہا نہیں اللہ کی قسم! آپؓ کا وہ نام میں نے نہیں رکھا۔ جس نام سے میں نے پکارا تھا وہ میں نے نہیں کہا تھا۔ بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کا وہ نام رکھا تھا۔ پھر کہنے لگے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قافلے کے آگے ہیں اور اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم آگے چل رہے تھے۔ اسکے بعد حضرت عثمان بن مظعونؓ نے انہیں بتایا کہ آگے ہیں آپؓ پوچھ بھی سکتے ہیں۔ پھر بیان کی تفصیل یہ ہے کہ ایک مرتبہ آپؓ ہمارے پاس سے گزرے یعنی حضرت عمرؓ ہمارے پاس سے گزرے جبکہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص غَلْقُ الْفِتْنَةِ ہے یعنی فتنے کی راہ میں روک ہے۔ یہ کہتے ہوئے آپؐ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ تمہارے اور فتنے کے درمیان ایک دروازہ ہوگا جو بہت زیادہ سختی سے بند رہے گا جب تک یہ شخص تمہارے درمیان زندہ رہے گا۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، جلد 9، صفحہ 38-39، باب ما اسند عثمان بن مظعون، حدیث 8321، دار احیاء التراث العربی بیروت 2002ء) (فرہنگِ سیرت از سید فضل الرحمٰن، صفحہ 29، زوار اکیڈمی پبلیکیشنز کراچی 2003ء) یعنی جب تک حضرت عمرؓ کی زندگی ہے کوئی فتنہ اسلام میں نہیں آئے گا اور تاریخ بھی یہی بتاتی ہے۔ اسکے بعد ہی زیادہ فتنے شروع ہوئے۔

اس جگہ جو حضرت عثمان بن مظعونؓ نے حضرت عمر بن خطّابؓ کے متعلق غَلْقُ الْفِتْنَةِ کے یہ الفاظ بیان کیے ہیں اس کی تفصیل بیان کرتا ہوں۔ حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے کہا کہ تم میں سے کون فتنے سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات یاد رکھتا ہے تو میں نے کہا کہ مَیں۔ ویسے ہی جیسے کہ آپؐ نے فرمایا تھا۔ اسی طرح یاد رکھتا ہوں جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ تو حضرت عمرؓ نے کہا کہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یا کہا روایت کرنے پر بہت ہی دلیر ہو۔ یعنی بڑا یقین ہے تمہیں اور تم یہ بڑی جرأت سے کام لے رہے ہو۔ میں نے کہا کہ آدمی کو ابتلا اس کی بیوی اور اس کے مال اور اس کی اولاد اور اس کے پڑوسی کی وجہ سے آتا ہے۔ یہ بھی فتنے ہیں۔ نماز، روزہ، صدقہ اور نیکیوں کا حکم اور بدیوں سے روکنا اس ابتلا کو دور کر دیتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا میری مراد اس سے نہیں ہے۔ یہ اولاد کی، دولت کی ساری چیزیں ہیں، فتنے ہیں جن کو تم نمازیں پڑھ کے، روزہ رکھ کے، صدقہ دے کر اور کئی نیکیاں کر کے دور کر سکتے ہو۔ حضرت عمرؓ نے کہا میری مراد یہ نہیں ہے بلکہ اس فتنے سے ہے جو اس طرح موجیں لے گا جس طرح سمندر۔ بہت شدید قسم کا فتنہ ہے جو امت میں آئے گا۔ حضرت حذیفہؓ نے کہا کہ امیر المؤمنین! آپؓ کو اس سے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ وہ جو فتنہ پیدا ہونا ہے اس سے آپؓ کو کوئی خطرہ نہیں۔ آپؓ کی زندگی تک کوئی نہیں ہے کیونکہ آپؓ کے اور اس کے درمیان ایک بند کیا ہوا دروازہ ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ کیا وہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ انہوں نے وہی بیان کیا، عرض کیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ان کے درمیان ایک بند دروازہ ہے۔ تو حضرت عمرؓ نے اس پر ان سے پوچھا کیا وہ دروازہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا۔ تو انہوں نے کہا کہ توڑا جائے گا۔ ایسا دروازہ ہے جو توڑا جائے گا۔ تو حضرت عمرؓ نے کہا تب تو کبھی بھی بند نہیں ہوگا۔ اگر دروازہ کھولا جائے تو بند کرنے کے امکان ہوتے ہیں لیکن اگر توڑا جائے تو پھر اس کو بند کرنا بہت مشکل کام ہے۔ حضرت عمرؓ نے اس بات پہ کہا پھر تو یہ کبھی بند نہیں ہوگا۔ یعنی جو فتنے ہیں وہ چلتے چلے جائیں گے اگر ایک دفعہ شروع ہوئے اور ہم دیکھتے ہیں کہ یہ فتنے مسلمان امت میں بڑھتے چلے گئے۔ ایک کے بعد دوسرا فتنہ پیدا ہوتا چلا گیا۔ حضرت عثمانؓ کے زمانے میں، حضرت علیؓ کے زمانے میں، پھر بعد کے زمانوں میں اور اب تک یہی فتنے ہیں جو مسلمانوں میں جاری ہیں۔ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہیں اور اس دیوار کے پیچھے یہ آنا نہیں چاہتے جو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں اس دروازے کو بند کرنے کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے قائم فرمائی ہے۔ اس لیے یہ فتنے بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی محفوظ رکھے کہ ہم احمدی اس ڈھال کے پیچھے رہیں جو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہمیں مہیا فرمائی ہے اور اس دیوار کے پیچھے رہیں۔ تو بہرحال یہ باتیں ہو رہی تھیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا یہ فتنہ تو پھر کبھی بند نہیں ہوگا۔ تو ہم نے ان سے کہا، ان لوگوں نے جو ساتھ بیٹھے ہوئے تھے روایت کرنے والے سے، حضرت حذیفہؓ سے پوچھا۔ کیا حضرت عمرؓ اس دروازے کو جانتے تھے؟ حضرت حذیفہؓ نے کہا ہاں۔ وہ اسے ایسے ہی جانتے تھے جیسے یہ کہ کل سے پہلے رات ہے یعنی بالکل یقینی بات تھی۔ حضرت عمرؓ کو پتا تھا کہ میرے بعد پھر فتنے پیدا ہو جائیں گے۔

(صحیح البخاری، کتاب مواقیت الصلوٰۃ، باب الصلوٰۃ کفارۃ، حدیث 525)

حضرت عثمان بن مظعونؓ پہلے مہاجر تھے جنہوں نے مدینے میں وفات پائی۔ آپؓ دو ہجری میں فوت ہوئے۔ بعض کے نزدیک آپؓ کی وفات غزوۂ بدر کے بائیس ماہ کے بعد ہوئی اور آپؓ جنت البقیع میں دفن ہونے والے پہلے شخص تھے۔ (اسد الغابہ، جلد 3، صفحہ 591، عثمان بن مظعون، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

بہرحال ان کے حوالے سے کچھ اور باتیں بھی ہیں جو انشاء اللہ آئندہ بیان کروں گا۔

......☆......☆......☆......

قادیان دارالامان میں سالانہ اجتماعات کے انعقاد کی تاریخ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بھارت کی ذیلی تنظیمات (مجلس انصار اللہ، مجلس خدام الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ) کے ملکی سالانہ اجتماعات کیلئے 18، 19، 20 اکتوبر 2019ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

ذیلی تنظیموں کے ممبران و ممبرات قادیان دارالامان کے روحانی ماحول میں منعقد ہونے والے ان اجتماعات میں شمولیت کیلئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ یہ اجتماعات تربیت کا اہم ذریعہ ہیں۔ (ادارہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آگ اس آنکھ پر حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بیدار رہی اور آگ اس آنکھ پر بھی حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی خشیت کی وجہ سے آنسو بہاتی ہے

(سنن دارمی، کتاب الجہاد)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو شخص بھی مجھ پر سلام بھیجے گا اس کا جواب دینے کیلئے اللہ تعالیٰ میری روح کو واپس لوٹا دے گا تا کہ مَیں اس کے سلام کا جواب دے سکوں

(ابوداؤد، کتاب المناسک)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدرآباد

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جن صحابہ کے نمونے کو مشعل راہ بنانے کیلئے بطور خاص ہدایت فرماتے تھے ان میں عبداللہ بن مسعودؓ کا نام بھی شامل ہے

عبداللہ بن مسعود کو عبادت اور نوافل سے ایسی رغبت تھی کہ فرض نمازوں اور تہجد کے علاوہ چاشت کے وقت کی نماز کا بھی اہتمام فرماتے تھے اسی طرح ہر سوموار اور جمعرات کو نفلی روزہ رکھتے تھے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوصاف حمیدہ کا دلگداز و دلنشین تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 5؍اکتوبر 2018 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے متعلق بزرگ صحابہؓ کیا کہا کرتے تھے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے بارے میں بزرگ صحابہ کہا کرتے تھے کہ عبداللہ بن مسعود اللہ تعالیٰ سے قرب اور تعلق میں غیر معمولی مقام رکھتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جن صحابہ کے نمونے کو مشعل راہ بنانے کیلئے بطور خاص ہدایت فرماتے تھے ان میں حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ کے علاوہ عبداللہ بن مسعودؓ کا نام بھی شامل ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ عبداللہ بن مسعود کا طریق مضبوطی سے پکڑو۔

سوال آنحضرت ﷺ کی صحبت نے باطنی لحاظ سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی طبیعت پر کیا اثر چھوڑا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: باطنی لحاظ سے نبی کریمؐ کی صحبت نے حضرت عبداللہ بن مسعود کو ایک متقی، پرہیزگار اور عبادت گزار انسان بنا دیا تھا۔ عبادت اور نوافل سے ایسی رغبت تھی کہ فرض نمازوں اور تہجد کے علاوہ چاشت کے وقت کی نماز کا بھی اہتمام فرماتے تھے۔ اسی طرح ہر سوموار اور جمعرات کو نفلی روزہ رکھتے تھے اور پھر بھی یہ احساس غالب رہتا تھا کہ وہ کم روزے رکھتے تھے۔

سوال آنحضرت ﷺ نے ایک مرتبہ جب حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو لوگوں میں وعظ کرنے کو کہا تو انہوں نے کیا وعظ کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی۔ اس کے بعد صرف یہ کہا کہ اے لوگو! اللہ ہمارا ربّ ہے، قرآن ہمارا رہنما ہے، بیت اللہ ہمارا قبلہ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے نبی ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم اللہ کے ربّ ہونے اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہیں اور مجھے تمہارے لئے وہ پسند ہے جو اللہ اور اس کے رسول کو پسند ہے۔

سوال حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی تقریر سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ابن مسعود نے درست کہا۔ مجھے بھی اپنی امت کیلئے وہ پسند ہے جو ابن مسعود نے پسند کیا۔

سوال حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے حضرت زبیر بن العوامؓ کے ساتھ اپنی مواخات کا حق کیسے ادا کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن مسعود نے اپنے دینی بھائی حضرت زبیر بن العوام کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی قائم فرمودہ مؤاخات کا حق بھی خوب ادا کیا۔ ان پر کامل اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے یہ وصیت فرمائی کہ میرے جملہ مالی امور کی نگرانی اور سپرداری حضرت زبیر بن العوام اور ان کے صاحبزادے عبداللہ بن زبیر کے ذمہ ہوگی اور خاندانی معاملات میں ان کے فیصلے قطعی اور نافذ العمل ہوں گے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ایک دفعہ رسول کریمؐ کی مجلس کی طرف آ رہے تھے۔ آپ ابھی گلی میں ہی تھے کہ آپ کے کانوں میں رسول کریمؐ کی یہ آواز آئی کہ بیٹھ جاؤ۔ آپ وہیں بیٹھ گئے اور بیٹھے بیٹھے گھسٹ گھسٹ کر مسجد پہنچے۔ کسی نے کہا کہ رسول کریمؐ کا مطلب یہ تھا کہ مسجد میں جو لوگ کناروں پر کھڑے ہیں وہ بیٹھ جائیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود نے جواب دیا اگر مسجد پہنچنے سے پہلے ہی میں مرجاتا تو رسول کریمؐ کا یہ حکم میرے عمل میں نہ آتا اور کم سے کم ایک بات ایسی ضرور رہ جاتی جس پر میں نے عمل نہ کیا ہوتا۔

سوال حضرت عمرؓ کے دریافت فرمانے پر کہ قرآن کریم کی سب سے عظیم آیت کون سی ہے، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے کیا جواب دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ ۔لَا تَاۡخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوۡمٌ سب سے عظیم آیت ہے۔

سوال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دریافت فرمانے پر کہ قرآن کریم کی محکم ترین آیت کون سی ہے، حضرت عبداللہ نے کیا جواب دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: عبداللہ بن مسعودؓ نے جواب دیا: اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ وَالۡاِحۡسَانِ وَاِیۡتَآیِٔ ذِی الۡقُرۡبٰی۔

سوال حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے قرآن کریم کی جامع ترین آیت کسے قرار دیا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت عمرؓ کے دریافت فرمانے پر کہ قرآن کی جامع ترین آیت کون سی ہے؟ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے یہ جواب دیا۔ فَمَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ خَیۡرًا یَّرَہٗ ۔ وَمَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ۔

سوال حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے قرآن کریم کی خوفناک ترین آیت کسے قرار دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے یہ آیت بتائی کہ لَیۡسَ بِاَمَانِیِّکُمۡ وَلَاۤ اَمَانِیِّ اَہۡلِ الۡکِتٰبِ ۔ مَنۡ یَّعۡمَلۡ سُوۡٓءًا یُّجۡزَ بِہٖ ۔ وَلَا یَجِدۡ لَہٗ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیۡرًا۔

سوال حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے قرآن کریم کی سب سے امید افزا آیت کسے قرار دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عمر فاروقؓ کے دریافت فرمانے پر عبداللہ بن مسعودؓ نے جواب دیا کہ قُلۡ یٰعِبَادِیَ الَّذِیۡنَ اَسۡرَفُوۡا عَلٰۤی اَنۡفُسِہِمۡ لَا تَقۡنَطُوۡا مِنۡ رَّحۡمَۃِ اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ جَمِیۡعًا ؕ اِنَّہٗ ہُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِیۡمُ۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب صحابہ سے پوچھا کہ بدر کے قیدیوں کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے تو صحابہ نے کیا جواب دیا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ یہ لوگ آپ کی قوم اور خاندان سے ہیں، ان کو معاف فرما کر نرمی کا معاملہ فرمائیں شاید اللہ تعالیٰ ان کو توبہ کی توفیق عطا فرمائے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ان لوگوں نے آپ کو جھٹلایا اور تنگ کیا ہے آپ ان کی گردنیں اڑا دیں۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ نے رائے پیش کی کہ یا رسول اللہؐ آپ گھنے درختوں والا جنگل تلاش کریں اور ان کو اس میں داخل کر کے آگ لگا دیں۔

سوال آنحضرت ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ کی مثال کس سے دی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضور ﷺ نے فرمایا، اے ابوبکر! تمہاری مثال حضرت ابراہیم جیسی ہے انہوں نے فرمایا تھا کہ فَمَنۡ تَبِعَنِیۡ فَاِنَّہٗ مِنِّیۡ ۚ وَمَنۡ عَصَانِیۡ فَاِنَّکَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ۔ پھر فرمایا کہ ابوبکر تمہاری مثال حضرت عیسیٰؑ جیسی ہے انہوں نے فرمایا تھا کہ اِنۡ تُعَذِّبۡہُمۡ فَاِنَّہُمۡ عِبَادُکَ ۔ وَاِنۡ تَغۡفِرۡ لَہُمۡ فَاِنَّکَ اَنۡتَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کی مثال کس سے دی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرت ﷺ نے حضرت عمر کو فرمایا کہ تمہاری مثال حضرت نوحؑ جیسی ہے۔ انہوں نے فرمایا تھا رَبِّ لَا تَذَرۡ عَلَی الۡاَرۡضِ مِنَ الۡکٰفِرِیۡنَ دَیَّارًا ۔ پھر حضرت عمرؓ کو یہ بھی فرمایا کہ تمہاری حضرت موسیٰؑ جیسی مثال ہے جنہوں نے فرمایا تھا کہ رَبَّنَا اطۡمِسۡ عَلٰۤی اَمۡوَالِہِمۡ وَاشۡدُدۡ عَلٰی قُلُوۡبِہِمۡ فَلَا یُؤۡمِنُوۡا حَتّٰی یَرَوُا الۡعَذَابَ الۡاَلِیۡمَ۔

سوال حضرت تمیم بن حرام نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے کیا خواص بیان فرمائے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت تمیم بن حرام بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضور ﷺ کے کئی صحابہ کی مجالس میں بیٹھا ہوں مگر حضرت عبداللہ بن مسعود سے زیادہ دنیا سے بے رغبت اور آخرت سے رغبت رکھنے والا کسی اور کو نہیں پایا۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت قدامہ بن مظعونؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت قدامہ بن مظعون حضرت عثمان بن مظعون کے بھائی تھے۔ حضرت عمرؓ کی بہن حضرت صفیہ آپ کے عقد میں تھیں۔ قبول اسلام کے وقت انکی عمر انیس برس کی تھی۔ ہجرت مدینہ کے وقت آپ کا خاندان مکّہ میں اپنے مکانوں کو بالکل خالی چھوڑ کر مدینہ چلا گیا۔ مدینہ میں حضرت عبداللہ بن سلمہ عجلانی نے اس خاندان کو اپنا مہمان بنایا۔ ہجرت حبشہ اور ہجرت مدینہ کے علاوہ تمام غزوات میں شامل ہوئے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عورت کی آزادیٔ رائے کے متعلق کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عثمان بن مظعون کی وفات کے بعد ان کے بھائی حضرت قدامہ نے ان کی بیٹی کا رشتہ اپنے بھانجے سے طے کر دیا۔ لیکن لڑکی اور اس کی والدہ کسی اور جگہ رشتہ کرنا چاہتے تھے۔ جب یہ معاملہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوا تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ یتیم بچی ہے اسکی شادی اس کی مرضی سے ہوگی۔ دونوں رشتوں میں سے جہاں بچی کہے گی وہاں شادی ہوگی۔

......☆......☆......☆......

طالب دعا : جانِ عالم شیخ
(جماعت احمدیہ شانتی نکیتن، بولپور، بیربھوم۔ بنگال)

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ امریکہ (اکتوبر 2018)

آپ کے پروگراموں میں کھیلوں وغیرہ پر زیادہ زور دیا جاتا ہے، اجتماع کے موقع پر ستر سے اسّی فیصد پروگرام تعلیمی وتربیتی ہونے چاہئیں جن میں جنرل نالج، مذہبی ودینی علوم، تلاوت قرآن کریم کا مقابلہ، اذان کا مقابلہ اوراس طرح کئی دیگر سوال وجواب کے پروگرام ہو سکتے ہیں٭

مَیں نے آپ کے صدر صاحب سے کہا ہے کہ وہ پورے سال کیلئے کوئی theme سوچ کر بتائیں، تین عناوین بتائیں ان میں سے جو theme بھی فائنل ہوگا اُسی پر آپ سب نے کام کرنا ہے، سال بھر آپ کے پروگرام اُسی theme کے مطابق ہونے چاہئیں اور آپ کے نیشنل اور ریجنل اجتماعات کے پروگرام بھی اُسی theme کے مطابق ہوں تا کہ سال بعد آپ کو علم ہو کہ آپ نے دورانِ سال کیا کچھ حاصل کیا ہے کہاں تک اس theme کے مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کی ہے٭

معتمد کی ذمہ داری ہے کہ ہر سال مہتمم اپنا پلان بنا کر جمع کروائے اور پھر یہ پلان مجھے منظوری کیلئے بھجوائے جائیں مہتممین جو بھی پلان بھجوائیں گے مَیں ان میں کسی قسم کی کمی نہیں کروں گا لیکن ہوسکتا ہے بعض چیزوں کا اضافہ کردوں، اس لئے مہتممین جو بھی پلان بنائیں فوراً اس پر عمل بھی شروع کر دیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ باقاعدہ منظوری بھی حاصل کریں، پھر ہر سہ ماہی رپورٹ میں اس کا ذکر کریں کہ اس پلان میں سے کتنا کام ہو چکا ہے٭

صدر مجلس کا ہر مقامی مجلس کے قائد کے ساتھ ذاتی رابطہ ہونا چاہئے، اس لئے اگر ہر مہینہ نہیں تو کم از کم دو مہینہ میں ایک مرتبہ مقامی مجلسوں کی رپورٹس پر آپ کا تبصرہ ہونا چاہئے٭

جہاں کہیں بھی جماعتی پروگرام اور ذیلی تنظیم کے پروگرام کا آپس میں clash ہو تو وہاں جماعتی پروگرام کو ترجیح ملنی چاہئے خدام الاحمدیہ اور دیگر ذیلی تنظیمیں جماعتی پروگراموں میں تعاون اور مددگار رہونی چاہئیں٭

خدام کو اس بات کو احساس دلانا چاہئے کہ وہ کوئی ٹیکس وغیرہ نہیں ادا کر رہے بلکہ یہ چندہ اُن کی اپنی بھلائی کیلئے ہے٭

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ یو.ایس.اے کی
سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ اور حضور انور کی زرّیں نصائح

(رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

04 نومبر 2018ء (بروز اتوار)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 5 بجکر 40 منٹ پر مسجد بیت الرحمٰن تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ امریکہ میں آج اتوار سے Winter Time شروع ہوا ہے اور گھڑیاں ایک گھنٹہ پیچھے کی گئی ہیں۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

اجتماعی ملاقات

پروگرام کے مطابق 10 بجکر 50 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لائے اور پاکستان سے امریکہ پہنچنے والے احباب اور نوجوانوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا پروگرام شروع ہوا۔ ان نوجوانوں کی تعداد 145 تھی اور یہ امریکہ کی مختلف جماعتوں سے بڑے لمبے سفر طے کر کے پہنچے تھے۔

آج یہ سب اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ خلیفۃ المسیح کے دیدار سے فیضیاب ہو رہے تھے۔ یہ سبھی وہ لوگ تھے جو اپنے ہی ملک میں ظالمانہ قوانین اور اپنے ہی ہم وطنوں کے ظلم وستم سے ستائے ہوئے تھے اور اپنے گھر بار اور عزیز واقارب کو چھوڑ کر، ہجرت کر کے اس ملک میں آ بسے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باری باری ہر ایک کو شرفِ مصافحہ سے نوازا۔ حضور انور نے بعض سے پوچھا کہ پاکستان سے کہاں سے آئے ہیں۔ یہ نوجوان بھی مصافحہ کرتے ہوئے اپنے پیارے آقا سے بات کرنے کی سعادت پاتے۔ ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی بھی سعادت پائی۔

یہ سب لوگ آج کتنے ہی خوش نصیب تھے کہ انہوں نے اپنے پیارے آقا کے قرب میں چند ساعتیں گزاریں۔ ان کے غم اور فکر کافور ہوئے اور دل تسکین سے بھر گئے اور کبھی نہ ختم ہونے والی دعاؤں کے خزانے پا کر یہاں سے رُخصت ہوئے۔ ملاقات کی سعادت پانے والے یہ احباب اور نوجوان جب مسجد کے ہال سے باہر آتے تو ان کے دلوں کی عجیب کیفیت تھی۔ اکثر کی آنکھوں میں آنسو تھے۔

☆ دوالمیال پاکستان سے آنے والے ایک نوجوان محمد ناصر اقبال نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں آج بہت خوش ہوں۔ اس وقت میرے جسم پر کپکپی طاری ہے۔ میں نے حضور کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ مجھے بہت سکون ملا ہے۔ میں اپنی حالت بیان نہیں کر سکتا۔

☆ گھٹیالیاں، پاکستان سے تعلق رکھنے والے ایک نوجوان منصور احمد صاحب نے کہا کہ اس وقت میرے دل کی عجیب کیفیت ہے۔ مجھ سے بات نہیں ہو رہی۔ ان کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ بڑی مشکل سے کہنے لگے کہ آج میری حضور انور سے پہلی ملاقات تھی۔ میں نے اپنی زندگی میں پہلی دفعہ حضور انور کو اتنا قریب سے دیکھا ہے۔

☆ چوہدری سلیم احمد صاحب جن کا تعلق لاہور سے تھا کہنے لگے کہ ایک خواب تھا جو آج پورا ہو گیا۔ میں نے اپنی زندگی میں پہلی دفعہ حضور انور سے ہاتھ ملایا ہے۔ میں ایک بہت خوش قسمت انسان ہوں اور اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کروں کم ہے۔

☆ گوجرانوالہ پاکستان سے آنے والے بشارت احمد باجوہ صاحب کہنے لگے کہ اس وقت میری حالت ایسی ہے کہ مجھے اپنے آپ پر یقین نہیں آ رہا کہ میں حضور انور سے ملا ہوں۔ پہلے میں ایم.ٹی.اے پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو دیکھتا تھا اور آج زندگی میں پہلی دفعہ ملا ہوں۔ اس وقت جو میرے جذبات ہیں بیان کرنا بہت مشکل ہے۔

☆ کیرالہ انڈیا سے آنے والے ایک نوجوان عبد الکبیر عادل صاحب کہنے لگے کہ حضور انور سے مل کر میری حالت بالکل بدل گئی ہے۔ اب میں پہلے والا انسان نہیں رہا۔ میں اب بدل چکا ہوں اور اب میں نیکیوں میں آگے بڑھوں گا۔

☆ اسد بشیر گھمن صاحب جو مُوسے والا پاکستان سے آئے تھے کہنے لگے کہ میں بہت خوش نصیب شخص ہوں کہ آج زندگی میں پہلی مرتبہ اپنے آقا کو نہ صرف قریب سے دیکھا بلکہ ہاتھ ملانے کی سعادت بھی ملی۔ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ کہنے لگے کہ آج مجھے نئی زندگی ملی ہے۔

☆ چک نمبر 61 فیصل آباد سے آنے والے ایک نوجوان احسان احمد صاحب نے بیان کیا کہ اس وقت میرے جذبات کنٹرول میں نہیں ہیں۔ جونہی میں حضور انور کے قریب پہنچا تو میں اس دنیا میں نہیں تھا۔ ایک دوسری دنیا میں جا چکا تھا۔

☆ احمد نگر پاکستان سے آنے والے ایک نوجوان وحید احمد صاحب کہنے لگے کہ مجھ میں اس وقت بات کرنے کی ہمت نہیں۔ حضور انور کے سامنے میری یہ حالت تھی کہ مجھ سے بات نہیں ہو رہی تھی اور مجھ سے باوجود کوشش کے بولا نہیں جا رہا تھا۔ میں اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ اپنے پیارے آقا سے زندگی میں پہلی دفعہ ملا ہوں۔

☆ ربوہ سے آنے والے ایک نوجوان کلیم احمد صاحب نے بیان کیا کہ جب میں حضور انور کے قریب پہنچا تو مجھے یہ عجیب احساس ہوا کہ میں اس دنیا سے کٹ چکا ہوں اور ایک دوسری روحانی دنیا میں ہوں۔ اب میں اپنے اندر ایک نمایاں تبدیلی محسوس کرتا ہوں۔

☆ اسلام آباد سے آنے والے ایک دوست

ارشد مسلم صاحب کہتے ہیں کہ میں حضور انور کو خواب میں دیکھا کرتا تھا۔ آج میرے خواب پورے ہو گئے ہیں اور میں نے اپنی آنکھوں سے اپنے سامنے حضور انور کو دیکھ لیا ہے اور حضور انور سے ہاتھ ملایا ہے۔

☆ کراچی سے آنے والے نوجوان احمد معز ہاشمی صاحب نے بیان کیا کہ پہلے میں حضور انور کو ٹی وی پر دیکھا کرتا تھا۔ آج میں نے زندگی میں پہلی مرتبہ حضور انور کو اپنے سامنے دیکھا ہے۔ خلیفہ وقت کو ملنا بہت بڑا انعام ہے۔ میں نے خلیفہ وقت کا ہاتھ چوما، برکتیں حاصل کیں۔ میں اپنے آپ کو بہت خوش قسمت سمجھتا ہوں۔

☆ ربوہ پاکستان سے آنے والے ایک نوجوان سید مصور احمد صاحب نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میری زندگی میں کسی بھی خلیفۃ المسیح سے آج میری پہلی ملاقات تھی۔ میری زندگی کی صرف ایک ہی خواہش تھی کہ حضور انور سے زندگی میں ملاقات نصیب ہو جائے۔ آج اللہ تعالیٰ نے میری یہ خواہش پوری کر دی ہے۔

☆ طاہر آباد ربوہ سے آنے والے ایک دوست تنویر احمد صاحب کہتے ہیں کہ میرے لیے اپنے جذبات بیان کرنا مشکل ہے۔ میں کچھ زیادہ کہہ نہیں سکتا۔ صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ میرے اندر روحانیت آ رہی ہے۔ میں اندر سے بدل چکا ہوں۔

☆ منڈی بہاؤالدین سے آنے والے ایک خادم ولید احمد طاہر صاحب کہتے ہیں کہ حضور انور کو اپنے قریب دیکھ کر اور حضور انور سے ہاتھ ملا کر میری زندگی کا مقصد پورا ہو گیا ہے۔ میں نے اپنی زندگی میں حضور انور سے مل لیا ہے۔ میرے زندہ رہنے کی خواہش پوری ہو گئی ہے۔

☆ لاہور سے آنے والے ایک نوجوان مرزا وسیم احمد صاحب نے کہا کہ آج دل خدا کی حمد سے بھر گیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے پیارے آقا سے ملاقات کی توفیق دے دی ہے۔ خدا تعالیٰ میرے بچوں کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رکھے۔ بس یہی زندگی ہے۔ اسکے سوا کچھ بھی نہیں۔

☆ بھیرہ ضلع سرگودھا سے ایک نوجوان رضوان حیدر صاحب نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت پائی۔ موصوف کہنے لگے کہ میں کچھ بتا نہیں سکتا۔ بس صرف اتنا کہوں گا کہ آج میں بہت خوش قسمت انسان ہوں۔ مجھے آج بہت سکون اور اطمینان حاصل ہوا ہے۔ آج میری زندگی کا سب سے بہترین دن تھا۔

☆ آخر پر چار ایسے افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت پائی جو عمر رسیدہ یا معذور تھے اور کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ حضور انور ازراہِ شفقت ان احباب کے پاس تشریف لائے، ان کا حال دریافت فرمایا اور سبھی کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

ان احباب سے ملاقات کا یہ پروگرام 11 بجکر 25 منٹ تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

فیملی ملاقاتیں

آج صبح کے اس سیشن میں 62 فیملیز کے 269 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

آج ملاقات کرنے والی یہ فیملیز امریکہ کی 35 مختلف جماعتوں اور علاقوں سے آئی تھیں۔ بعض دور کی جماعتوں سے آنے والی فیملیز سینکڑوں میل کا فاصلہ بارہ سے تیرہ گھنٹوں میں طے کر کے اپنے پیارے آقا کی ملاقات کیلئے پہنچی تھیں۔ ان سبھی نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورۂ امریکہ کے اس سفر میں فیملی ملاقاتوں کا یہ آخری سیشن تھا۔ ملاقات کے شعبہ کے انچارج مکرم شمشاد احمد ناصر صاحب مبلغ Dayton امریکہ بتاتے ہیں کہ جونہی حضور انور کے امریکہ کے دورہ کی اطلاع ملی تو احباب جماعت کے اندر ایک خوشی و مسرت کی لہر دوڑ گئی اور ملاقاتوں کیلئے فارمز آنے کا تانتا بندھ گیا۔ دس ہزار سے زائد احمدی احباب نے اپنی فیملیز کے ساتھ اور انفرادی طور پر ملاقات کیلئے فارم جمع کروائے۔

خواتین اور مرد فارم جمع کروانے کے بعد بار بار اس بات کا اظہار کر رہے تھے کہ جس طرح بھی ممکن ہو صرف ایک منٹ کیلئے ہی ہماری ملاقات کروا دی جائے۔ بعض خواتین نے رو رو کر اس بات کا اظہار کیا کہ جب سے ہم نے اپنے بچوں کو بتایا ہے کہ حضور انور امریکہ تشریف لا رہے ہیں تو ان کے اندر ایک عجیب excitement ہے۔ ملک کے کونے کونے سے ملاقات کی درخواستیں آئیں۔

اس دفعہ جماعتی انتظامیہ نے یہی فیصلہ کیا کہ صرف ان احباب اور فیملیز کی ملاقات ہو گی جن کی زندگی میں کبھی پہلے حضور انور سے ملاقات نہیں ہوئی۔ چنانچہ حضور انور کے اس سفر کے دوران ملاقاتوں کے کل 12 سیشن مسجد بیت العافیت (فلاڈلفیا)، مسجد بیت السمیع ہیوسٹن اور مسجد بیت الرحمٰن (واشنگٹن) میں ہوئے۔ ان بارہ سیشن میں 757 فیملیز نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی اور مرد و خواتین کے انفرادی گروپس کو شامل کر کے 3970 سے زائد افراد نے اپنے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

آج کی فیملی ملاقاتوں کا پروگرام 2 بجکر 10 منٹ تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لائے جہاں انفرادی طور پر لجنہ کے ایک گروپ نے ملاقات کی سعادت پائی۔ اس گروپ میں شامل خواتین کی تعداد 128 تھی۔ یہ ملاقات 2 بجکر 5 منٹ تک جاری تھی۔

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ یو.ایس.اے کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگ

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میٹنگ روم میں تشریف لائے جہاں نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ، یو.ایس.اے کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ سب سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

نومبر 2018ء میں خدام الاحمدیہ یو.ایس.اے کی نئی ٹرم شروع ہوئی ہے اور نئے صدر کا تقرر ہوا ہے۔ اس مناسبت سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر صاحب خدام الاحمدیہ یو.ایس.اے سے استفسار فرمایا کہ زیادہ تر عاملہ کے ممبران وہی ہیں جو پہلے تھے؟ کیا آپ نے عاملہ کے ممبران کو ان کی ڈیوٹیوں کے حوالہ سے بتا دیا ہے؟ اس پر صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے عرض کیا کہ جی حضور۔ عاملہ کے ممبران کو ان کے فرائض کے حوالہ سے بتایا جا چکا ہے۔

☆ اسکے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نائب صدران و معاون صدران سے تعارف حاصل کیا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ بیٹھنے کی ترتیب اس طرح ہونی چاہیے کہ صدر کے بعد معتمد بیٹھا ہو اور پھر تمام مہتممین اور پھر معاون صدران اور اس کے بعد ایک طرف نائب صدران کو بٹھانا چاہیے۔

☆ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر مہتمم اطفال نے عرض کیا کہ اطفال کی کُل تجنید 1240 ہے۔ اطفال کی تربیت کے حوالہ سے ہمارا فوکس نیشنل اجتماع ہے اور پھر ریجنل اطفال rallies کا انعقاد ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا: لوکل سطح پر تربیتی کلاسوں کا انعقاد کرتے ہیں؟ ان میں کتنے اطفال شامل ہوتے ہیں؟ اس پر مہتمم اطفال نے عرض کیا کہ تقریباً 600 اطفال ان کلاسوں میں شامل ہوتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب اطفال خدام الاحمدیہ میں جاتے ہیں تو اتنے فعال نہیں ہوتے۔ اگر اطفال کی ٹھیک طرح سے تربیت ہو اور ان کی ٹریننگ ہو تو پھر ان کی خدام الاحمدیہ میں جا کر جماعتی activities میں دلچسپی ختم نہیں ہوتی۔

☆ اسکے بعد معتمد صاحب نے عرض کیا کہ میں گزشتہ سال ایڈیشنل معتمد کے طور پر کام کر رہا تھا اور امسال معتمد کی ذمہ داری ملی ہے۔ ہماری کل مجالس 72 ہیں جبکہ گزشتہ سال 74 تھیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کی مجالس زیادہ ہونے کی بجائے کم کیوں ہو رہی ہیں؟ بعض مجالس کو مدغم کیا ہے؟ اس پر معتمد صاحب نے عرض کیا کہ ہم نے بعض مجالس کو مدغم کیا ہے۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ تمام مجالس اپنی رپورٹس بھجواتی ہیں؟ ساری مجالس فعال بھی ہیں؟ اس پر معتمد صاحب نے عرض کیا کہ الحمدللہ تمام مجالس کی طرف سے سو فیصد رپورٹس موصول ہوتی رہی ہیں۔ اسکے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باری باری تمام مہتممین، ریجنل قائدین اور سابق مہتممین سے تعارف حاصل کیا۔

☆ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام مہتممین کو ارشاد فرمایا کہ وہ آگے آ کر بیٹھیں۔ اسکے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ لوگوں کو خدام الاحمدیہ میں کام کرتے ہوئے اب کافی عرصہ ہو گیا ہے اور آپ سب کو علم ہے کہ اپنی ذمہ داریوں کو کس طرح ادا کرنا ہے۔ سب سے پہلی چیز تو یہ ہے کہ اپنا سالانہ پروگرام یا منصوبہ تیار کریں۔ اگر تو سابقہ مہتممین کے پاس کوئی منصوبہ وغیرہ پڑا ہوا ہے تو انہیں چاہیے کہ وہ نئے مہتممین کو دے دیں۔ اگر تو سابقہ مہتممین کی طرف سے باقاعدہ کوئی منصوبہ ہے تو ٹھیک ہے ورنہ آپ لوگ خود سارے سال کا پلان بنائیں۔ اور یہ پلان پُرعزم ہونا چاہئے۔ میں نے دیکھا ہے کہ خدام الاحمدیہ کے نیشنل اجتماع میں ایک ہزار سے زائد خدام بھی شامل نہیں ہوئے۔ ریجنل لیول کے اجتماعات کا تو مجھے علم نہیں۔

نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ کیا آپ لوگوں کے ویسٹ کوسٹ اور ایسٹ کوسٹ کے ریجنل اجتماعات ہوتے ہیں؟ اس پر صدر صاحب نے عرض کیا کہ پہلے ہمارے ویسٹ کوسٹ اور ایسٹ کوسٹ کے اجتماعات ہوتے تھے لیکن اب نہیں ہوتے بلکہ اب مجالس کو 12 ریجنز میں تقسیم کیا ہوا ہے اور ہر ریجن اپنا اجتماع منعقد کرتی ہے۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر ایک ریجنل قائد نے عرض کیا کہ اُن کے ریجن میں خدام کی تجنید 370 ہے جس میں سے 90 خدام ریجنل اجتماع میں شامل ہوئے تھے۔ اسی طرح ایک اور خادم نے عرض کیا کہ اُن کے ریجن کی اطفال اور خدام کی کُل تعداد 454 ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب خدام اور اطفال کی اکٹھی تجنید بتاتے ہیں تو مبہم ہو جاتا ہے۔ آپ کے ناظم اطفال ہیں وہ اطفال کی تجنید بتا سکتے ہیں۔ آپ اطفال الاحمدیہ کے قائد نہیں بلکہ خدام الاحمدیہ کے قائد ہیں اس لیے علیحدہ علیحدہ صاف اور واضح معلومات دیا کریں۔ اس پر قائد صاحب نے عرض کیا کہ ہمارے ریجن میں کُل 340 خدام اور 114 اطفال ہیں۔ 340 میں سے 80 خدام اجتماع پر حاضر ہوئے تھے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ تو بمشکل چوتھا حصہ بنتا ہے۔ ریجنل لیول پر بھی نیشنل لیول والا حال ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں نے یہ بھی دیکھا ہے کہ آپ کے پروگراموں میں outdoor activities اور کھیلوں کے پروگراموں وغیرہ پر زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ اجتماع کے موقع پر ستر سے اسی فیصد پروگرام تعلیمی و تربیتی ہونے چاہئیں جن میں جنرل نالج، مذہبی و دینی علوم، تلاوت قرآن کریم کا مقابلہ، اذان کا مقابلہ اور اس طرح کئی دیگر سوال و جواب کے پروگرام ہو سکتے ہیں۔ آئندہ سال کیلئے اسی طرز پر پروگرام بنائیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں نے آپ کے صدر صاحب سے کہا ہے کہ وہ پورے سال کیلئے کوئی theme سوچ کر بتائیں۔ میں نے انہیں کہا کہ تین عناوین بتائیں ان میں سے جو theme بھی فائنل ہو گا اُسی پر آپ سب نے کام کرنا ہے۔

سال بھر آپ کے پروگرام اُسی theme کے مطابق ہونے چاہئیں اور آپ کے نیشنل اور ریجنل اجتماعات کے پروگرام بھی اُسی theme کے مطابق ہوں۔ تا کہ سال بعد آپ کو علم ہو کہ آپ نے دورانِ سال کیا کچھ حاصل کیا ہے یا کہاں تک اس theme کے مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ انشاء اللہ چند دنوں تک آپ کو اسکے متعلق علم ہو جائے گا۔ جونہی آپ کو theme کا پتہ چلے آپ اُس کے مطابق کام شروع کر دیں۔ مہتممین کو بھی چاہیے کہ وہ اگلے دو ہفتوں میں اپنے پلان مکمل کر کے صدر صاحب کی وساطت سے مجھے بھجوائیں تا کہ مجھے بھی علم ہو کہ آپ لوگوں نے کس قدر بھرپور منصوبہ بندی کی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ لوگوں کو اب پہلے سے بڑھ کر فعال ہونا ہے بلکہ ہر سال پہلے سے زیادہ فعال ہونا چاہیے۔ میں یہ نہیں کہہ رہا کہ آپ سے جو پہلے تھے انہوں نے کام نہیں کیے۔ انہوں نے بھی کام کیا اور بڑی محنت سے کام کیا ہے۔ لیکن ہر سال ہمارا قدم آگے بڑھنا چاہیے اور ہماری ترقی کی رفتار گزشتہ سال کی نسبت زیادہ بہتر ہونی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ معتمد صاحب آپ یہ نوٹ کر لیں۔ یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ ہر مہتمم اپنا پلان بنا کر جمع کروائے اور پھر یہ پلان مجھے منظوری کیلئے بھجوائے جائیں۔ اگر منظوری ہونے میں چند دن یا کچھ ہفتے لگ جائیں تو بھی مہتممین اپنے اپنے پلانز کے مطابق کام کرنا شروع کر دیں۔ جو بھی مہتممین پلان بھجوائیں گے میں ان میں کسی قسم کی کمی نہیں کروں گا لیکن ہوسکتا ہے بعض چیزوں کا اضافہ کر دوں۔ اس لیے مہتممین جو بھی پلان بنائیں فوراً اس پر عمل بھی شروع کر دیں لیکن اسکے ساتھ ساتھ باقاعدہ منظوری بھی حاصل کریں۔ پھر ہر سہ ماہی رپورٹ میں اسکا ذکر کریں کہ اس پلان میں سے کتنا کام ہو چکا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اب نئی عاملہ بنی ہے۔ اس لیے چاہئے کہ نئے جذبہ اور ولولہ کے ساتھ کام کریں۔ ریجنل قائدین کو بھی چاہیے کہ وہ بھی اب نئے جذبہ کے ساتھ کام کا آغاز کریں۔ جب آپ لوگ اپنا پلان بنالیں تو فوراً مقامی مجالس کے قائدین کو بھجوائیں۔ اسی طرح معتمد صاحب کی ذمہ داری ہے کہ وہ تمام ناظمین کو یہ پلان بھجوائیں اور پھر دیکھیں کہ اس پر کس حد تک عمل ہو رہا ہے اور ہدف کو حاصل کرنے کیلئے کتنی کوشش کی جارہی ہے؟ لوکل اور ریجنل لیول کے اجتماعات پر بھی اس theme کو اپنا ہدف بنائیں۔ معاون صدران اور نائب صدران جنکے ذمہ مختلف شعبہ جات لگائے جائیں گے انہیں بھی چاہیے وہ اپنے اپنے شعبہ کو دیکھیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ ان کے شعبہ جات کے منصوبہ جات پر عمل ہو رہا ہے اور اہداف حاصل کرنے کیلئے خاطر خواہ کوششیں بھی جاری ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر آپ کچھ کرنا چاہتے ہیں اور دنیا کو تبدیل کرنا چاہتے ہیں اور آپ کا نعرہ یہ ہے کہ قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر ممکن نہیں ہوسکتی تو پھر آپ کو اس کیلئے انتھک محنت کرنی پڑے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دیکھتے رہیں کہ سال بھر میں ہم نے کیا حاصل کیا ہے۔ سابقہ مہتممین کی کمزوریاں اور خامیاں تلاش کرنے کی بجائے یہ دیکھیں کہ ہم اپنے کاموں میں کس طرح بہتری لا سکتے ہیں۔ میں نے صدر صاحب خدام الاحمدیہ کو تفصیلی ہدایات دی ہیں وہ یہ ہدایات آپ سب تک پہنچا دیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسی طرح آپ کو سابق صدر خدام الاحمدیہ بلال رانا صاحب کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہیے کہ انہوں نے اپنی صلاحیتوں اور قابلیتوں کے مطابق گزشتہ چھ سال نہایت محنت سے کام کیا ہے۔ اسی طرح اُن تمام مہتممین اور نائب صدران کا بھی شکریہ ادا کریں جو امسال خدام الاحمدیہ سے رُخصت ہو رہے ہیں۔ آپ ان کیلئے الوداعیہ کا پروگرام بھی منعقد کر سکتے ہیں۔

☆اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر مہتمم مال نے عرض کیا کہ اُن کا بجٹ 6 لاکھ 43 ہزار 397 ڈالرز ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لوگ اپنی تیس سے چالیس سال کی عمر میں اپنے کاموں وغیرہ کے حوالہ سے عروج پر ہوتے ہیں یا کم از کم ان کی آمدن کافی زیادہ ہوتی ہے اس لیے اگر سارے خدام معیار کے مطابق چندہ کی ادائیگی کریں تو آپ کا یہ بجٹ دوگنا ہو سکتا ہے۔

اس پر مہتمم مال نے عرض کیا کہ ہمارا اندازہ ہے کہ اگر تمام خدام اپنی آمد کے مطابق چندہ کی ادائیگی کریں تو دوگنا سے بھی زیادہ اضافہ ہوسکتا ہے۔ شاید ہم دو ملین تک پہنچ جائیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ دو ملین کا کہہ رہے ہیں۔ چلیں آپ اس سال کیلئے اپنا ٹارگٹ ایک ملین کا رکھ لیں۔ لیکن خدام کو اس بات کا احساس دلانا چاہیے کہ وہ کوئی ٹیکس وغیرہ نہیں ادا کر رہے بلکہ یہ چندہ اُن کی اپنی بھلائی کیلئے ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر سیکرٹری تربیت فعال ہو اور اسی طرح مقامی سطح پر ناظمین تربیت فعال ہوں اور ٹھیک طرح سے خدام کی تربیت کریں اور انہیں ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائیں تو اس طرح وہ مال اور دوسرے شعبہ جات کی بھی مدد کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے کے بعد نماز کا حکم ہے اور اسکے بعد تیسرے نمبر پر قربانی کرنے کا حکم آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جن نعمتوں سے نوازا ہے ان میں سے قربانی کریں۔

☆اسکے بعد مہتمم مال نے عرض کیا کہ جب ہم انکم بجٹ اکٹھا کرتے ہیں تو قائدین ایسے خدام جو ان کے ساتھ رابطہ میں نہیں ہوتے ان کے ناموں کے آگے صفر لکھ دیتے ہیں اور ان کا کہنا ہوتا ہے کہ چونکہ ان سے رابطہ نہیں ہے اس لیے ان کا بجٹ نہیں دے رہے۔ کیا ہم ایسے خدام جن کا رابطہ بہت کم ہے اُن کے بجٹ میں صفر کی بجائے 60 ڈالرز جو کم از کم معیار ہے وہ لکھ سکتے ہیں؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ ناظمین تربیت کا فرض ہے وہ ایسے خدام کیلئے کوشش کریں۔ اگر ناظم تربیت کے اندر یہ جذبہ ہے اور اُس کا ایسے خدام کے ساتھ ذاتی رابطہ ہے تو پھر وہ مسجد آجائیں گے۔ جب ایسے خدام مسجد آنے لگ جائیں اور جماعتی پروگراموں میں شمولیت کرنا شروع کر دیں تو ان کا ناظم مال کے ساتھ خود ہی رابطہ ہو جاتا ہے۔ اگر وہ کہتے ہیں وہ اپنی آمد کے مطابق چندہ نہیں دے سکتے بلکہ وہ صرف اتنی رقم ادا کر سکتے ہیں تو پھر جتنی رقم وہ دیں وہ لے لیا کریں۔ یہ ضروری نہیں کہ ایسے خدام کو مجبور کیا جائے کہ وہ لازمی اپنی آمد کے مطابق چندہ دیں۔ شروع میں جو بھی چندہ وہ ادا کریں وہ لے لیا کریں چاہے وہ خدام الاحمدیہ کا چندہ ہو، تحریکِ جدید کا ہو یا وقفِ جدید کا ہو۔ یہ چندے لازمی نہیں ہیں۔ صدر خدام الاحمدیہ اس چندہ میں کسی حد تک چھوٹ دے سکتے ہیں۔

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر مہتمم مال نے عرض کیا کہ اُن کے پاس اس وقت ڈیٹا نہیں ہے کہ کتنے کمانے والے چندہ ادا کر رہے ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر مقامی سطح پر ناظمین تجنید فعال ہوں تو انہیں پتہ ہوتا ہے کہ ان کی مجلس میں کُل اتنے خدام ہیں اور ان میں سے اتنے کماتے ہیں اور اتنے نہیں کماتے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ کو پکا پکایا مل جائے۔ ہر ناظم مال یا ہر قائد کو بھی چاہیے کہ وہ ہر خادم کے ساتھ گھر جا کر رابطہ کریں۔ یہاں امریکہ میں جماعت کی تعداد لاکھوں میں تو نہیں ہے۔ ہر مجلس میں سو سے زیادہ تعداد نہیں ہوتی۔ پورے ریجن میں 400 کی تعداد بتا رہے تھے۔ اگر آپ کہتے ہیں چونکہ اتنی زیادہ تعداد ہے اس لیے رابطہ نہیں ہوسکتا تو یہ جھوٹے بہانے ہیں۔ اگر تو تعداد کم ہے تو پھر ہر ایک کے ساتھ انفرادی رابطہ کرنا مشکل کام نہیں ہے۔ آپ کو اپنے متعلقہ ناظمین کو فعال کرنا پڑے گا۔ صرف شعبہ مال کو نہیں بلکہ ہر شعبہ کے مہتمم کو اپنے اپنے شعبہ کے ناظمین کو فعال کرنا پڑے گا۔ اگر مقامی سطح پر تمام ناظمین فعال ہو جائیں تو آپ کو خود ہی ایک بڑی تبدیلی نظر آنا شروع ہو جائے گی۔

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر صدر مجلس نے عرض کیا کہ وہ رپورٹوں پر تبصرہ کر کے مہتممین کو بھجواتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: صدر مجلس کا ہر مقامی مجلس کے قائد کے ساتھ ذاتی رابطہ بھی ہونا چاہیے۔ اس لیے اگر ہر مہینہ نہیں تو کم از کم دو مہینہ میں ایک مرتبہ مقامی مجلسوں کی رپورٹس پر آپ کا تبصرہ ہونا چاہیے۔ اور متعلقہ مہتممین اپنے اپنے شعبہ کی رپورٹ پر ہر ماہ تبصرہ بھجوائیں۔ اسی طرح معتمد کو چاہئے کہ وہ ہر ماہ قائدین اور ریجنل قائدین کی رپورٹس پر تبصرہ کر کے بھجوائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: معتمد کی ذمہ داری ہے کہ وہ دفتر میں آئے اور دفتر میں بیٹھ کر خدام کے ساتھ ذاتی رابطے کرے۔ آپ کے پاس پرنٹنگ مشین ہونی چاہیے اور سارا ریکارڈ پرنٹ شکل میں دفتر میں موجود ہونا چاہئے۔

☆معتمد نے عرض کیا کہ ہماری ساری رپورٹس Google Drives پر ہوتی ہیں اور وہیں سے ہم اسے access کر لیتے ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایسی چیزوں پر مکمل بھروسہ نہ کیا کریں۔ آپ کے پاس پرنٹ شکل میں ریکارڈ ہونا چاہئے۔ اپنا ریکارڈ زیادہ عرصہ کیلئے آن لائن نہ رکھا کریں۔ جب آپ یہ ڈیٹا USB میں ڈال لیتے ہیں یا پرنٹ کر لیتے ہیں تو پھر آن لائن ڈیٹا ختم کر دیا کریں۔ کم از کم شعبہ مال سے متعلقہ جو بھی ڈیٹا ہے وہ ضرور delete کر دیا کریں۔ اسی طرح خدام کی اگر ذاتی معلومات ہیں تو وہ بھی ختم کر دیا کریں۔ امریکہ میں آپ لوگ بہت زیادہ الیکٹرانک ٹیکنالوجی پر بھروسہ کرتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوۡا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰۤوا اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ (البقرہ:279)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو سود میں سے باقی رہ گیا ہے، اگر تم (فی الواقعہ) مومن ہو

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Masood Ah Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا تَدَایَنۡتُمۡ بِدَیۡنٍ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاكۡتُبُوۡهُ (البقرہ:283)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم ایک معین مدت تک کیلئے قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لیا کرو

Prop. AFZAL SYED
Cell: +91-7207059581
+91-9100415876
MWM
METAL & WOOD MASTERS
Office & Stores : Md Lines Toli Chowki (Hyderabad-500008) T.S
e.mail : swi789@rediffmail.com

☆ایک خادم نے عرض کیا کہ گزشتہ دس سال کا چندے کا ڈیٹا آن لائن ہی ہے۔ ہمارا سسٹم آن لائن ڈیٹا بیس ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سسٹم بے شک آن لائن ہو لیکن پُرانا ریکارڈ آن لائن نہیں رکھنا۔ اسکو کہیں محفوظ کریں۔ اگر خدانخواستہ یہ ڈیٹا hack ہو جاتا ہے تو آپ کے پاس تو کچھ نہیں رہے گا۔ اس پر معاون صدر نے عرض کیا کہ اس وقت ہمارے پاس ڈیٹا کو backup کرنے کی سہولت میسر نہیں ہے۔ ہمارا مال کا سسٹم کافی پُرانا ہے، ہم نے اس کو اپ ڈیٹ کرنے کی کوشش کی تھی لیکن وقت نہیں ملا۔

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر ایک خادم نے عرض کیا کہ جماعت کا اپنا سسٹم ہے اور آن لائن نہیں ہے۔ وہ ہر ماہ ڈیٹا کا بیک اپ کرتے ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر جماعت اپنا ڈیٹا اس طرح سے بیک اپ کر رہی ہے اور اسکو محفوظ کر رہی ہے تو پھر آپ لوگ کیوں نہیں کر رہے؟ پہلے تو AIMS کا سارا ڈیٹا مرکز بھجوایا جاتا تھا لیکن اب سارا ڈیٹا تو نہیں بھجوایا جاتا لیکن بجٹ اور اخراجات وغیرہ کا ریکارڈ بھجوایا جاتا ہے۔ اس طرح سے وہ مرکز میں بھی محفوظ ہو رہا ہے۔ لیکن لوگوں کا ذاتی ڈیٹا یہاں ہی محفوظ ہونا چاہیے۔

☆بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مہتمم مال کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: اگر آپ امسال 35 فیصد کا اضافہ کر لیتے ہیں تو آپ کا ایک ملین کا ٹارگٹ پورا ہو جائے گا۔ جو لوگ زیادہ امیر نہیں ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اپنی آمد کے مطابق چندہ ادا نہیں کر سکتے تو آپ انہیں چھوٹ دے سکتے ہیں لیکن اسکا مطلب یہ نہیں کہ وہ لوگ جو صاحب حیثیت ہیں انہیں بھی چھوٹ دے دی جائے۔ صاحب حیثیت خدام کو چاہیے کہ وہ اپنی آمد کے مطابق چندہ کی ادائیگی کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کا کام ہے کہ خدام کو چندے کی اہمیت کے متعلق بتائیں۔ مہتمم تربیت کو چاہیے کہ وہ اس سلسلہ میں شعبہ مال کی مدد کرے۔ یو۔کے میں بھی بعض خدام تھے جنہوں نے کبھی چندہ کی ادائیگی نہیں کی۔ نہ صرف مجلس بلکہ جماعتی چندہ بھی ادا نہیں کرتے تھے۔ لیکن اجتماعات کے دوران discussion sessions اور سوال و جواب کی مجالس کے ذریعہ انہیں چندہ کی اہمیت کا احساس ہوا اور انہیں اپنے چندہ جات کے استعمال کے متعلق پتہ چلا تو کافی خدام نے از خود اپنی مجالس کے ناظمین مال کے ساتھ رابطہ کر کے چندہ کی ادائیگی کی اور انہوں نے یہ تسلیم کیا کہ ہم غلط تھے اور اب ہمیں احساس ہوا ہے کہ یہ چندہ کہاں استعمال ہو رہا ہے۔ پہلے وہ سمجھتے تھے کہ صرف جماعتی عہدیداروں کی پُر تکلف دعوتوں پر ہی یہ چندہ استعمال ہوتا ہے۔ انہیں پتہ ہی نہیں تھا کہ چندہ کہاں کہاں استعمال ہو رہا تھا۔ اس لیے اگر چندے کے استعمال کا انہیں پتہ لگ جائے تو وہ ادائیگی بھی کر دیتے ہیں۔ اس طرح اس سے نہ صرف خدام الاحمدیہ کے چندہ میں بہتری آئے گی بلکہ جماعتی چندہ جات میں بھی اضافہ ہوگا۔

☆مہتمم تبلیغ نے عرض کیا کہ جب مالی قربانی کے مسائل سامنے آتے ہیں تو کیا خدام الاحمدیہ کو چاہئے کہ وہ ایسے خدام کو پہلے جماعتی چندہ ادا کرنے کی طرف توجہ دلائیں اور پھر خدام الاحمدیہ کے چندہ کی طرف توجہ دلائی جائے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ انہیں جماعتی چندہ کی ادائیگی کی طرف بھی ضرور توجہ دلائیں لیکن اگر وہ کہتے ہیں کہ آپ فی الحال ہم سے صرف خدام الاحمدیہ کا چندہ ہی لے لیں تو آپ وہ چندہ لے لیا کریں۔ انہیں قریب لانے کیلئے اور انہیں مالی قربانی کا احساس دلانے کیلئے شروع میں وہ جس مد میں بھی چندہ دیں وہ لے لیا کریں۔ نومبائعین یا کمزور احمدی ہیں ان کیلئے بھی یہی طریقہ ہے کہ اگر وہ صرف تحریک جدید کا ہی چندہ ادا کرتے ہیں تو ٹھیک ہے۔ لیکن انہیں جماعتی چندہ کی اہمیت کا احساس ضرور دلائیں۔ ہاں اگر کوئی خادم اپنی آمدن کے مطابق مجلس خدام الاحمدیہ کا چندہ ادا کر رہا ہے تو پھر ایسے خدام کو بتائیں کہ ان کی پہلی ترجیح لازمی چندہ ہونی چاہیے۔ اس صورت میں مہتمم مال یا صدر مجلس فیصلہ کر سکتے ہیں کہ وہ چندہ لازمی چندہ کے طور پر قبول کرنا ہے یا پھر مجلس کے چندہ کے طور پر۔ بہر حال ایسے تمام خدام جو اپنی آمد کے مطابق خدام الاحمدیہ کا چندہ ادا کر رہے ہیں اور تمام قواعد و ضوابط پر عمل کر رہے ہیں تو انہیں کہیں کہ جماعتی چندہ ادا کریں۔

☆اسکے بعد مہتمم تبلیغ نے عرض کیا کہ ہمیں جماعتی پروگراموں کو کس حد تک follow کرنا چاہئے۔ اگر جماعتی طور پر کوئی تبلیغی پروگرام ہو رہے ہیں تو کیا ہمیں ان پروگراموں کو فالو کرنا چاہیے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ لوگوں کو اپنے پروگرام منعقد کرنے چاہئیں لیکن اگر کوئی جماعتی پروگرام ہو تو ذیلی تنظیموں کو چاہیے کہ وہ جماعتی پروگراموں میں بھی بھرپور تعاون کریں۔ ذیلی تنظیمیں بھی جماعت کا حصہ ہوتی ہیں۔ اس لیے جماعت اگر کوئی پروگرام بناتی ہے تو تعاون کرنا چاہئے اور ان پروگراموں میں بھرپور شرکت ہونی چاہئے۔ اسکے علاوہ آپ کا جو بھی سالانہ پلان ہے یا پروگرام ہیں ان کی صدر صاحب کی سفارش کے ساتھ مجھ سے منظوری لے لیں اور پھر ان پر عمل درآمد ہو۔ لیکن جہاں کہیں بھی جماعتی پروگرام اور ذیلی تنظیم کے پروگرام کا آپس میں clash ہو تو وہاں جماعتی پروگرام کو ترجیح ملنی چاہیے۔ خدام الاحمدیہ اور دیگر ذیلی تنظیمیں جماعتی پروگراموں میں معاون اور مددگار ہونی چاہئیں۔

☆مہتمم تعلیم نے عرض کیا کہ جماعتی طور پر ''طاہر اکیڈیمی'' میں بچوں کی تعلیمی کلاسز کا انعقاد ہوتا ہے اور ان کے امتحانات بھی ہوتے ہیں۔ تو کیا ہمیں اطفال الاحمدیہ کے علیحدہ پرچہ جات حل کروانے چاہئیں یا جو جماعتی طور پر امتحان ہوتا ہے وہی کافی ہوتا ہے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آجکل مختلف قسم کے نصاب اور پروگرام ہیں جیسے وقف نو کے مختلف پروگرام ہوتے ہیں، خدام الاحمدیہ کے الگ پروگرام ہوتے ہیں اور جماعت کے اپنے پروگرام ہوتے ہیں۔

قائد عمومی صاحب نے عرض کیا کہ تمام مجالس میں مختلف پروگراموں کا انعقاد ہوتا ہے اور اسکا ذکر مجالس کی رپورٹ میں ہوتا ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر تو جماعت 'طاہر اکیڈمی' کو چلا رہی ہے تو لجنہ اماء اللہ اور خدام الاحمدیہ کو چاہیے کہ وہ جماعت کے ساتھ تعاون کریں۔ لیکن اس اکیڈمی میں وقف نو کے نصاب کی طرز پر باقاعدہ ایک نصاب ہونا چاہئے۔ اس نصاب کیلئے اگر خدام الاحمدیہ یا لجنہ اماء اللہ بعض چیزیں تجویز کریں تو اُن کو بھی اس نصاب میں شامل کیا جا سکتا ہے۔ اب یو۔کے میں بھی اور بعض دیگر ملکوں میں بھی وقف نو نصاب کی طرز پر خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ اپنا تعلیمی و تربیتی نصاب تیار کرتی ہیں تاکہ واقفین نو کے ذہنوں میں یہ نہ آئے کہ وہ کوئی علیحدہ چیز ہیں یا وہ دوسرے بچوں سے زیادہ بہتر ہیں یا مختلف ہیں۔ اس کیلئے باقاعدہ ایک جامع اور موثر منصوبہ بنایا جا سکتا ہے۔ اگر جماعت اور ذیلی تنظیموں کے بیچ تعاون ہو تو اس قسم کے پروگرام بنانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر جماعتی سیکرٹری کے ساتھ کوئی مسئلہ ہو تو آپ امیر صاحب سے بات کر سکتے ہیں۔ ہم اسی صورت میں ترقی کر سکتے ہیں اور آگے بڑھ سکتے جب ہمارے پروگراموں میں ایک دوسرے کے ساتھ بھرپور تعاون ہو۔ اگر کوئی تعاون نہیں کرتا تو آپ صدر صاحب کی وساطت سے امیر صاحب تک رسائی کریں اور مسئلہ کا حل نکالیں۔ اگر پھر بھی مسئلہ کا حل نہیں نکلتا تو پھر مجھے لکھیں۔

☆ایک عاملہ ممبر نے عرض کیا کہ ہم سائقین کے نظام کا امریکہ میں صحیح طرح کس طرح اطلاق کر سکتے ہیں؟ اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر آپ سائقین کے نظام کا اطلاق کریں تو یہ بہت معاونت کرتا ہے۔ اگر آپ grass root level والا نظام اپنائیں تو آپ کو خدام الاحمدیہ کے پروگراموں میں ایک بہت بڑی تبدیلی نظر آئے گی۔ اطفال الاحمدیہ اور خدام الاحمدیہ کی حاضری میں بھی اضافہ ہوگا۔ جب میں خود اطفال الاحمدیہ میں تھا تو میں پہلے سائق بنا، اس کے بعد منتظم اطفال کا نائب اور اسکے بعد منتظم اطفال بنا۔ پھر زعیم مجلس کے طور پر کام کیا، پھر ربوہ میں ناظم عمومی کے طور پر کام کیا پھر نیشنل لیول پر مہتمم کے طور پر خدمت کی۔ بحیثیت ایک عام طفل کے میری ٹریننگ کا آغاز ہو گیا تھا۔ یہ نہیں کہ آپ نے نہ کبھی خدام الاحمدیہ کی کلاس میں حصہ لیا ہو اور نہ ہی کسی دوسرے تربیتی پروگرام میں حصہ لیا ہو اور ایک دن صدر مجلس خدام الاحمدیہ آپ کو بلا کر کہیں کہ آپ کو فلاں شعبہ کا مہتمم بنایا جا رہا ہے۔ جب تک آپ نے grass root level پر خود اپنی ٹریننگ نہ کی ہو اُس وقت تک آپ کو اس ٹریننگ کی افادیت کا پتہ نہیں چل سکتا۔ اس لیے اس ٹریننگ کا آغاز نہایت بنیادی سطح سے کریں۔

☆ایک عاملہ ممبر نے عرض کیا کہ مقامی مجالس میں ہر مہینہ ایک اجلاس عام ہوتا ہے۔ کیا ہمیں لوکل عاملہ کی بھی ایک ماہانہ میٹنگ کرنی چاہیے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب میں اپنے حلقہ کا زعیم تھا، ربوہ میں قائد نہیں ہوتے بلکہ زعماء ہوتے ہیں اور مہتمم مقامی کی عاملہ میں ناظمین ہوتے ہیں۔ اس لیے زعماء کی مہتمم مقامی کے ساتھ میٹنگز ہوتی تھیں اور اب بھی ہوتی ہیں۔ جہاں تک ممکن ہو اور حالات اجازت دیں میٹنگز کا انعقاد ہوتا ہے۔ ربوہ ایک چھوٹا سا شہر ہے جہاں 45 سے 50 ہزار احمدی آباد ہیں اور خدام الاحمدیہ کی تعداد بارہ، تیرہ ہزار ہوگی اور 70 مجالس ہیں اور ہر مجلس کا اپنا زعیم ہوتا ہے جس کی اپنی عاملہ ہوتی ہے اور ان کی عاملہ کی ہر ماہ میٹنگ ہوتی ہے۔ مہتمم مقامی زعماء کے ساتھ علیحدہ میٹنگ کرتا ہے اور ناظمین کے ساتھ علیحدہ میٹنگ کرتا ہے اور پھر ایک میٹنگ ساروں کی اکٹھی بھی ہوتی ہے۔ اس لیے grass root level کا جو قائد ہے یا جو زعیم ہے وہ مہینہ میں دو مرتبہ مہتمم مقامی کے ساتھ میٹنگ کرتا ہے۔ مجھے نہیں پتہ کہ اس وقت کیا صورتحال ہے لیکن جب میں بطور زعیم اور ناظم کے کام کر رہا تھا اُس وقت تو یہی طریق کار تھا۔ اس لیے ناظمین اور قائدین کو چاہیے کہ وہ مہینہ میں کم از کم ایک میٹنگ ضرور کیا کریں۔ اسی طرح مہتممین کو بھی چاہیے کہ وہ بھی مہینہ میں ایک میٹنگ ضرور کیا کریں۔

کلامُ الامام

تم لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسے از خود رفتہ اور محو ہو جاؤ کہ
بس اسی کے ہو جاؤ اور جیسے زبان سے اس کا اقرار کرتے ہو عمل سے بھی کر کے دکھاؤ
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دعا: ناصر احمد ایم۔بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم۔اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

کلامُ الامام

جب تم ایک وجود کی طرح ہو جاؤ گے، اس وقت کہہ سکیں گے
کہ اب تم نے اپنے نفسوں کا تزکیہ کر لیا
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دعا: قریشی محمد عبد اللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر صدر مجلس نے عرض کیا کہ عاملہ کی کانفرنس کال کے ذریعہ ہر ماہ ایک میٹنگ ہوتی ہے جبکہ تین ماہ میں ایک میٹنگ ایسی ہوتی ہے جہاں سارے مہتممین حاضر ہوتے ہیں۔ مقامی سطح پر بھی مقامی عاملہ کی میٹنگ ہر مہینہ ہوتی ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بہرحال ہر تین ماہ بعد کسی ایک جگہ پر میٹنگ ہو جس میں تمام عاملہ کے ممبران، نائب صدران اور معاون صدران حاضر ہوں۔

☆ایک خادم نے عرض کیا کہ خدام میں جماعتی علم کم ہے جس کی وجہ سے وہ تبلیغ نہیں کر سکتے۔ خدام کو سکھانے کا بہترین حل کیا ہے جس سے وہ تبلیغ کر سکیں؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: انٹرنیٹ پر خلفاء کی سوال و جواب کی مجالس بڑی تعداد میں مل جاتی ہیں۔ اسی طرح بعض مربیان اور جماعتی سکالرز کی سوال و جواب کی مجالس بھی انٹرنیٹ پر میسر ہیں۔ پھر یہاں امریکہ میں ہمارے مربیان بھی اس حوالہ سے کافی کام کر رہے ہیں اور باقاعدگی کے ساتھ سوال و جواب کی مجالس کا انعقاد ہوتا ہے اور ان کے بڑے اچھے نتائج ظاہر ہو رہے ہیں۔ اس لیے آپ اپنے خدام میں ان مجالس کے ذریعہ علم میں اضافہ کرنے کی روح پیدا کریں۔ سیکرٹری تبلیغ اور سیکرٹری تربیت کو بھی اس حوالہ سے پروگرام کرنے چاہئیں۔ آپ لوگ اپنے iPads اور فونز کے ساتھ ہمیشہ کھیلتے رہتے ہیں اور ان پر دنیاوی چیزیں دیکھتے رہتے ہیں۔ آپ اس کام کیلئے بھی کچھ نہ کچھ وقت مقرر کر سکتے ہیں۔ ایک دن میں کُل 24 گھنٹے ہوتے ہیں۔ اس میں سے چھ گھنٹے آپ سوتے ہیں اور باقی آپ کے پاس 18 گھنٹے بچتے ہیں۔ یونیورسٹی، کالجز اور نوکریوں وغیرہ کا وقت نکال کر آپ کے پاس پھر بھی 2 سے 3 گھنٹے بچ جاتے ہیں جو آپ بالعموم انٹرنیٹ اور ٹی وی پروگراموں میں ضائع کر دیتے ہیں۔ آپ کو عصرِ حاضر کے مسائل کا بھی علم ہونا چاہیے اور ٹی وی بھی کسی حد دیکھ لینا چاہیے، ملک کے سیاسی حالات کی بھی خبر ہونی چاہیے لیکن ان سب چیزوں کے علاوہ ایک خاص وقت مقرر کریں جس میں اپنے مذہب کے بارے میں سیکھیں۔ آپ لوگوں کو خدام کے اندر اس حوالہ سے شوق پیدا کرنا پڑے گا۔ مواد تو پہلے ہی موجود ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر آپ سمجھتے ہیں کہ بعض ایسے سوالات ہیں جن کے جوابات انٹرنیٹ پر موجود نہیں ہیں تو پھر اپنے مربیان سے پوچھیں، وہ جوابات دے دیں گے۔ بعض متنازع قسم کے سوالات ہوتے ہیں جن کے بارہ میں مربیان کی بھی مختلف رائے ہوتی ہے تو ایسے سوالات مجھے لکھ دیا کریں۔ میں جواب دے دوں گا۔ پھر ہمارے سکالرز سوالوں کے جامع اور تفصیلی جوابات دے سکتے ہیں جنہیں آپ سوشل میڈیا کے ذریعہ انٹرنیٹ پر بھی ڈال سکتے ہیں تا کہ سارے خدام اس سے فائدہ اُٹھالیں۔

☆مہتمم امورِ طلبہ نے عرض کیا کہ میرا سوال تعلیمی و مذہبی مباحثوں کے حوالہ سے ہے۔ کیا ہمیں یونیورسٹی وغیرہ میں ایسی debates کا اہتمام کرنا چاہیے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ یونیورسٹیز میں سیمینارز منعقد کر سکتے ہیں۔ دو قسم کے سیمینار ہوتے ہیں۔ ایک تو تعلیمی مضامین کے حوالہ سے ہوتے ہیں اور دوسرے عصرِ حاضر کے بعض مسائل کے حوالہ سے ہوتے ہیں۔ بعض مذہبی عناوین کا بھی انتخاب کیا جاسکتا ہے۔ یو کے اور جرمنی وغیرہ میں جہاں AMSA (احمدیہ مسلم سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن) فعال ہے وہاں یونیورسٹیوں میں سیمینارز کا انعقاد ہوتا ہے۔ بعض اوقات debates کا بھی انعقاد ہوتا ہے۔ مذہبی علوم کا جو بھی شعبہ ہوتا ہے وہ یونیورسٹی کے ہالوں یا auditoriums میں ان سیمینارز کو منعقد کرنے کی اجازت دے دیتا ہے اور باہر کے لوگوں کو بھی ان میں مدعو کیا جاسکتا ہے۔ اپنے حالات کے مطابق آپ خود دیکھ سکتے ہیں کہ کیا طریق کار اختیار کرنا ہے۔ عصرِ حاضر کے مسائل ہیں، مذہبی علم ہے یا سائنس کی ریسرچ پر مبنی بعض تعلیمی عناوین ہیں جن پر یہ سیمینار منعقد کیے جاسکتے ہیں۔ اس طرح آپ دوسرے طلباء کو بھی اپنے قریب لا سکتے ہیں۔ زیادہ تر طلباء academic سے تعلق رکھنے والے عناوین میں دلچسپی کا اظہار کرتے ہیں۔ تو جب یہ طلباء آپ کے قریب آ جائیں تو پھر آپ مذہبی موضوع پر بھی سیمینار کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر مشہور موضوع ”ہستی باری تعالیٰ“ ہے۔ پھر ”مذہب کی ضرورت“، ”مذہب کی سچائی“ اور اس طرح اور کئی موضوع ہیں جن پر یہ سیمینار منعقد کیے جاسکتے ہیں۔ اس وقت میں سارے عناوین تو نہیں بتا سکتا لیکن کافی موضوع ہیں جن پر سیمینار رکھ سکتے ہیں۔ آپ خود بھی اس حوالہ سے سوچیں تو کافی موضوع سامنے آجائیں گے۔

☆ایک خادم نے عرض کیا کہ ہم نے سوال و جواب پر مشتمل ایک کتاب شائع کی ہے جو خدام میں تقسیم کی گئی ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا آپ نے تربیتی حوالہ سے بھی میرے اقتباسات یا خطبات کو اکٹھا کر کے کوئی کتاب تیار کی ہے؟ اس حوالہ سے دو کتب ہیں۔ ایک کا تو انگریزی ترجمہ ہو چکا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک کتاب ”سوشل میڈیا کے بداثرات اور ان سے کیسے بچا جاسکتا ہے“ کے حوالہ سے ہے۔ کتاب کا ٹائٹل تو مجھے یاد نہیں لیکن سوشل میڈیا کے بداثرات کے حوالہ سے ہے۔ یہ 250 صفحات کی کتاب ہے۔ اسکا انگریزی میں ترجمہ ہو رہا ہے۔ جب یہ تیار ہو جائے تو آپ یہ کتاب بھی خدام میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس وقت جماعت کے دو بڑے مسائل ہیں۔ ایک مسئلہ جو کہ ہماری نوجوان نسل کو تباہ کر رہا ہے وہ سوشل میڈیا کا استعمال ہے اور دوسرا ازدواجی مسائل کا مسئلہ ہے۔ ہماری جماعت میں شادی کے مسائل میں اضافہ ہو رہا ہے۔ دوسری کتاب کا موضوع ”عائلی مسائل ان کا حل“ ہے۔ اسکا ترجمہ ہو چکا ہے۔ میرا خیال ہے لجنہ اماء اللہ یو.کے نے شائع کی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لجنہ ہر جگہ خدام الاحمدیہ کی نسبت زیادہ فعال ہوتی ہیں۔ میں ہر جگہ یہ کہتا ہوں لیکن خدام پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ بلکہ مجھے یہ کہنا چاہیے کہ یہ سن کر خدام کو شرم نہیں آتی۔

☆ایک خادم نے عرض کیا کہ لجنہ کے حوالہ سے میں نے دیکھا ہے کہ وہ بہت زیادہ Organised ہوتی ہیں۔ ہر کام کی تفصیلی پلاننگ کرتی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اصل بات آپ کی ترجیحات کی ہے۔ اگر آپ مذہب کو دنیا پر ترجیح دیں گے تو آپ بہتر طور پر کام کر پائیں گے۔ آپ خدام الاحمدیہ کے عہد میں دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا وعدہ کرتے ہیں۔ اس لیے اگر آپ اپنے دین کو دوسری چیزوں پر فوقیت نہیں دیں گے تو آپ دینی کاموں کو بجالانے میں کس طرح organised ہو سکتے ہیں۔ اگر لجنہ زیادہ Organised ہیں تو مجھے بتانے کی بجائے آپ کو افسوس کا اظہار کرنا چاہیے کہ آپ لوگ Organised کیوں نہیں ہیں۔ اس لیے آج وعدہ کریں کہ آپ آئندہ سے لجنہ کی نسبت زیادہ organised ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب شادی بیاہ کے مسائل کے حوالہ سے میری کتاب چھپی تھی تو خدام الاحمدیہ نے اس کا انگریزی میں ترجمہ کرنے کی اجازت طلب کی تھی۔ میں نے انہیں اجازت دے دی لیکن ایک ہفتہ بعد مجھے پتہ چلا کہ لجنہ آدھی کتاب کا ترجمہ مکمل بھی کر چکی ہے۔ ہر جگہ یہی حال ہے۔ لیکن یو.کے میں کم از کم خدام الاحمدیہ نے اب کوئی نہ کوئی قدم اُٹھانے شروع کر دیے ہیں لیکن یہاں آپ لوگ سوچتے ہی رہتے ہیں کہ ہم کوئی قدم اُٹھائیں لیکن عملی طور پر کبھی قدم نہیں اُٹھاتے۔

☆ایک عاملہ ممبر نے عرض کیا کہ ہیومینیٹی فرسٹ کے حوالہ سے جو اپیل کی جاتی ہے اس کے متعلق میرا سوال ہے۔ انہوں نے یونیورسٹی میں AMSA کی طرز پر آرگنائزیشنز بنائی ہوئی ہیں جس میں غیر احمدی لڑکے اور لڑکیاں سب شامل ہوتے ہیں۔ ہم ان لوگوں کو اپنے پردہ کے معیار کے مطابق نہیں لا سکتے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جماعتی پلیٹ فارمز پر ہیومینیٹی فرسٹ کی اپیل نہیں ہونی چاہیے۔ باقی ہیومینیٹی فرسٹ ایک چیریٹی کی تنظیم ہے۔ ہم انہیں اس طرح کرنے سے منع نہیں کر سکتے۔ رسولِ کریم ﷺ بھی دعویٰ نبوت سے قبل ایک تنظیم کا حصہ تھے جو غرباء کی مدد کرتی تھی اور اس تنظیم کا نام ’حِلف الفضول‘ رکھا گیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ گو کہ اب میں خدا تعالیٰ کا نبی ہوں لیکن اگر غیر مسلم کوئی اس قسم کی تنظیم بناتے ہیں جس کے ذریعہ غرباء کی مدد کی جائے تو میں بڑی خوشی سے ایسی تنظیم کا حصہ بن جاؤں گا۔ حالانکہ ان غیر مسلموں کے تقویٰ اور نیکی کے معیار اتنے بلند نہیں تھے لیکن اسکے باوجود رسولِ کریم ﷺ اس قسم کے گروپ کا حصہ بننے کیلئے تیار تھے۔

☆مہتمم صنعت و تجارت نے سوال کیا کہ ہم بڑی کامیابی سے webinars کا انعقاد کر رہے ہیں۔ کیا ہم ان webinars میں مربیان کو بھی معاشرتی مسائل پر گفتگو کرنے کیلئے مدعو کر سکتے ہیں؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کے شعبہ کا تعلق مذہبی مسائل سے نہیں ہے۔ اس قسم کے سیمینار مہتمم تربیت کی طرف سے منعقد کیے جانے چاہئیں نہ کہ صنعت و تجارت کی طرف سے۔ مربیان تو آپ کو یہی بتا سکتے ہیں کہ کم سے کم آمدن میں کس طرح گزارا کیا جاسکتا ہے اور کس طرح طمانیت حاصل کی جاسکتی ہے؟ اس سے زیادہ تو وہ آپ کو کچھ نہیں بتا سکیں گے۔

☆ایک عاملہ ممبر نے عرض کیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ چھ گھنٹے کی نیند کافی ہوتی ہے۔ لیکن بعض طلباء کہتے ہیں کہ آٹھ گھنٹے کی نیند ہونی چاہیے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ تو آپ پر منحصر ہے۔ بعض لوگ پانچ گھنٹے کی نیند کے بعد بھی تازہ ہو جاتے ہیں۔ لیکن چھ گھنٹے کافی ہے۔ چند سال پہلے میں نے کہیں پڑھا تھا کہ بعض رشین طالبعلم روزانہ اوسطاً 14 گھنٹے پڑھتے ہیں۔ اگر تو آپ کو محنت کی عادت ہے تو آپ کم از کم 12 گھنٹے پڑھ سکتے ہیں۔ اگر پڑھائی نہیں بھی کر رہے تو جماعتی کاموں میں یہ وقت دیں۔ اگر آپ روزانہ 12 گھنٹے کام کریں تو اس کے باوجود بھی آسانی سے چھ گھنٹے کی نیند پوری کر سکتے ہیں۔

کلامُ الامام

اپنے بھائیوں سے کسی قسم کا بھی بغض، حسد اور کینہ نہیں رکھنا چاہئے

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شہبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل و ضلع کولگام (جموں کشمیر)

کلامُ الامام

دوسروں کی غیبت کرنے سے بالکل الگ ہونا چاہئے

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالبِ دُعا: الہ دین فیملیز اور بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

☆اس کے بعد معاون صدر صاحب نے quranfacts.com کی ویب سائٹ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو دکھائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر معاون صدر صاحب نے عرض کیا کہ اس ویب سائٹ کے مواد کیلئے زیادہ تر مربیان سے مدد لی گئی ہے۔

☆ایک عاملہ ممبر نے سوشل میڈیا اور فیس بک پر تبلیغ کرنے کے حوالہ سے رہنمائی طلب کی۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ٹرمپ کی وجہ سے Twitter زیادہ مقبول ہے۔ میرے خیال میں Twitter پر زیادہ اچھا رسپانس ملتا ہے اسی لئے شاید ٹرمپ اسے استعمال کرتا ہے۔

☆ایک عاملہ کے ممبر نے عرض کیا کہ میں نے سنا ہے کہ یونیورسٹیوں وغیرہ میں دوسرے مذہب کے سکالرز وغیرہ سے debte نہیں کرنی چاہئیں؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں نے تو ایسا نہیں کہا۔ آپ لوگوں کو مذہبی مباحثوں سے بھاگنا نہیں چاہیے لیکن مباحثہ شروع ہونے سے پہلے بعض شرائط ہونی چاہئیں کہ کوئی دوسرے مذہب کے رہنما کو گالی نہیں دے گا۔ دوسروں کو چاہیے کہ وہ اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کریں۔ اس کی مثال ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے ملتی ہے۔ اُس وقت ایک مباحثہ ہوا جس کی بنیادی شرط تھی کہ مباحثہ میں حصہ لینے والا کوئی بھی دوسرے مذہب کی برائی نہیں کرے گا بلکہ صرف اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کریں گے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اسی مباحثہ کیلئے "اسلامی اصول کی فلاسفی" تحریر فرمائی تھی۔ آپ بھی اس قسم کے مباحثوں میں حصہ لے سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اختلافی موضوعات پر مباحثے نہ کریں۔ آپ لوگ تو اپنے جذبات پر قابو پا لیتے ہیں لیکن دوسروں کے جذبات پر آپ کا کوئی اختیار نہیں ہوتا۔ شروع میں تو وہ وعدہ کرتے ہیں کہ وہ غصہ نہیں کریں گے اور بد کلامی نہیں کریں گے لیکن کچھ ہی دیر بعد وہ شدید غصہ میں آجاتے ہیں اور پھر جو بھی ان کے منہ میں آتا ہے بول دیتے ہیں۔ اور بعض اوقات نہایت غلیظ زبان استعمال کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

☆ایک ریجنل قائد نے عرض کیا کہ جو خدام active نہیں ہیں اُن کے ساتھ رابطہ کرنے کے حوالہ سے کس قسم کی approach ہونی چاہیے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں پہلے بھی اس موضوع پر کئی مرتبہ بات کر چکا ہوں۔ اسکا سب سے بہتر طریقہ یہی ہے کہ عہدیداران کا ایسے لوگوں کے ساتھ ذاتی رابطہ ہونا چاہئے۔ آپ کو ایک ایسی ٹیم بنانی چاہیئے جنکے ایمان مضبوط ہوں اور وہ ایسے لوگوں کے ساتھ دوستیاں لگائیں اور انہیں جماعت کے قریب کرنے کی کوشش کریں۔ سب سے بہتر طریق ذاتی رابطہ ہے اور اس کیلئے آپ کو شریف النفس اور اچھے اخلاق کے مالک خدام کی ایک ٹیم بنانا پڑے گی جن کی عمریں 20 سے 30 کے درمیان ہو۔ یا مختلف عمروں کے حساب سے بھی گروپ بنا سکتے ہیں کیونکہ اس قسم کے مسائل ہر عمر کے لوگوں میں نظر آرہے ہیں۔ اس لیے جو خدام فعال نہیں ہیں ان کے ہم عمر خدام کو ٹیم میں رکھیں۔ لیکن جن کو آپ ٹیم میں رکھتے ہیں وہ خود مضبوط احمدی ہونے چاہئیں اور ان کے اپنے ایمان مضبوط ہونے چاہئیں اور انہیں مذہب کا بھی علم ہونا چاہیے۔

مجلس خدام الاحمدیہ کی یہ میٹنگ 3 بجکر 45 منٹ پر ختم ہوئی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الرحمٰن تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ (باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

اعلان برائے اسامی ڈرائیور (صدر انجمن احمدیہ قادیان)

صدر انجمن احمدیہ قادیان میں ڈرائیور کی اسامی پُر کی جانی مقصود ہے۔ جو دوست بطور ڈرائیور خدمت کرنے کے خواہش مند ہوں وہ اپنی درخواستیں دو ماہ کے اندر نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ میں بھجوا سکتے ہیں۔ شرائط درج ذیل ہیں:

(1) امیدوار کے پاس ڈرائیونگ لائسنس اور ڈرائیونگ کا تجربہ ہونا ضروری ہے۔ (2) امیدوار کیلئے تعلیم کی کوئی شرط نہیں ہے۔ (3) امیدوار کو برتھ سرٹیفکیٹ پیش کرنا ضروری ہوگا۔ (4) وہی امیدوار ڈرائیور کی خدمت کیلئے لئے جائیں گے جو انٹرویو بورڈ تقرر کارکنان میں کامیاب ہوں گے۔ (5) وہی ڈرائیور خدمت کیلئے لئے جائیں گے جو نور ہسپتال قادیان سے میڈیکل فٹنس سرٹیفکیٹ کے مطابق صحتمند اور تندرست ہوں گے۔ (6) امیدوار ڈرائیور کو درجہ دوم کے برابر الاونس و دیگر سہولیات دی جائیں گی۔ (7) امیدوار کے اخراجات سفر خرچ قادیان آمد و رفت اپنے ہوں گے۔ (8) اگر امیدوار کی سلیکشن ہوتی ہے تو قادیان میں اپنی رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا۔

نوٹ: مجوزہ درخواست فارم نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان سے حاصل کریں۔ درخواست فارم حسب طریق پُر کر کے آنے پر اس کے مطابق کارروائی ہوگی۔

اعلان برائے درجہ چہارم (صدر انجمن احمدیہ قادیان)

صدر انجمن احمدیہ قادیان میں درجہ چہارم کی آسامیاں پُر کی جانی مقصود ہیں۔ جو دوست خدمت کے خواہش مند ہوں وہ درج ذیل شرائط کے مطابق درخواست دے سکتے ہیں۔

(1) امیدوار کیلئے تعلیم کی کوئی شرط نہیں۔ (2) امیدوار کی عمر 25 سال سے کم ہونی ضروری ہے۔ برتھ سرٹیفکیٹ پیش کرنا ضروری ہوگا۔ (3) وہی امیدوار خدمت کیلئے لئے جائیں گے جو مرکزی کمیٹی برائے بھرتی کارکنان کے انٹرویو میں کامیاب ہوں گے۔ (4) وہی امیدوار خدمت کیلئے لئے جائیں گے جو نور ہسپتال قادیان کے میڈیکل بورڈ کی رپورٹ کے مطابق صحتمند اور تندرست ہوں گے۔ (6) امیدوار کے اخراجات سفر خرچ قادیان آمد و رفت اپنے ہوں گے۔ (6) اگر کسی امیدوار کی آسامی میں سلیکشن ہوتی ہے اس صورت میں اس کو قادیان میں اپنی رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا۔ (7) مجوزہ درخواست فارم نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ سے منگوالیں۔ اس اعلان کے دو ماہ کے اندر جو درخواستیں آئیں گی ان پر غور ہوگا۔

(ناظر دیوان قادیان)

مزید معلومات کیلئے رابطہ کر سکتے ہیں: نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان
E-mail: nazaratdiwanqdn@gmail.com
دفتر: 01872-501130

حدیث نبوی ﷺ

جو شخص صدق نیت سے شہادت کی تمنا کرے اللہ تعالیٰ اُسے
شہداء کے زُمرہ میں شامل کرے گا خواہ اس کی وفات بستر پر ہی کیوں نہ ہو
(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ)

طالب دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

حدیث نبوی ﷺ

کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر کھڑے ہو کر ممکن نہ ہو تو
بیٹھ کر اور اگر بیٹھ کر بھی ممکن نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر ہی سہی
(صحیح بخاری، کتاب الجمعۃ)

طالب دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

کلامُ الامام

جو شخص اپنے بھائیوں سے صاف صاف معاملہ نہیں کرتا
وہ خدا تعالیٰ کے حقوق بھی ادا نہیں کر سکتا
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دعا: نور عالم، جماعت احمدیہ جے گاؤں، بنگال

کلامُ الامام

جب تک تمہارا آپس میں معاملہ صاف نہیں ہوگا
اس وقت تک خدا تعالیٰ سے بھی معاملہ صاف نہیں ہوسکتا
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دعا: مصدق احمد، امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

برانچ
دانش منزل (قادیان)
دُگل کالونی (کھانپور، دہلی)

طالب دعا
آصف ندیم
جماعت احمدیہ دہلی

GSTIN: 07AFDPN2021G1ZY
Proprietor: Asif Nadeem
Mob: +919650911805
+919821115805
Email: info@easysteps.co.in

Manufacturer & Supplier of All Type of Women's and Kid's Footwear
مستورات اور بچوں کے ہر قسم کے فٹ ویرز کے لیے رابطہ کریں
Address: Duggal Colony, Khanpur, New Delhi - 62
Address: Danish Manzil, Near Gurdwara, Qadian, Punjab

PHLOX
All for dreams
PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS
OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK
SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE
AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 12 جنوری 2019ء بروز ہفتہ 11 بجے صبح مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

(1) مکرمہ شریفاں بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب مرحوم (ارلزفیلڈ، یو.کے)

6 جنوری 2019ء کو طویل علالت کے بعد 82 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ اپنے بہن بھائیوں میں سے اکیلی احمدی تھیں۔ سلسلہ کے ساتھ اخلاص ووفا کا گہرا تعلق تھا۔ چندہ جات میں باقاعدہ تھیں اور اللہ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم ناصر احمد صاحب بھلی (مربی سلسلہ) نظارت اصلاح وارشاد رشتہ ناطہ ربوہ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(2) مکرمہ تسنیم شیخ صاحبہ

بنت مکرم چوہدری محمود احمد صاحب (راولپنڈی)

12 نومبر 2018ء کو ان کے شوہر نے انہیں ظالمانہ طور پر قتل کر دیا تھا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کی عمر 63 سال تھی۔ 20 سال جماعت باٹھم کی سرگرم رکن رہیں۔ ان کے پہلے مرحوم شوہر مکرم امجد شیخ صاحب لمبا عرصہ سیکرٹری مال کی حیثیت سے کام کرتے رہے اور مرحومہ ان کی نظر کی کمزوری کی وجہ سے تمام پیپر ورک کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ نے اپنا گھر جماعتی میٹنگز کیلئے وقف کیا ہوا تھا۔ چندہ جات اور مالی تحریکات میں دل کھول کر حصہ لیا کرتی تھیں۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، دعا گو، رحم دل، صابرہ وشاکرہ، غریبوں کی ہمدرد ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں دو بہنیں اور دو بھائی یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم عبادہ بربوش صاحب (ایڈیٹر عربی مجلہ التقویٰ) کی نسبتی بہن تھیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ

اہلیہ مکرم محمد ادریس صاحب (گجرات)

16 دسمبر 2018ء کو راولپنڈی میں 61 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ محترم یعقوب امجد صاحب (آف کھاریاں، واقف زندگی، سابق استاد جامعہ احمدیہ ومترجم قرآن کریم پنجابی) کی بہو تھیں۔ کئی سال بیمار رہیں اور بڑے صبر اور ہمت سے وقت گزارا۔ بہت مخلص اور فدائی خاتون تھیں۔ خلافت سے بے انتہا محبت کا تعلق تھا۔ بچپن سے ہی جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ تربیتی کاموں اور سپورٹس کا بہت شوق تھا۔ اپنی والدہ کے ساتھ مل کر بچوں کو قرآن کریم پڑھاتی رہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(2) مکرمہ زینت پروین صاحبہ

اہلیہ مکرم مسعود احمد ثاقب صاحب (شاہدرہ، لاہور)

23 دسمبر 2018ء کو قادیان گئی تھیں لیکن وہاں اچانک طبیعت خراب ہونے پر 26 دسمبر کو نور ہسپتال قادیان میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ محترم حکیم غلام حسن صاحب (کارکن خلافت لائبریری) کی بہو تھیں۔ والدین کی وفات کے بعد بڑی بہن ہونے کے ناطے تمام بہن بھائیوں کو ایک ساتھ جوڑ کر رکھا اور انہیں والدین کی کمی محسوس نہیں ہونے دی۔ اپنے بچوں کی تربیت بہت اچھے رنگ میں کی۔ انتہائی شفیق، ملنسار، ہمسایوں اور ضرورت مندوں کا خیال رکھنے والی بہت مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے بہت محبت اور پیار کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(3) مکرمہ صدیقہ بشیر صاحبہ

اہلیہ مکرم بشیر الدین احمد خاکی صاحب (ٹوکیو)

21 دسمبر 2018ء کو 86 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ 6 سال سے اپنے بیٹے مکرم ناصر بشیر صاحب کے پاس ٹوکیو میں مقیم تھیں۔ بہت متوکل علی اللہ، دعا گو، نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ گہرا تعلق رکھنے والی فدائی خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب (فضل عمر ہسپتال ربوہ) کی خوش دامن تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور انکی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔ ☆☆

خطبہ نکاح

فرمودہ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت امیر الومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 12 مارچ 2017ء بروز اتوار مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت مَیں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔

پہلا نکاح عزیزہ رابیل احمد بنت مکرم فیاض احمد صاحب (ہیز، یو.کے) کا ہے جو عزیزم لبیب احمد قمر ابن نصیر احمد قمر صاحب کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ حضور انور نے فریقین کے مابین ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ ندا وقار بنت مکرم وقار احمد خان صاحب (سرگودھا، پاکستان) کا ہے جو عزیزم ندیم احمد طاہر (واقف نو) ابن مکرم وسیم احمد ظفر صاحب مبلغ سلسلہ برازیل کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

لڑکی کے والد صاحب سے ایجاب وقبول کروانے کے بعد لڑکے سے ایجاب وقبول کے دوران حضور انور نے حق مہر کی رقم جو دفتر کی غلطی سے برازیلین ریال کی بجائے پاؤنڈز میں لکھی گئی تھی، کو درست کرواتے ہوئے فرمایا: دس ہزار پاؤنڈ نہیں تھا، دس ہزار برازیلین ریال ہے۔ یہ نہ ہو کہ آپ بعد میں پاؤنڈوں کی بات کرنے لگ جائیں۔ اسکے بعد حضور انور نے دولہے سے دس ہزار برازیلین ریال حق مہر پر ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ کنول احمد کا ہے جو مبارک احمد جاوید صاحب کی بیٹی ہیں اور یہ نکاح عزیزم ظافر احمد رضا (واقف نو) جو نعیم احمد رضا صاحب لندن کے بیٹے ہیں کے ساتھ تیرہ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ حضور انور نے فریقین کے مابین ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ فوزیہ مرزا کا ہے جو مکرم عبد المنان مرزا صاحب مرحوم کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم فخر احمد ابن مکرم مظفر اقبال چیمہ صاحب قادیان کے ساتھ بارہ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ دولہن کے وکیل نصر اللہ خان صاحب ہیں۔ فریقین کے درمیان ایجاب وقبول کروانے کے بعد حضور انور نے فرمایا:

دعا کرلیں کہ اللہ تعالیٰ یہ تمام نکاح ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور آئندہ انکی نسلیں بھی نیک اور صالح پیدا ہو۔ جماعت کی خدمت گار ہوں۔ اکثر ان میں سے واقف نو ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بھی توفیق دے کہ جماعت کی خدمت کرنے والے ہوں۔

اسکے بعد حضور انور نے ان رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی اور ان تمام نکاحوں کے فریقین کو شرف مصافحہ عطا فرمایا۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی.ایس.لندن

......☆......☆......☆......

کام جو کرتے ہیں تری رہ میں پاتے ہیں جزا ☆ مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف وکرم ہے بار بار (المسیح الموعودؑ)

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

WATCH SALES & SERVICE
LCD LED SMART TV
VCD & CD PLAYER
EXPORT AND IMPORT GOODS
AND ALL KIND OF ELECTRONICS
AVAILABLE HERE

Prop. NASIR SHAH Contact.03592-226107,281920, +91-7908149128
NEAR LAAL BAZAR, AHMADIYYA MUSLIM MISSION GANGTOK SIKKIM

’’میرے پیارے دوستو! مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے خدائے تعالیٰ نے سچا جوش آپ لوگوں کی ہمدردی کیلئے بخشا ہے اور ایک سچی معرفت آپ صاحبوں کی زیادت ایمان وعرفان کیلئے مجھے عطا کی گئی ہے۔ اس معرفت کی آپ کو اور آپ کی ذرّیت کو نہایت ضرورت ہے۔ سو میں اس لئے مستعد کھڑا ہوں کہ آپ لوگ اپنے اموالِ طیّبہ سے اپنی دینی مہمّات کیلئے مدد دیں اور ہر یک شخص جہاں تک خدائے تعالیٰ نے اس کو وسعت وطاقت ومَقدرَت دی ہے اس راہ میں دریغ نہ کرے اور اللہ اور رسولؐ سے اپنے اموال کو مقدّم نہ سمجھے اور پھر میں جہاں تک میرے امکان میں ہے تالیفات کے ذریعہ سے اُن علوم اور برکات کو ایشیا اور یورپ کے ملکوں میں پھیلاؤں جو خدا تعالیٰ کی پاک روح نے مجھے دی ہیں۔‘‘

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 516)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالبِ دعا:

SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY

Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

وصـــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر9651: مَیں علیم احمد گنائی ولد مکرم منظور احمد گنائی صاحب،قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 16 سال تاریخ بیعت 2010، ساکن محلّہ حویلی (نگر بھدرواہ) تحصیل ڈوڈہ صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16رنومبر 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: طاہر احمد نائک العبد: علیم احمد گنائی گواہ: سلطان احمد ظفر

مسل نمبر9652: مَیں مکینہ بدر زوجہ مکرم طاہر احمد نائک صاحب،قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال پیدائشی احمدی، ساکن آسنور ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16رنومبر 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: ہار ایک عدد، 3 انگوٹھیاں، 2 کڑے، 2 بالیاں (تمام زیورات 22 کیریٹ) زیور نقرئی: 1 انگوٹھی، حق مہر -/75,000 روپئے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سلطان احمد ظفر الامۃ: مکینہ بدر گواہ: شبیر احمد بھٹی

مسل نمبر9653: مَیں عطیہ باسط زوجہ مکرم باسط رشید گنائی صاحب،قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 32 سال پیدائشی احمدی، ساکن محلّہ کھکھل (نگر بھدرواہ) ضلع ڈوڈہ صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16رنومبر 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: 2 بالیاں 8.350 گرام، 2 ہار 107.310 گرام، ایک سیٹ ہار 33.380 گرام، ناک کی پھول 2 عدد، برسلیٹ 2.430 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) زیور نقرئی: پازیب 1 جوڑی۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔
گواہ: سلطان احمد ظفر الامۃ: عطیہ باسط گواہ: طاہر احمد نائک

مسل نمبر9654: مَیں فیضان احمد خان ولد مکرم فاروق احمد خان صاحب،قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 17 سال پیدائشی احمدی، ساکن بھدرواہ ضلع ڈودہ صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16رنومبر 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: محمد شبیر مبشر انسپکٹر بیت المال العبد: فیضان احمد خان گواہ: سلطان احمد ظفر

مسل نمبر9655: مَیں عامر سہیل خان ولد مکرم ناصر احمد خان صاحب،قوم احمدی مسلمان بے روزگار عمر 34 سال پیدائشی احمدی، ساکن اندورہ تحصیل شانگس ضلع اننت ناگ صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10ردسمبر 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1800 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: مبارک احمد ڈار مبلغ سلسلہ العبد: عامر سہیل خان گواہ: راجہ منظور احمد خان

مسل نمبر9656: مَیں شیخ ابراہیم ولد مکرم شیخ کریم صاحب،قوم احمدی مسلمان پیشہ ڈرائیور عمر 35 سال تاریخ بیعت 1998، ساکن جنکلہ پالم ضلع کرشنا صوبہ آندھرا پردیس، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6رفروری 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ایک آٹو (قیمت تقریباً 1 لاکھ روپئے) میرا گزارہ آمد از ڈرائیونگ ماہوار -/3000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد خالد انسپکٹر العبد: شیخ ابراہیم گواہ: ولی احمد

مسل نمبر9657: مَیں ڈی.بشریٰ بیگم زوجہ مکرم ولی احمد صاحب معلم سلسلہ،قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال پیدائشی احمدی، ساکن جنکلہ پالم ضلع کرشنا صوبہ آندھرا پردیس، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6رفروری 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی 1 جوڑی کان کی بالی 4.5 گرام 22 کیریٹ، زیور نقرئی 20 تولہ زیورات کی صورت میں، پازیب 5 تولہ۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد خالد انسپکٹر الامۃ: ڈی.بشریٰ بیگم گواہ: محمد حسین

مسل نمبر 9658: مَیں قاسم بی زوجہ مکرم شیخ کریم صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 63 سال تاریخ بیعت 1998، ساکن جنکلہ پالم ضلع کرشنا صوبہ آندھرا پردیس، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6رفروری 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی 1 جوڑی کان کی بالی 3 گرام 22 کیریٹ، زیور نقرئی 30 تولہ۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: محمد خالد انسپکٹر الامۃ: قاسم بی گواہ: ولی احمد

مسل نمبر 9659: مَیں شیخ عطیۃ الحئی زوجہ مکرم شیخ یعقوب علی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: نرسائی پالم ضلع کرشنا صوبہ آندھرا پردیش، مستقل پتا: کٹاکش پور ضلع وارنگل صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10رفروری 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: 1 سیٹ، 1 نکلس ڈھائی تولہ (22 کیریٹ) ہار 1 تولہ 2 گرام، 2 انگوٹھیاں، 2 جوڑی کان کی بالیاں 1 تولہ (22 کیریٹ)، زیور نقرئی پازیب 15 تولہ۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: محمد خالد انسپکٹر الامۃ: شیخ عطیۃ الحئی گواہ: ولی احمد

مسل نمبر9660: مَیں مناف علی ولد مکرم حامد علی صاحب مرحوم،قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 30 سال تاریخ بیعت 1995، ساکن گاؤں سلیامری گھاٹ ڈاکخانہ سوناپور ضلع علی پور دوار صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20رجولائی 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/9852 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: آزاد العلی العبد: مناف علی گواہ: مقصودہ خاتون

مسل نمبر9661: مَیں جنتی بیگم زوجہ مکرم شاہد محمود صاحب،قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 22 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ محمود آباد ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4رمارچ 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: گلے کا ہار 10 گرام، جھمکے 6 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ)، زیور نقرئی: پازیب 1000 گرام، پازیب انگوٹھی 40 گرام، حق مہر -/90,501 روپئے وصول شد۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: شاہد محمود الامۃ: جنتی بیگم گواہ: شیخ عبداللطیف

مسل نمبر 9662: مَیں راشد اقبال خان ولد مکرم محمد اقبال خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 30 سال پیدائشی احمدی، ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21رفروری 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/7200 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد انور احمد العبد: راشد اقبال خان گواہ: ناصر احمد بٹ

مسل نمبر9663: مَیں یاسین احمد ولد مکرم لعل حسین صاحب مرحوم،قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 29 سال پیدائشی احمدی، ساکن محلہ احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22رفروری 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن

احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/7300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد شبیر مبشر انسپکٹر بیت المال　　العبد: یاسین احمد　　گواہ: عطاء اللہ نصرت

مسل نمبر 9664: مَیں جی. بابوشاہ ولد مکرم غلام محمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 31 سال تاریخ بیعت 2007، ساکن 3/668/NA خدیجہ منزل (سوبیرامامیاپورم) اوکام پٹی (شیواکاشی) ضلع وردھونگر صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5 رفروری 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اے. محمد یونس　　العبد: جی. بابوشاہ　　گواہ: بشارت کریم

مسل نمبر 9665: مَیں سید سراج احمد ولد مکرم سید خورشید احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 32 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: پرسونی بھاٹہ ضلع بیرگنج ملک نیپال، مستقل پتا: خانپور ملکی ڈاکخانہ غازی پور ضلع مونگھیر صوبہ بہار، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4 رمارچ 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/6400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مطلوب احمد خورشید　　العبد: سید سراج احمد　　گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 9666: مَیں سجاد احمد ولد مکرم نوشاد علی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 21 سال تاریخ بیعت 2013، ساکن گاؤں ماتوک پور ڈاکخانہ پانڈوا ضلع ہوگلی صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 رجنوری 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد ذوالفقار　　العبد: سجاد احمد　　گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 9667: مَیں کملا روشنی زوجہ مکرم وِی. آنی سُدھیر کمار صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 37 سال تاریخ بیعت 2016، موجودہ پتا: ڈور نمبر 8-2-7 گرلس ہائی اسکول روڈ (نزد پوسٹ آفس نار اساپور) ضلع ویسٹ گوداوری صوبہ آندھرا پردیس، مستقل پتا: آچانتا پیدا پیٹا (منڈل آچانتا) ڈاکخانہ آچانتا ضلع ویسٹ گوداوری صوبہ آندھرا پردیس، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6 راکتوبر 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 30 گرام 24 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/33,300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد طاہر احمد　　الامۃ: کملا روشنی　　گواہ: محمد خالد احمد ملکانہ

مسل نمبر 9668: مَیں میر عظمت علی ولد مکرم میر عمر علی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 35 سال پیدائشی احمدی، ساکن ربڑی گرام ضلع ویسٹ گوداوری صوبہ آندھرا پردیش، مستقل پتا: نرگاؤں ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 رفروری 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/8700 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد خالد انسپکٹر　　العبد: میر عظمت علی　　گواہ: مبین احمد انسپکٹر

مسل نمبر 9669: مَیں سلیق احمد نائک ولد مکرم بشیر احمد نائک صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی، ساکن جامعہ احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 رفروری 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محبوب احمد　　العبد: سلیق احمد نائک　　گواہ: ایم. اسامہ عبد السلام

مسل نمبر 9670: مَیں شیخ اختر الزمان ولد مکرم سراج الاسلام صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 45 سال تاریخ بیعت 2010، ساکن پارامانن داچک ڈاکخانہ سنتوشپور (باؤریا) ضلع ہاوڑہ صوبہ بنگال، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 رمارچ 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی جائداد تقسیم نہیں ہوئی ہے۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: غیاث الدین احمد　　العبد: شیخ اختر الزمان　　گواہ: شہادت حسین راج

مسل نمبر 9671: مَیں حفیظ الاسلام سارنگ ولد مکرم غلام مصطفٰی صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 52 سال تاریخ بیعت 1997، ساکن کھجوریہ ڈاکخانہ بوری کھالی (باؤریا) ضلع ہاوڑہ صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 رمارچ 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین مع 3 کمرے رقبہ 10 ڈسمل بمقام کھجوریہ۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شہادت حسین راج　　العبد: حفیظ الاسلام سارنگ　　گواہ: غیاث الدین احمد

مسل نمبر 9672: مَیں شکیل احمد منصوری ولد مکرم عبد اللطیف منصوری صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 31 سال پیدائشی احمدی، ساکن سملیہ ضلع رانچی صوبہ جھارکھنڈ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12 رمارچ 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فاروق احمد معلم سلسلہ　　العبد: شکیل احمد منصوری　　گواہ: تبریز احمد منصوری

مسل نمبر 9673: مَیں ایس. رقیہ زوجہ مکرم سی. جے. نسیم احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 32 سال پیدائشی احمدی، ساکن Chettiyanthodi(H) ڈاکخانہ کرولائی ضلع مالاپورم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19 رفروری 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: چین 8 گرام، انگوٹھی 2 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/7300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مولوی عبد الرحیم　　الامۃ: ایس. رقیہ　　گواہ: ایم. آئی. منور احمد

مسل نمبر 9674: مَیں کے. سکینہ زوجہ مکرم ٹی. پی. رشید صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 59 سال، ساکن Kuttnattom ڈاکخانہ کرولائی ضلع مالاپورم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 رفروری 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین 12 سینٹ، طلائی زیور: چین 8 گرام 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مولوی عبد الرحیم　　الامۃ: کے. سکینہ　　گواہ: ایم. آئی. منور احمد

مسل نمبر 9675: مَیں کے. بی. سکینہ زوجہ مکرم وائی. عبد المومن صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 44 سال پیدائشی احمدی، ساکن Kollasheri(H) ڈاکخانہ کرولائی ضلع مالاپورم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 رفروری 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین 10 سینٹ، زیور طلائی: چین 24 گرام، کڑے 8 گرام، بالیاں 4 گرام، انگوٹھی 4 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مولوی عبد الرحیم　　الامۃ: کے. بی. سکینہ　　گواہ: ایم. آئی. منور احمد

ارشادِ باری تعالیٰ

رَبَّنَاۤ اِنَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (آل عمران:17)

اے ہمارے ربّ! یقیناً ہم ایمان لے آئے

پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

طالبِ دُعا: نورالہدیٰ، جماعت احمدیہ سملیہ (صوبہ جھارکھنڈ)

کلامُ الامام

ایک مسلمان کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورا کرنے کے واسطے ہمہ تن تیار رہنا چاہئے

(ملفوظات، جلد 5 صفحہ 407)

طالبِ دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک)

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالبِ دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

ارشادِ نبوی ﷺ

خَیْرُ الزَّادِ التَّقْوٰی

(سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے)

طالبِ دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
 # 2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)
Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT
طالبِ دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695
#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

MBBS IN BANGLADESH
Why MBBS in Bangladesh?
• Secure Enviroment • Education at par with India • Food habits same as in India • Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also • Good Faculty & Infrastructure

DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES

The Admissions avaliable in following Medical Colleges
• Bangladesh Medical College Dhaka • Dhaka Community Medical College Dhaka • Dhaka National Medical College Dhaka • Holy Family Medical College Dhaka • Community Based Medical College Mymensingh • Monno Medical College Maniknagar • Uttara Adhynukh Medical College Dhaka • Tairunessa Medical College Dhaka • International Medical College Dhaka • TMSS Medical College Bogra • Green Life Medical College Dhaka • Popular Medical College Dhaka • Anwar Khan Modern Medical College Dhaka • Diabetic Medical College Faridpur • Ragaeb Rabeya Medical College Dhaka

Some of the Women's Medical Colleges are
• Addin Womens Medical College • Addin Sakina Medical College Jessore • Sylhet Womnes Medical College Sylhet • Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka • Uttara Womens Medical College Dhaka

Bilal Mir
Needs Education Kashmir
An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar,
Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں فلاح دارین حاصل ہو اور لوگوں کے دلوں پر فتح پاؤ تو پاکیزگی اختیار کرو، اپنے تئیں سنوارو اور دوسروں کو اپنے اخلاق فاضلہ کا نمونہ دکھاؤ تب البتہ کامیاب ہو جاؤ گے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم جنوری 2016)

طالب دعا: صبیحہ کوثر، جماعت احمدیہ بھونیشور (صوبہ اڈیشہ)

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

Love for All Hatred for None

99493-56387
99491-46660
Prop:Muhammad Saleem

MASROOR HOTEL

TEA, TIFFIN, MEALS, CHICKEN-BIRYANI, FAST-FOOD AVAILABLE HERE

Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)

طالب دعا: محمد سلیم (جماعت احمدیہ ورنگل، صوبہ تلنگانہ)

MARIYAM ENTERPRISES
SECURITY WITH COMFORT

Baseer Ahmed
9505305382, 9100329673
email: baseernafe.ahmed@gmail.com

CCTV SOLUTIONS

DVR • NETWORK VIDEO RECORDER • ATTENDANCE MACHINE
ELECTRONIC SECURITY LOCKS • VIDEO DOOR PHONES • HD CCTV CAMERAS

طالب دعا: بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ (ضلع محبوب نگر) صوبہ تلنگانہ

NAIEM GARMENTS QILA BAZAR (POONCH) J&K
All kinds of Readymade Garments
Prop : MOHAMMAD SHER Contact : 9596748256

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

Prop. Zuber
Cell : 9886083030
9480943021
ಜುಬೇರ್
ZUBER ENGINEERING WORKS
Body Building & All Type of Welding and Grill Works

HATTIKUNI CROSS ROAD YADGIR

طالب دعا: شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری (صوبہ آندھرا پردیس)

99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

New Lords Shoe Co.
Mob.8978952048
Malakpet Opp.Vani College, Hyderabad (Telangana)
action Bata Paragon VKC pride

طالب دعا: عطیہ پروین، فرزند، نوید عالم، مبارک احمد، محمود احمد اینڈ فیملی و افراد خاندان جماعت احمدیہ حیدر آباد

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 9530536272

طالب دعا: اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدر آباد (صوبہ تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad
MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

ملکی رپورٹیں

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

☆ جماعت احمدیہ لوہا خان، اجمیر (راجستھان) میں مورخہ 21 نومبر 2018 کو مکرم سریش کاٹھات صاحب صدر جماعت اجمیر کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم عزیزم شکیل احمد نے کی۔ عزیزم مصدق احمد نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام و مرتبہ کے موضوع پر تقریر کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد رفیق، مبلغ سلسلہ اجمیر)

☆ جماعت احمدیہ لدھیانہ (پنجاب) میں مورخہ 23 نومبر 2018 کو مکرم شاہجہان راز صاحب کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم شکیل احمد غوری صاحب نے کی۔ نعت کے بعد خاکسار نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (عبدالہادی، مبلغ انچارج لدھیانہ)

☆ جماعت احمدیہ بھدرواہ (جموں کشمیر) میں مورخہ 25 نومبر 2018 کو بعد نماز ظہر و عصر مکرم عبدالحفیظ فانی صاحب صدر جماعت احمدیہ بھدرواہ کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نعتیہ کلام کے بعد خاکسار نے ''سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبادات کے آئینہ میں'' کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدہ ایک ترانہ پیش کیا گیا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ دوران ماہ بچوں کی تعلیمی و تربیتی کلاسز کا بھی انعقاد کرایا گیا۔ (طاہر احمد نائک، مبلغ سلسلہ بھدرواہ)

☆ ماہ دسمبر 2018 میں صوبہ یوپی کی جماعتوں سیتاپور، پگروئی، بڑھانپور، کسما، نکھا پیڑی، رام نگر پٹرا اور اکبر پور وغیرہ میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مناسبت سے مساجد میں چراغاں کیا گیا نیز ان جماعتوں میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نعت کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے موضوع پر تقاریر ہوئیں۔ (مظہر احمد، مبلغ انچارج سیتاپور، لکھم پور)

☆ جماعت احمدیہ دہرادون (اُتراکھنڈ) میں مورخہ 2 دسمبر 2018 کو مکرم محمود الحسن صاحب صدر جماعت احمدیہ دہرادون کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم افضال احمد صاحب معلم سلسلہ دہرادون نے کی۔ مکرم شیراز خان صاحب نے ایک نعت خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ مکرم ہارون خان صاحب اور خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (عبدالستار، مبلغ انچارج دہرادون)

☆ جماعت احمدیہ کاچی گوڑہ حیدرآباد (تلنگانہ) میں مورخہ 9 دسمبر 2018 کو بعد نماز مغرب مکرم تنویر احمد صاحب نائب امیر حیدرآباد کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ مکرم کے ناصر احمد صاحب ناظم مال وقف جدید بھارت بطور مہمان خصوصی شریک ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم مکرم سید ابرار حسین صاحب نے کی۔ مکرم سید عرفان احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حمدیہ کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ مکرم سید حسین ثاقب صاحب نے حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ کر سنائی۔ مکرم سید سعد حسین صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کا پاکیزہ منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ بعدہ مکرم سید زید حسین صاحب، مکرم سید ابصار حسین صاحب، مکرم خالد احمد صاحب، مکرم طلحہ احمد چیمہ صاحب مبلغ دعوت الی اللہ، مکرم کے ناصر احمد صاحب اور خاکسار نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔
(محمد کلیم خان، مبلغ انچارج حیدرآباد)

☆ جماعت احمدیہ رائچور (کرناٹک) کی پانچ جماعتوں میں مورخہ 21 دسمبر 2018 کو جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ پروگرام کا آغاز باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد مسجد و مشن ہاؤس میں وقار عمل کیا گیا۔ جلسے کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ رنعت کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر ہوئی۔ اسی روز جلسہ سے قبل غیر مسلم احباب کو جماعت کا تعارف کرایا گیا اور لیف لیٹس تقسیم کیے گئے۔
(بشارت احمد، مبلغ انچارج رائچور)

جلسہ یوم مصلح موعودؓ

جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ (تلنگانہ) میں مورخہ 20 فروری 2019 کو خاکسار کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم بی ناصر احمد صاحب نے کی۔ مکرم تنویر احمد صاحب نے متن پیشگوئی مصلح موعودؓ پڑھ کر سنایا۔ مکرم عزیر احمد صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ مکرم انیس احمد صاحب اور مکرم مولوی طارق احمد گلبرگی صاحب نے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (بشارت احمد، نائب صدر چنتہ کنٹہ)

جماعت احمدیہ وڈمان میں جلسہ یوم مصلح موعود و تقریب آمین

مورخہ 20 فروری 2019 کو جماعت احمدیہ وڈمان میں مکرم محمد بشر صاحب صدر جماعت وڈمان کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم محمود احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے کی۔ نظم مکرم کلیم الدین صاحب نے پڑھی۔ مکرم محمد عثمان صاحب نے متن پیشگوئی مصلح موعود پڑھ کر سنایا۔ بعدہ مکرم منظور احمد صاحب اور خاکسار نے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ مورخہ 22 فروری 2019 کو جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ میں تقریب آمین و بسم اللہ منعقد ہوئی۔ مکرم سیکرٹری صاحب تعلیم القرآن نے عزیزہ امۃ النور، صدف ناز، صبیحہ سلطانہ اور عزیز وہاج احمد سے قرآن کریم کی بعض آیات سنیں اور دعا کروائی۔ (محمد رفیق پالاکرتی، معلم سلسلہ وڈمان)

جماعت احمدیہ تیماپور میں تربیتی اجلاس

مورخہ 9 دسمبر 2018 کو جماعت احمدیہ تیماپور (مہاراشٹرا) میں بعد نماز مغرب و عشا ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مختلف تربیتی موضوعات پر تین تقاریر ہوئیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ مورخہ 16 دسمبر 2018 کو بعد نماز مغرب و عشا مکرم سلیم احمد صاحب صدر جماعت تیماپور کی زیر صدارت ''جلسہ سالانہ کی اغراض و مقاصد و برکات'' کے موضوع پر ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد تین تقاریر ہوئیں۔ بعدہ خاکسار نے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شاملین جلسہ کے لیے نصائح بیان کیں۔ صدر جلسہ نے اپنے خطاب میں جلسہ سالانہ کی غرض و غایت بیان کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد فضل احمد شاہد، مبلغ سلسلہ تیماپور)

جماعت احمدیہ کرشنا (آندھرا پردیش) میں تبلیغی جلسہ

مورخہ 16 دسمبر 2018 کو جماعت احمدیہ کرشنا (آندھرا پردیش) میں مکرم امیر صاحب سکندرآباد کی زیر صدارت پہلا تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں سرکاری عہدے داران، سیاست دانوں اور دیگر مذاہب کے لوگوں کو دعوت دی گئی تھی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم محمد اصغر صاحب معلم سلسلہ نے کی۔ خاکسار نے ایک نظم پیش کی۔ بعدہ مکرم محمد سراج احمد صاحب، مکرم امیر صاحب سکندرآباد، جناب نوین کمار صاحب، جناب سدھیر کمار صاحب اور مکرم مولوی سعادت اللہ صاحب نے تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔
(شیخ منور احمد مستان، مبلغ انچارج کرشنا)

......☆......☆......☆......

10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
سٹڈی ابراڈ
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
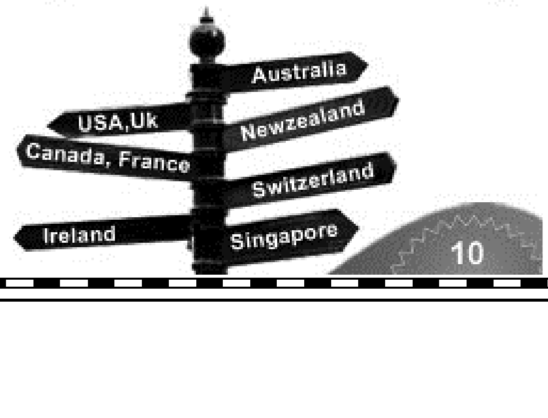

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

EDITOR MANSOOR AHMAD Mobile. : +91 82830 58886 e -mail : badrqadian@rediffmail.com website : www.akhbarbadrqadian.in www.alislam.org/badr	REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57 ہفت روزہ بدر قادیان Weekly **BADAR** Qadian Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516 Postal Reg. No. GDP/001/2019-20 Vol. 68 Thursday 9 - May - 2019 Issue. 19	MANAGER NAWAB AHMAD Tel. : +91 1872 224757 Mobile : +91 94170 20616 e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوصاف حمیدہ کا دلگداز و دلنشین تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 3 رمئی 2019 بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج جن بدری صحابہ کا میں ذکر کروں گا ان میں پہلا نام حضرت عبید بن ابو عبید انصاری کا ہے۔ حضرت عبید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ بدر، احد اور خندق میں شامل ہوئے تھے۔

دوسرے صحابی حضرت عبداللہ بن نعمان بن بلدمہ ہیں۔ حضرت عبداللہ بن نعمان کا تعلق انصار سے تھا۔ آپ حضرت ابوقتادہ کے چچازاد بھائی تھے۔ آپ کو غزوہ بدر اور احد میں شامل ہونے کی سعادت ملی۔

اگلے صحابی حضرت عبداللہ بن عمیر ہیں۔ آپ غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے۔

اگلے صحابی حضرت عمرو بن حارث ہیں۔ حضرت عمرو نے شروع میں مکہ میں ہی اسلام قبول کرلیا تھا آپ ہجرت حبشہ ثانیہ میں شامل تھے۔ آپ کو غزوہ بدر میں شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی۔

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت عبداللہ بن کعب۔ آپ کو آنحضرت ﷺ نے غزوہ بدر کے روز اموال غنیمت پر نگران مقرر فرمایا تھا اسکے علاوہ دیگر مواقع پر بھی آپ کو نبی کریم ﷺ کے اموال خمس پر نگران بننے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ تمام غزوات میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے۔ آپ کی وفات مدینہ میں حضرت عثمان کے دور خلافت میں 33 ہجری میں ہوئی اور آپ کی نماز جنازہ حضرت عثمان نے پڑھائی۔

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت عبداللہ بن قیس۔ حضرت عبداللہ بن قیس غزوہ بدر اور غزوہ احد میں شریک ہوئے اور آپ غزوہ احد میں شہید ہوئے۔

پھر جن صحابی کا ذکر ہے انکا نام ہے حضرت سلمہ بن اسلم۔ آپ تمام غزوات میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے۔ آپ نے غزوہ بدر میں صائب بن عبید اور نعمان بن عمرو کو قید کیا تھا۔ حضرت سلمہ بن اسلم حضرت عمر کے دور خلافت میں جنگ جِسر میں شہید ہوئے تھے جو دریائے فرات کے کنارے لڑی گئی تھی۔ بوقت وفات آپکی عمر 38 سال تھی۔ غزوہ بدر میں حضرت سلمہ بن اسلم کی تلوار ٹوٹ گئی تو آنحضرت ﷺ نے آپ کو کھجور کی چھڑی دیتے ہوئے فرمایا کہ اس کے ساتھ لڑائی کرو۔ حضرت سلمہ بن اسلم نے جیسے ہی اس چھڑی کو اپنے ہاتھ میں لیا تو وہ ایک بہترین تلوار بن گئی اور وہ بعد میں ہمیشہ آپ کے پاس رہی۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں کہ غزوہ احزاب کی ذلت بھری ناکامی کی یاد نے قریش مکہ کے تن بدن میں آگ لگا رکھی تھی اور طبعاً یہ قلبی آگ زیادہ تر ابوسفیان کے حصہ میں آئی تھی جو مکہ کا رئیس تھا اور احزاب کی مہم میں خاص طور پر ذلت کی مار کھا چکا تھا۔ ایک دن موقع پا کر ابوسفیان نے اپنے مطلب کے چند قریشی نوجوانوں سے کہا کہ کیا تم میں سے کوئی ایسا جوانمرد نہیں جو مدینہ میں جا کر خفیہ خفیہ محمد (ﷺ) کا کام تمام کردے؟ ابھی زیادہ دن نہیں گزرے تھے کہ ایک بدوی نوجوان ابوسفیان کے پاس آیا اور کہنے لگا میں نے آپکی تجویز سنی ہے اور میں اس کام کیلئے حاضر ہوں۔ میں ایک مضبوط دل والا اور پختہ کار انسان ہوں جسکی گرفت سخت اور حملہ فوری ہوتا ہے۔ ابوسفیان بڑا خوش ہوا اور کہا کہ بس بس ہمارے مطلب کے آدمی ہو تم۔ اسکے بعد ابوسفیان نے اسے ایک تیز رو اونٹنی اور زادِ راہ دیا اور رخصت کیا اور تاکید کی کہ اس راز کو کسی پر ظاہر نہ ہونے دینا۔

مکہ سے رخصت ہوکر یہ شخص چھٹے دن مدینہ پہنچ گیا اور آنحضرت ﷺ کا پتہ لیتے ہوئے سیدھا قبیلہ بنی عبد الاشہل کی مسجد میں پہنچا جہاں آپؐ اس وقت تشریف رکھتے تھے۔ جونہی مسجد میں یہ داخل ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی طرف آتے دیکھا تو آپ نے فرمایا یہ شخص کسی بری نیت سے آیا ہے۔ یہ الفاظ سن کر وہ اور بھی تیزی کے ساتھ آپ کی طرف بڑھا مگر ایک انصاری رئیس اُسید بن حُضیر نے فوراً اسے مغلوب کرلیا۔ آنحضرت ﷺ نے اس سے پوچھا کہ سچ سچ بتاؤ کہ تم کون ہو اور کس ارادے سے آئے ہو؟ جس پر اس نے سارا قصہ من وعن آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کردیا اور یہ بھی بتایا کہ ابوسفیان نے اس سے اس اس قدر انعام کا وعدہ کیا تھا۔ اس کے بعد یہ شخص چند دن تک مدینہ میں ٹھہرا اور پھر اپنی خوشی سے مسلمان ہوگیا۔ ابوسفیان کی اس خونی سازش نے اس بات کو آگے سے بھی زیادہ ضروری کردیا کہ مکہ والوں کے ارادے اور نیت سے آگاہی رکھی جائے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اس وجہ سے اپنے دو صحابی عمرو بن امیہ ضمری اور سلمہ بن اسلم کو مکہ کی طرف روانہ فرمایا۔ مگر جب امیہ اور سلمی بن اسلم مکہ میں پہنچے تو قریش ہوشیار ہوگئے اور یہ دو صحابی مدینہ کی طرف واپس لوٹ آئے۔

حضرت ام عمارہ بیان کرتی ہیں کہ صلح حدیبیہ کے روز عباد بن بِشر اور حضرت سلمہ بن اسلم دونوں آہنی خود پہنے ہوئے نبی کریم ﷺ کے پاس کھڑے پہرہ دے رہے تھے۔ جب قریش کے سفیر سہیل بن عمرو نے اپنی آواز کو بلند کیا تو ان دونوں نے اُسے کہا کہ اپنی آواز کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے دھیما رکھو۔ یہ انکی ایک خاص خدمت کا ذکر ہے جو اس موقع پر انہوں نے کی۔

اگلے صحابی حضرت عقبیٰ بن عثمان ہیں۔ حضرت عقبیٰ اور آپ کے بھائی حضرت سعد بن عثمان کو غزوہ بدر اور غزوہ احد میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی تھی۔

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت عبداللہ بن سہل۔ آپ حضرت رافع بن سہل کے بھائی تھے۔ آپ غزوہ بدر، احد اور خندق میں شریک ہوئے اور غزوہ خندق میں شہید ہوئے۔ غزوہ احد میں آپ اور آپ کے بھائی شدید زخمی ہو گئے تھے۔ جب ان دونوں بھائیوں نے رسول اللہ ﷺ کا حکم غزوہ حمراء الاسد میں شمولیت کی بابت سنا تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا۔ بخدا اگر ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوہ میں شرکت نہ کر سکے تو یہ ایک بہت بڑی محرومی ہوگی۔ پھر کہنے لگے بخدا ہمارے پاس کوئی سواری بھی نہیں ہے جس پر ہم سوار ہوں۔ حضرت عبداللہ نے کہا کہ آؤ میرے ساتھ ہم پیدل چلتے ہیں۔ چنانچہ وہ دونوں گرتے پڑتے چلنے لگے حضرت رافع نے کمزوری محسوس کی تو حضرت عبداللہ نے حضرت رافع کو اپنی پیٹھ پر اٹھا لیا یہاں تک کہ عشاء کے وقت وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ آنحضرت ﷺ نے ان دونوں سے پوچھا کہ کس چیز نے تمہیں روکے رکھا تو ان دونوں نے اس کا سبب بتایا۔ اس پر آپ نے ان دونوں کو دعائے خیر دیتے ہوئے فرمایا اگر تم دونوں کو لمبی عمر نصیب ہوئی تو تم دیکھو گے کہ تم لوگوں کو گھوڑے اور خچر اور اونٹ بطور سواریوں کے نصیب ہوں گے۔ لیکن وہ تمہارے لئے تم دونوں کے اس سفر سے بہتر نہیں ہوں گی جو تم نے پیدل گرتے پڑتے کیا ہے۔ اسکا اجر اور اسکی برکات بہت زیادہ ہیں۔

غزوہ حمراء الاسد کی وجہ بیان کرتے ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں کہ احد کی جنگ کے بعد بظاہر لشکر قریش نے مکہ کی راہ لے لی تھی، مگر یہ اندیشہ تھا کہ یہ فعل مسلمانوں کو غافل کرنے کی نیت سے نہ ہو۔ یہ اندیشہ درست ثابت ہوا۔ آنحضرت ﷺ کو یہ اطلاع پہنچی کہ قریش کا لشکر مدینہ سے چند میل کے فاصلے پر ٹھہر گیا ہے اور رؤسائے قریش میں یہ سرگرم بحث جاری ہے کہ اس فتح سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کیوں نہ مدینہ پر حملہ کر دیا جائے۔ اسکے مقابل بعض یہ کہتے تھے کہ تمہیں ایک فتح حاصل ہوئی ہے اسے غنیمت سمجھو اور مکہ واپس لوٹ چلو ایسا نہ ہو کہ یہ فتح شکست میں بدل جائے کیونکہ اب اگر تم مدینہ پر حملہ آور ہوگے تو یقینا مسلمان جان توڑ کر لڑیں گے اور جو لوگ احد میں شامل نہیں ہوئے تھے وہ بھی میدان میں نکل آئیں گے۔ آنحضرت ﷺ کو جب ان واقعات کی اطلاع ہوئی تو آپ نے فوراً اعلان فرمایا کہ مسلمان تیار ہو جائیں مگر ساتھ ہی یہ بھی حکم دیا کہ سوائے ان لوگوں کے جو احد میں شریک ہوئے تھے اور کوئی شخص ہمارے ساتھ نہ نکلے۔ آٹھ میل کا فاصلہ طے کر کے آپ ﷺ حمراء الاسد پہنچے جہاں آپؐ نے ڈیرہ ڈال کر فرمایا کہ میدان میں مختلف مقامات پر آگ روشن کر دی جائے۔ چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے حمراء الاسد کے میدان میں پانچ سو آگیں شعلہ زن ہوگئیں جو ہر دُور سے دیکھنے والے کے دل کو مرعوب کرتی تھیں۔ اس موقع پر قبیلہ خزاعہ کا ایک مشرک رئیس معبد نامی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے احد کے مقتولین کے متعلق اظہار ہمدردی کی اور پھر اپنے راستہ پر روانہ ہوگیا۔ دوسرے دن جب وہ رَوحا مقام پر جو مدینہ سے چالیس میل کے فاصلے پر ہے، پہنچا تو کیا دیکھتا ہے کہ قریش کا لشکر وہاں ڈیرہ ڈالے پڑا ہے اور مدینہ کی طرف واپس چلنے کی تیاری ہو رہی ہے۔ معبد فوراً ابوسفیان کے پاس گیا اور اسے جا کر کہنے لگا کہ تم کیا کرنے لگے ہو۔ اللہ کی قسم میں نے تو ابھی محمد ﷺ کے لشکر کو حمراء الاسد میں چھوڑا ہے اور ایسا بارعب لشکر میں نے کبھی نہیں دیکھا اور احد کی ہزیمت کی ندامت میں ان کو اتنا جوش ہے کہ تمہیں دیکھتے ہی وہ بھسم کر دیں گے۔ ابوسفیان اور اسکے ساتھیوں پر معبد کی ان باتوں سے ایسا رعب پڑا کہ وہ مدینہ کی طرف لوٹنے کا ارادہ ترک کر کے فوراً مکہ کی طرف روانہ ہوگئے۔ آنحضرت ﷺ کو لشکر قریش کے اس طرح بھاگ نکلنے کی اطلاع موصول ہوئی تو آپ نے خدا کا شکر کیا اور فرمایا کہ یہ خدا کا رعب ہے جو اس نے کفار کے دلوں پر مسلط کر دیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا اگلے صحابی کا نام ہے حضرت عتبہ بن ربیعہ۔ آپ کو غزوہ بدر اور احد میں شامل ہونے کی سعادت ملی۔ علامہ ابن حجر عسقلانی بیان کرتے ہیں کہ جنگ یرموک میں شامل ہونے والے امراء میں سے ایک کا نام عتبہ بن ربیعہ ملتا ہے۔ جنگ یرموک سن 12-13 ہجری میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں خالد بن ولید کی سرکردگی میں رومیوں سے لڑی گئی۔ رومیوں کے لشکر کی تعداد 2 سے اڑھائی لاکھ بیان کی جاتی ہے اور مسلمان 37 سے 46 ہزار کے بیچ میں تھے۔ اسلامی لشکر میں تقریباً ایک ہزار ایسے بزرگ شامل تھے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک دیکھا ہوا تھا۔ ایک سو ایسے صحابہ تھے جو غزوہ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک ہو چکے تھے۔ فریقین میں بڑی خونریز جنگ ہوئی۔ بہر حال مسلمان ثابت قدم رہے اور شام تک خوب لڑائی ہوئی اور رومی لشکر نے بھاگنا شروع کر دیا۔ اس جنگ میں ایک لاکھ سے زائد رومی فوجی ہلاک ہوئے اور کل تین ہزار مسلمان اس جنگ میں شہید ہوئے۔ ان شہداء میں حضرت عکرمہ بن ابوجہل بھی تھے۔ فتح یرموک کے بعد اسلامی فوجیں پورے ملک شام میں پھیل گئیں اور فتوحات پر فتوحات حاصل کیں۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے مکرمہ صاحبزادی صبیحہ بیگم صاحبہ کا ذکر خیر فرمایا۔ آپ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی سب سے بڑی بیٹی مکرمہ امۃ السلام صاحبہ اور حضرت مرزا رشید احمد صاحب کی بڑی بیٹی تھیں اور حضرت مصلح موعودؓ اور حضرت ام ناصرؓ کے بیٹے صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب کی اہلیہ تھیں۔ 30 راپریل کو 90 سال کی عمر میں انکی وفات ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس رشتہ سے وہ میری ممانی بھی تھیں۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی بیگم حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ کی بڑی بہن تھیں۔ انکے بیٹے لکھتے ہیں کہ میری والدہ نہایت سادہ غریب پرور اور ہر کسی کے دکھ سکھ میں کام آنے والی تھیں ضرورتمندوں کا دلی خیال رکھتی تھیں۔ اپنے ملازمین کے ساتھ بھی بڑا اچھا سلوک کرتیں۔ انکی تین بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کو بھی اپنی والدہ کی نیکیاں اپنانے کی توفیق عطا فرمائے اور آپس میں بھی محبت اور پیار سے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیشہ خلافت سے وابستہ رکھے۔ ☆☆

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad